ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

02 فروری 2023 | رجب المرجب 1444

عزم وہمت اور صبر و استقامت کے
93 سال

کسی کو کیا کسی کو کیا ادا ممتاز کرتی ہے
جنہوں نے نور کو دیکھا، میں ان آنکھوں کو بوسہ دوں
صحابہ میں امیرِ شامؓ کا سکہ ہوا جاری
سلام اس پر کہ جس نے سارے فتنوں کو مسل ڈالا
وہ جس کا جسم ہے ملبوس ، ملبوسِ پیمبر میں

ابوسفیان کے بیٹے پہ شاہی ناز کرتی ہے
جنہوں نے وحی کو لکھا میں ان ہاتھوں کو بوسہ دوں
بڑے لوگوں پر چلتی ہے بڑے لوگوں کی سرداری
سلام اس پر کہ جس نے رومیوں کا سر کچل ڈالا
لحد میں بھی چمکتا ہے وہ فانوسِ پیمبر میں

(نادر صدیقی)

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ٹیلیفون نمبر ۳۹۷۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۵۳

ترجمانِ احرار

روزنامہ **آزاد**

لاہور پاکستان

ایڈیٹر فضل حق

ادارہ: تاج انصاری، مجاہد الحسینی

جلد ۱۱ | مورخہ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ مطابق ۹ جنوری سنہ ۱۹۵۳ء | شمارہ ۴

تاریخِ وفات

امیرِ لشکرِ احرار افضل حق را!
روانِ پاک برفتہ بسوئے دارِ قرار
ز بہرِ سال گوش سعید گفت سردش
کہ نزدِ میرِ حجاز است کاروان سالار

۶۰ ۱۳

(سید محمد نفیس)

مفکرِ احرار!

حیاتِ افضل کو پڑھ کے اندر یہ راز سمجھا دماغ میرا
ندیمِ فطرت شکار بھی تھا ادیب جادو نگار بھی تھا
دل و جگر کی حرارتوں میں حرارتِ قلب زندگی تھی!
فقیرِ عالی وقار بھی تھا، غریب کا غمگسار بھی تھا

(انور صابری)

عزمِ افضل حق رحمہ اللہ

ہم آرزوئے عشق کا اظہار کریں گے
اب اور ستم ہم پہ ستمگار کریں گے

تم بھول گئے سنتِ منصور کو شاید!
ہم پھر یہ تماشا سرِ بازار کریں گے

کذاب ہیں جب مرزا غلام احمد و محمود
اس کذب سے وہ کس طرح انکار کریں گے

ہوں گے جو محمدؐ کی نبوت کے نگہدار
ان لوگوں کو ہم ملک کا سردار کریں گے

جس راہ سے گذریں گے محمدؐ کے فدائی
اس راہ کے ہر ذرّے کو بیدار کریں گے

اے روحِ براہیمؑ ہمیں تیری قسم ہے
ہم آتشِ نمرود کو گلزار کریں گے

جس ساز کا حاصل نہ ہوں نغماتِ محمدؐ
اس ساز کی ہر تار کو بے کار کریں گے

بنگال کے "خواجہ" ہوں کہ پنجاب کے "ممتاز"
ہم سب کو نبوت کا نگہدار کریں گے

اس دور کے آوارہ جوانوں کی قسم ہے
اس دور کو ہم دشمنِ اشرار کریں گے

آزادئ جمہور کے اس دور میں کب تک
حائل وہ مری راہ میں دیوار کریں گے

جانباز اسی سوزِ محبت کی ضیا سے
ہر سینے کو ہم مطلعِ انوار کریں گے!

۷ جنوری سنہ ۱۹۵۳ — جانباز مرزا

ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

جلد 34 شمارہ 02 فروری 2023ء / رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

Regd.M.NO.32

بیاد سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

تشکیل

اداریہ	سیاست کی بدحالی، معیشت کی زبوں حالی	سید محمد کفیل بخاری	2
ادارتی شذرہ	حافظ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ:	//	3
شذرات	تحریف قرآن اور قادیانی!	عبداللطیف خالد چیمہ	4
افکار	قادیانیوں کے خلاف تین کیسز اہم مرحلے میں داخل	سید علی حسن	6
ہدایات	سالانہ دس روزہ ختم نبوت کورس	ڈاکٹر محمد آصف	9
شخصیات	حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ	مولوی محمد عکاشہ	11
//	میرے پیرومرشد پیرجی سید عطاء المہیمن شاہ بخاریؒ	قاری محمد ضیاء اللہ ہاشمی	15
//	مولانا سعید الرحمٰن علوی مرحوم	انتظار احمد اسد	18
ادب	غزل	شاعر احرار علامہ انور صابریؒ	21
//	غیر مسلم شعرائے کرام کا نعتیہ مشاعرہ	حبیب الرحمٰن بٹالوی	22
دین و دانش	حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور عشق رسول	مولانا محمد عبدالحمید تونسوی	25
//	فضائل سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے متعلق قول محدث اسحٰق بن راہویہ کا جائزہ	مولوی عبدالمنان معاویہ	33
//	اہل بیت کا مرتبہ فریقین کی نظر میں (آخری قسط)	عطاء محمد جنجوعہ	39
خطاب	مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ (آخری قسط)	وکلاء سے خطاب	43
مطالعہ قادیانیت	احادیث میں قادیانیوں کی تحریفات اور اُن کے جوابات	محمد انصار اللہ قاسمی	49
اخبار الاحرار	مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	56
ترحیم	مسافران آخرت	ادارہ	64

★......★......★

فیضانِ نظر

حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

بیاد

ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر مسئول

سید محمد کفیل بخاری

kafeel.bukhari@gmail.com

رفقائے فکر

عبداللطیف خالد چیمہ • پروفیسر خالد شبیر احمد

مولانا محمد مغیرہ • ڈاکٹر عمر فاروق احرار

قاری محمد یوسف احرار • میاں محمد اویس

سید عطاء اللہ ثالث بخاری

سید عطاء المنان بخاری

atabukhari@gmail.com

محمد نعمان سنجرانی

سرکولیشن منیجر

محمد یوسف شاد

0300-7345095

زرِ تعاون سالانہ

اندرون ملک ---- 300/- روپے

بیرون ملک ---- 5000/- روپے

فی شمارہ ---- 30/- روپے

رابطہ

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

☎061-4511961

www.ahrar.org.pk

www.alakhir.com

majlisahrar@hotmail.com

majlisahrar@yahoo.com

شعبۂ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوت مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

ترسیل زر بنام: ماہنامہ نقیب ختم نبوت

بذریعہ آن لائن اکاؤنٹ نمبر: 1-5278-100

بینک کوڈ 0278 یو بی ایل ایم، ڈی، اے چوک ملتان

مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو پرنٹرز

Dar-e-Bani Hashim, Mehrban Colony, Multan.(Pakistan)

دل کی بات

سید محمد کفیل بخاری

سیاست کی بدحالی، معیشت کی زبوں حالی

رجیم چینج کے بعد سیاسی بحران میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ سیاست دانوں کی ضد، انا اور انتقام نے وطن عزیز کو معاشی طور پر کھوکھلا کر دیا ہے۔ سیاست میں ملکی مفاد کی بجائے انتقام کا عنصر غالب آ گیا ہے۔ تحریک انصاف نے اپنی حکومت کے خاتمے کا انتقام پنجاب اور خیبر پختونخوا اسمبلیوں کی تحلیل کی صورت میں لیا۔ چودھری پرویز الٰہی نے نہ چاہتے ہوئے پنجاب اسمبلی کی تحلیل کی سمری پر دستخط کیے اور گورنر پنجاب نے بوجھل دل کے ساتھ اس کی منظوری دی۔ خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ نے بھی عمران خان کے حکم کی تعمیل کی۔ دونوں صوبوں میں نگران وزرا اعلیٰ کا تقرر ہو چکا ہے۔ ادھر پی ڈی ایم کی حکومت نے جوابی کارروائی کر کے تحریک انصاف کے 123 ارکان قومی اسمبلی کے استعفے منظور کر لیے ہیں۔ اب قومی اسمبلی میں پی ٹی آئی کے تقریباً منحرف ارکان ہی باقی رہ گئے ہیں۔

پی ٹی آئی نے پہلے قومی اسمبلی سے استعفے دیے، پھر دو صوبوں کی اسمبلیاں تحلیل کیں اور اب استعفے واپس لینے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ پانی پلوں کے نیچے سے گزر چکا ہے اور بات بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ تحریک انصاف کے رہنما فواد چودھری سیکرٹری الیکشن کمیشن کی ایف آئی آر پر گرفتار کر لیے گئے ہیں۔ باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں۔

الیکشن کمیشن نے عام انتخابات کے لیے وفاقی حکومت سے 14 ارب روپے اضافی مانگ لیے ہیں۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ عام انتخابات کے اخراجات 47 ارب سے بڑھ کر 61 ارب تک پہنچ چکے ہیں جبکہ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں انتخابات کے لیے 25 ارب روپے درکار ہیں۔ ایک طرف ملکی معیشت ہچکولے کھا رہی ہے۔ مہنگائی کا جن بے قابو ہو کر غریب عوام کے گلے گھونٹ رہا ہے۔ ملکی خزانہ خالی ہو رہا ہے جبکہ دوسری طرف چلتی اسمبلیاں تحلیل کر کے نئے انتخابات پر 25 ارب روپے کی عیاشیوں کی تیاریاں کی جاری ہیں۔ انتقام اور مفادات کی جنگ نے وطن عزیز کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

کیا صرف انتخابات ہی ملکی مسائل کا حل ہیں؟

انتخابات ہو جائیں تو ہارنے والا فریق نتائج تسلیم نہیں کرتا۔ احتجاجی تحریکوں اور دھرنوں کا دور شروع ہو جاتا ہے۔

سابق وزیر اعظم عمران خان آئی ایم ایف کے پاس نہ جانے کے مؤقف پر سختی سے ڈٹے رہنے کے اعلان کے باوجود چلے گئے۔ ان کی حکومت نے جو معاہدے کیے، موجودہ حکومت ان کی پابند ہے۔ لہٰذا حکومت نے مزید قرضے لیے اور حالیہ دنوں میں آئی ایم ایف کے ساتھ ورچوئل مذاکرات میں پی ڈی ایم کی حکومت نے اُن کی تمام شرائط تسلیم کر لی ہیں۔ حکومت نے آئی ایم ایف کو گیس اور بجلی کی قیمتوں میں اضافے کی یقین دہانی بھی کرا دی ہے۔ یقیناً اس کے نتائج تو مہنگائی کی صورت میں عوام ہی بھگتیں گے۔ قرضے حکومت لے رہی ہے عوام نہیں، لیکن سزا عوام کو مل رہی ہے۔

عالمی بینک کی تازہ رپورٹ کے مطابق سیلاب سے 60 لاکھ پاکستانیوں کو غذائی عدم تحفظ کا سامنا ہے۔ خوراک کی پیداوار میں تعطل اور اشیاء ضروریہ کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش میں

مہنگائی کی شرح میں 7.9 فیصد، نیپال میں 7.4 فیصد اور پاکستان میں 35.5 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان میں مہنگائی کی شرح میں اس قدر اضافہ خوشحال پاکستان کی نوید مسرت نہیں بلکہ معاشی ہلاکت و بربادی کی انتہائی افسوس ناک خبر ہے۔ اس صورت حال سے نکلنے کے لیے قومی و سیاسی اتفاق رائے اور متفقہ لائحہ عمل اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ تمام سیاسی جماعتیں اور ریاستی ادارے مل بیٹھ کر پاکستان کی ترقی و استحکام کے لیے منصوبہ بندی کریں ورنہ حالات جس رخ پر جا رہے ہیں وہ کسی بھی صورت ملکی مفاد میں نہیں۔ ڈالر کی اڑان، قرضوں کی بھرمار، سیاسی عدم استحکام، معاشی زبوں حالی، بڑھتی ہوئی بیروزگاری اور بے قابو مہنگائی سے امن نہیں بدامنی پیدا ہوگی، جرائم بڑھیں گے اور عوام کے جان و مال دونوں غیر محفوظ ہو جائیں گے۔ سیاست کا اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا؟ حالات بتا رہے ہیں اور حقائق بول رہے ہیں کہ انتشار اور انتقام کی سیاست سے ملک و قوم کو ناقابل تلافی نقصان ہوگا۔ اگر کراچی کے بلدیاتی انتخابات میں جماعت اسلامی اور پیپلز پارٹی فتح حاصل کرنے کے بعد آپس میں مل بیٹھ کر حالات بہتر کرنے کے لیے تیار ہیں تو وفاقی سطح پر تمام جماعتیں ملک کے تحفظ و ترقی کے لیے کیوں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ حالانکہ پیپلز پارٹی اور جماعت اسلامی ''ایک سب آگ، ایک سب پانی، کے مصداق ہیں۔ یہی کیفیت پی ڈی ایم میں شامل جماعتوں کی ہے۔ سب ایک دوسرے کی ضد ہیں لیکن حکومت میں سب ایک ہیں۔ اے کاش ملک کے لیے سب ایک ہو جائیں۔

حافظ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ:

حافظ محمد اسماعیل رحمہ اللہ مجلس احرار اسلام کے بزرگ رہنما اور مرکزی مجلس شوری کے رکن تھے۔ وہ جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ سے براہ راست متاثر ہو کر احرار میں شامل ہوئے اور تقریباً پچاس برس مجلس احرار اسلام کی رفاقت میں گزارے۔ انہوں نے احرار میں رہ کر ایثار و وفا کی عظیم الشان تاریخ رقم کی۔ جب سارا شہر احرار مخالف تھا تب اپنی چھوٹی سی مسجد کو احرار کا مرکز بنایا اور تادم آخر کسی کی پروا کیے بغیر پرچم احرار، پرچم ختم نبوت بلند رکھا۔ جماعت کے تمام جلسے اور تقریبات مسجد معاویہ میں ہی منعقد کرتے۔ ابناء امیر شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری، مولانا سید عطاء المومن بخاری، حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری رحمھم اللہ کو ان جلسوں میں مدعو کرتے۔ برادر محترم عبداللطیف خالد چیمہ اور راقم الحروف کو بھی مدعو کرتے۔ محبت و خلوص اور ایثار و وفا کا یہ سلسلہ تادم آخر جاری رکھا۔ حافظ محمد اسماعیل رحمہ اللہ ایک بہادر رہنما تھے۔ تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم کی جدوجہد میں متعدد بار گرفتار ہوئے اور قید و بند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے قبول کیا۔

آہ! حافظ صاحب آج ہم سے جدا ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو گئے

موت سے کس کو رستگاری ہے　　آج وہ، کل ہماری باری ہے

اللہ تعالیٰ حافظ صاحب رحمہ اللہ کی مغفرت فرمائے، حسنات قبول فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آپ کے فرزندان حافظ عمر فاروق، حافظ محمد ابوبکر، حافظ محمد سفیان، محمد عثمان، محمد اسامہ، محمد طلحہ اور تمام لواحقین و پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین

عبداللطیف خالد چیمہ

تحریف قرآن اور قادیانی!

قادیانی گروہ خود اپنے ہی پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی ارتدادی تعلیمات کے مطابق دین اسلام کی ضد ہے، یہ فتنوں کا دور ہے اور انکارِ ختم نبوت پر مبنی فتنے نے سر اٹھا رکھا ہے، تازہ صورت حال کے مطابق قادیانی جماعت نے قرآن حکیم میں تحریف کر کے اس کو اپنے تعلیمی اداروں میں پڑھانا شروع کیا تو محمد حسن معاویہ نے اس پر قانونی کارروائی شروع کر دی تاکہ اس صورتحال کا سدباب ہو سکے، ایف آئی آر کے باضابطہ اندراج کے بعد پولیس نے ملزمان میں سے ایک ملزم مبارک احمد ثانی کو 7 جنوری 2023ء کو چناب نگر (ربوہ) سے گرفتار کر کے تھانہ چناب نگر میں بند کر دیا تو قادیانیوں نے پولیس پر دباؤ ڈالنے اور گرفتار ملزم کی رہائی کیلئے مین روڈ کو بند کرنے کی کوشش کی، اور تھانے پر چڑھائی کی اس صورتحال کو مقامی پولیس نے عیاں کیا، پھر بچانے کی کوشش کی، یاد رہے کہ قرآن بورڈ پنجاب اس بابت پہلے ہی اپنی رائے دے چکا تھا، یہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ پر مشتمل نصابی کتب جو چناب نگر کے ساتھ قادیانی اداروں سمیت کئی متعدد مقامات پر پڑھائی جاتی تھیں، اور نونہالان قوم کے ذہن پراگندہ کیئے جاتے تھے کے حوالے سے خبریں سوشل میڈیا اور اخبارات کے ذریعے دنیا بھر میں نشر ہوئیں، تو ردعمل آنا ایک فطری سی بات تھی، سو مجلس احرار اسلام، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی اپنی سطح پر اور اجتماعی طور پر بھی بروقت ردعمل دیا، اور سرکاری اداروں اور انتظامیہ کو باور کرایا کہ اس میں کسی قسم کا دباؤ یا جانب داری پر مبنی پالیسی قبول نہیں کی جائے گی، ان سطور کے ذریعے ہم یہ کہنا چاہئیں گے کہ سویڈن و ہالینڈ سمیت یورپ میں قرآن کریم کی توہین ہو یا قادیانی اس میں تحریف کریں بات ایک ہی ہے، اور دونوں گروہوں کا تعلق بھی ایک ہی قبیلے سے ہے، ہم جانتے ہیں کہ آسمانی تعلیمات کو متنازع بنانے کیلئے جھوٹی نبوت کو آگے لایا گیا تھا، اب بھی وہی کھیل کھیلنے کی کوشش ہو رہی ہے، لیکن قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ تو اللہ تبارک وتعالی نے خود لے رکھا ہے، ہم نے اپنے حصے کا حصہ ڈالنا ہے، سو ہمارا مطالبہ ہے کہ تحریف قرآن کے باقی ماندہ سات ملزمان کو بھی فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور سلیم الدین جو سات مقدمات میں اشتہاری ہے، اس کو قانون کی گرفت میں لایا جائے۔

انسداد توہین صحابہ کرام واہلبیت امہات المومنین رضی اللہ عنہم بل کی منظوری!

جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام، اہلبیت عظام اور امہات المومنین رضی اللہ عنہم، کی توہین کی سزا تین سال سے بڑھا ''دس سال سے عمر قید'' کر دی گئی ہے، اس بل کی قرارداد جماعت اسلامی کے رکن قومی اسمبلی مولانا عبد

الا کبر چترالی نے عرصہ پہلے پیش کررکھی تھی، جسے 17 جنوری 2023ء کوضابطے کی کارروائی کے تحت متفقہ طور پر منظور کرلیا گیا، راقم الحروف نے مولانا چترالی کو جماعت کی جانب سے مبارکباد کا فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ سینیٹ میں بھی یہ بل منظور ہوگا، بعض حلقے اس بل پر بے جا اعتراضات کرکے ماحول کو مکدر بنانا چاہتے ہیں لیکن ہم آئینی وقانونی جدوجہد پر ہی یقین رکھتے ہیں، روزنامہ اسلام نے بل کی منظوری کی خبر کو یوں شائع کیا ہے۔

اسلام آباد(مانیٹرنگ ڈیسک) قومی اسمبلی نے صحابہ کرام اہلبیت عظام اورامہات المومنین رضی اللہ عنہم کی توہین پر عمر قید کی سزا کا بل منظور کرلیا، قومی اسمبلی کا اجلاس سپیکر راجہ پرویز اشرف کی زیر صدارت منعقد ہوا، دوران اجلاس جماعت اسلامی کے رکن عبدالاکبر چترالی نے صحابہ کرام واہلبیت عظام وامہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم، کی توہین روکنے سے متعلق بل 2022ء پیش کیا جسے اراکین نے متفقہ طور پر منظور کرلیا، نئے قانون کے تحت توہین پر کم سے کم سزا، دس جبکہ زیادہ سے زیادہ عمر قید ہوگی، جبکہ پرانے قانون میں یہ سزا تین سال تک تھی، اجلاس کے دوران صحابہ کرام، اہل بیت عظام، اورامہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم، کی توہین کی سزا بڑھانے کا بل رکن مولانا عبدالاکبر چترالی نے پیش کیا اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے مولانا عبدالاکبر چترالی نے کہا کہ میرے سمیت کسی بھی رکن پارلیمنٹ کی توہین کی سزا پانچ سال ہے، جبکہ صحابہ کرام، اہلبیت عظام اورامہات المومنین کی توہین کی سزا تین سال ہے یہ بذات خود توہین ہے، مولانا عبدالاکبر چترالی نے کہا کہ اس بل میں توہین صحابہ کرام اہل بیت عظام اورامہات المومنین رضی اللہ عنہم کی توہین کی سزا بڑھائی جارہی ہے، قومی اسمبلی نے صحابہ کرام، اہل بیت عظام، اورامہات المومنین کی توہین کی سزا بڑھانے کا بل متفقہ طور پر منظور کرلیا ہے۔

سید علی حسن

قادیانیوں کے خلاف تین کیسز اہم مرحلے میں داخل

کراچی میں دو قادیانی ارتداد خانوں پر شعائر اسلام کا استعمال کرنے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے متعلق تین کیسز اہم مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں۔ متعلقہ عدالتوں میں مقدمات میں نامزد مجموعی طور پر 8 قادیانی ملزمان پر فرد جرم عائد کر دی ہے۔ جبکہ مجموعی طور پر 17 سے زائد گواہوں کے آئندہ ریکارڈ ہونے والے بیانات ملزمان کو سزائیں دلانے میں اہمیت کے حامل ہیں۔ ادھر جمشید کوارٹر کے علاقے میں واقع قادیانی ارتداد خانے کے میناروں کو نامعلوم افراد نے مسمار کر دیا ہے۔

''امت'' کو معلوم ہوا ہے کہ مارٹن کوارٹرز دیا د گارفش کے قریب پلاٹ نمبر 31 پر قادیانیوں کا ارتداد خانہ واقع ہے۔ جہاں انہوں نے مسجد سے مشابہت رکھتے ہوئے مینار بھی تعمیر کیے تھے۔ 18 جنوری کو نامعلوم افراد سیڑھی کی مدد سے ارتداد خانے کی چھت پر پہنچے اور میناروں کو مسمار کر دیا۔ جس پر احمدیہ کمیونٹی کی جانب سے نامعلوم افراد کے خلاف تھانہ جمشید کوارٹر میں مقدمہ الزام نمبر 29/2023 درج کرایا گیا ہے۔ مقدمہ میں کہا گیا ہے کہ 18 جنوری 2023ء کو 10 سے 12 نامعلوم افراد عبادت گاہ کے باہر جمع ہوئے۔ جنہوں نے شور شرابہ کیا اور نعرے بازی کی۔ جبکہ چند نامعلوم افراد نے دیوار پر چڑھ کر مینار مسمار کر دیئے اور عمارت کو بھی نقصان پہنچایا۔ مقدمہ فساد پھیلانے اور نقصان پہنچانے کی دفعات کے تحت درج کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ قادیانی ارتداد خانے پر شعائر اسلام کا استعمال کرنے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا مقدمہ پہلے سے ہی تھانہ جمشید کوارٹر میں درج ہے۔ مذکورہ مقدمہ الزام نمبر 527/2022 تھانہ جمشید کوارٹر میں مدعی مقدمہ محمد احمد کی مدعیت میں 26 ستمبر 2022ء کو درج کیا گیا تھا۔ مدعی مقدمہ محمد احمد نے اپنی شکایت میں بیان کیا کہ میں مارٹن کوارٹر کا رہائشی ہوں۔ مارٹن کوارٹرز دیا د گارفش کے قریب قادیانیوں نے شعائر اسلام کا غیر آئینی استعمال کرتے ہوئے پلاٹ نمبر 31 نزد مارٹن کوارٹر کراچی ایسٹ پر اپنا غیر قانونی مرکز بنا رکھا ہے۔ جہاں پر امتناع قادیانیت آرڈیننس 1984 کے خلاف شعائر اسلام کو استعمال کرتے ہوئے مینار بنائے گئے ہیں۔ جو مسلمانوں کی مسجد سے مشابہت رکھتے ہیں۔ جس کے وجہ سے ہمارے کئی مسلمان بھائی اس جگہ کو مسجد سمجھ کر دھوکہ کھا کر نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں۔ یہاں موجود قادیانی طبقہ مسلمانوں کو گمراہ کرتا ہے۔ 1974ء میں قادیانیوں کو آئینی طور پر کافر قرار دیا جا چکا ہے۔ اور 1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانیوں کے لیے اسلام کی تبلیغ، اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلام کا استعمال سخت ترین جرم قرار دیا جا چکا ہے۔ لیکن یہاں ایسا کیا جا رہا ہے اور علاقائی سطح پر نقص امن کے طور پر ناخوشگوار واقعہ پیش آسکتا ہے۔ چونکہ اطراف کی تمام آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے اور ان میں اس

معاملے پر سخت غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا قادیانیوں کے اس غیر اسلامی اور غیر قانونی عمل اور دیگر سرگرمیوں کے پیش نظر نقص امن سامنے رکھتے ہوئے فی الفور اس جگہ کو سیل کرنے احکامات جاری کیے جائیں اور قادیانیوں کی اس عمارت پر موجود اسلامی نشانیاں ختم کی جائیں۔ انتظامی امور کے ذمہ داران اور اراکین کمیٹی کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298 بی اور 298 سی کے تحت مقدمہ درج کر کے قانونی کارروائی کی جائے۔ مذکورہ مقدمہ میں نامزد 6 قادیانی ملزمان پر فرد جرم عائد کردی گئی ہے۔ ملزمان میں نعیم اللہ، ظہیر احمد، نصیر احمد، یاسر، ظفر اور شہزاد شامل ہیں۔ جوڈیشل مجسٹریٹ شرقی کی عدالت میں ہونے والی گزشتہ سماعت پر عدالت کے استفسار پر ملزمان نے صحت جرم سے انکار کیا تھا۔ جس پر عدالت نے تفتیشی افسر اور گواہوں کو 27 جنوری کو طلب کرلیا ہے۔ چالان میں مدعی مقدمہ، تفتیشی افسر سمیت مجموعی طور پر 9 گواہان کو شامل کیا گیا ہے۔ جن کے بیانات ریکارڈ کیے جائیں گے۔

جمشید کوارٹر تھانے میں درج مقدمہ میں نامزد 6 ملزمان اور ان کے وکیل کے خلاف تھانہ سٹی کورٹ میں بھی مقدمہ الزام نمبر 172/2022 درج ہے۔ مذکورہ مقدمہ کے مطابق مدعی مقدمہ نے شکایت درج کراتے ہوئے بیان دیا کہ شعائر اسلام استعمال کرنے پر قادیانیوں کے خلاف تھانہ جمشید کوارٹرز میں درج مقدمہ کی سماعت جوڈیشل مجسٹریٹ شرقی کی عدالت میں ہوئی۔ جہاں ملزمان ظہیر، نصیر، یاسر، شہزاد، ظفر اور نعیم اپنے وکیل کے ساتھ پیش ہوئے جو قادیانی ہیں۔ انہوں نے زیر دفعہ 249 سی آر پی سی کے تحت درخواست جمع کرائی جو میں نے وصول کرنے کے بعد دیکھا کہ اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اور ھوالناصر لکھا ہوا ہے۔ جبکہ دوسرے کاغذ پر بھی شعائر اسلام لکھے ہوئے تھے۔ آئین پاکستان کی دفعہ آرٹیکل (3)260 تعزیرات پاکستان کی دفعہ 289 بی اور سی کے تحت قادیانی شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتے۔ علی احمد طارق نے اپنے نام کے ساتھ سید کا لفظ استعمال کیا ہے۔ لہٰذا ان کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے۔ مذکورہ مقدمہ کی گزشتہ ہونے والی سماعت پر ملزمان پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے اور متعلقہ عدالت نے 7 فروری 2023ء کو تفتیشی افسر کو گواہوں کو طلب کرلیا ہے۔

اسی طرح صدر میں واقع قادیانی ارتداد خانے پر شعائر اسلام کا استعمال اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا مقدمہ الزام نمبر 2022\913 عبدالقادر پٹیل اشرفی کی مدعیت میں تھانہ پریڈی میں درج ہے۔ مدعی نے اپنے بیان میں بتایا کہ میں پریڈی اسٹریٹ میں ملازمت کرتا ہوں اور ختم نبوت پر قرآن وحدیث کے عین مطابق ایمان رکھتا ہوں۔ جبکہ آئین پاکستان کا مکمل احترام کرتا ہوں۔ آئین وقانون کی خلاف ورزی کرنے والوں پر قانونی چارہ جوئی کا بھی حق رکھتا ہوں۔ 9 اگست 2022ء بروز جمعہ دوپہر تقریباً ایک بجے تھانہ پریڈی کی حدود سے گزر رہا تھا کہ میں نے ایک عمارت کو دیکھا اور اس میں نماز پڑھنے کے لیے جانے لگا، تو پتہ چلا کہ یہ قادیانی عبادت گاہ ہے۔ میں نے اس پر علمائے کرام کو آگاہ کیا اور 11 اگست 2022ء کو متعلقہ تھانہ پریڈی میں جا کر اطلاع دی کہ قادیانیوں نے مسلمانوں

کے دینی جذبات کو مجروح کرنے کے لیے بدنیتی سے اسلام اور آئین پاکستان کے خلاف نامعلوم ملکیتی پلاٹ 19، بچو بھائی اسٹریٹ عبداللہ ہارون روڈ نزد دارالاسلام مسجد صدر کراچی پر غیر قانونی طریقے سے گنبد، مینار اور محراب نما دروازے والی عمارت بنا رکھی ہے۔ جو کسی بھی دیکھنے والے کو بآسانی مسجد معلوم ہوتی ہے۔ قادیانی مذکورہ بالا جگہ پر مسلمانوں کی طرح عبادت کرتے اور قادیانیت کی کھلے عام ارتدادی سرگرمیاں کرتے ہیں۔ جس سے کئی سادہ لوح مسلمان دھوکہ کھا چکے ہیں اور نمازوں کے ساتھ جمعہ تک ادا کرنے چلے جاتے ہیں۔ مذکورہ عبادت گاہ جن کمیٹی ممبران کے ماتحت چلائی جارہی ہے ان میں صباحت احمد، سبحان اور عبدالرشید سمیت دیگر ملزمان شامل ہیں۔ جنھوں نے مسلمانوں کی دل آزادی کی نیت سے آئین شکنی کرتے ہوئے مسجد نما عبادت گاہ بنا کر اس میں مسلمانوں کی طرح عبادت کر کے اور قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیاں کر کے بجرم دفعہ 298-C/34-B/298 کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ دستور پاکستان 1973-74 میں کافر قرار دیئے جانے کے باوجود اپنی سرگرمیاں اسلامی لبادہ اوڑھ کر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ گزارش ہے کہ مذکورہ ملزمان اور دیگر انتظامی کمیٹی واراکین کے خلاف اور ناجائز عمارت کے خلاف مقدمہ کر کے قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ اس کے علاوہ مذکورہ عمارت سے شعائر اسلام یعنی گنبد، مینار، محراب وغیرہ کو منہدم کر کے قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ مذکورہ مقدمہ میں 5 ملزمان کو نامزد کیا گیا تھا۔ تاہم ملزمان سلیمان، عبدالرشید، ناصر اور نعیم کے کوائف نامکمل ہونے پر ان کے نام کالم نمبر دو میں لکھے گئے تھے۔ مذکورہ مقدمہ میں ایک ملزم صباحت پیش ہوتا ہے۔ جس پر عدالت نے فرد جرم عائد کر دی ہے اور 4 فروری کو تفتیشی افسر اور گواہوں کو طلب کر لیا ہے۔ مذکورہ مقدمہ میں 8 گواہان کو شامل کیا گیا ہے۔

قادیانی ملزمان پر فرد جرم عائد ہونے کے بعد اب مقدمات اہم مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس مرحلے میں گواہوں کے بیانات ریکارڈ ہونا ہیں۔ جو مختلف سماعتوں پر کیے جانے کا امکان ہے۔ تینوں مقدمات میں مجموعی طور پر 17 سے زائد گواہان کو شامل کیا گیا ہے۔ جن میں پرائیوٹ اور پولیس گواہان شامل ہیں۔ قانونی ماہرین کے مطابق کسی بھی مقدمہ میں گواہان کی گواہی ملزمان کو سزائیں دلانے میں اہمیت رکھتی ہے۔ گواہان اگر درست طریقے سے بیانات ریکارڈ کروائیں اور ان کے بیانات میں تضاد نہ پایا جائے تو ملزمان کو سزائیں ہو سکتی ہیں۔ اس کے لیے ایک ضروری بات یہ بھی ہے کہ گواہوں کے بیانات پر ہونے والی جرح کے دوران ان کی گواہی غلط ثابت نہ ہو۔

ڈاکٹر محمد آصف

سالانہ دس روزہ ختم نبوت کورس

مجلس احرار اسلام کے دیگر شعبوں کے علاوہ ایک اہم ترین شعبہ ’’شعبہ تبلیغ‘‘ ہے۔ جولائی 1934ء کو آل انڈیا احرار ورکنگ کمیٹی امرتسر کے اجلاس میں اس شعبہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس اہم ترین شعبہ کے مبلغین نے چند سالوں کے اندر زبردست تبلیغی خدمات سرانجام دیں جہاں لاکھوں مسلمانوں کو مسئلہ ختم نبوت کی علمی، دینی، قانونی اور سیاسی اہمیت سمجھائی وہاں بہترین داعیانہ اسلوب کے ساتھ کام کرتے ہوئے دیگر غیر مسلموں کے ساتھ ساتھ ہزاروں مرتدین کو تائب کر کے دوبارہ اسلام میں شامل کیا۔

الحمدللہ آج بھی مجلس احرار اسلام کا ’’شعبہ تبلیغ‘‘ اعلائے کلمۃ الحق، نفاذ اسلام کی پرامن جدوجہد، دعوت اسلام، آئین کی بالادستی اور وطن کی محبت کا علمبردار، زبان وقلم کے ذریعے نیکی کے ہر کام میں تعاون اور برائی کے ہر کام کی ممانعت کے اصول پر کاربند ہے اور قادیانیوں سمیت تمام غیر مسلموں، قدیم وجدید فتنوں کے شکار لوگوں کو بہترین داعیانہ اسلوب کے ساتھ دعوت دے کر بے شمار لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بن رہا ہے۔

محترم قارئین عملی کج روی پر کسی کی تنبیہ اور اس کو راہ ہدایت پر لانا بہت آسان ہے لیکن فکری کج روی کو درست کرنا بے حد مشکل کام ہے کبھی ذہن کے فنکشن (FUNCTION) اس کی نفسیات اور اس کے طریقہ کار کو پڑھیں تو بات سمجھنا آپ کے لیے آسان ہو جائے گا۔ مختصراً بس اتنا بتا دوں کہ ذہن کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ بہت ضدی اور ہٹ دھرم ہوتا ہے اگر اس کو ایک اچھی چیز بھی آپ زور زبردستی سے منوانے کی کوشش کریں گے تو وہ کبھی نہیں مانے گا۔ اور اسی جگہ پر آپ ایک بری اور نقصان دہ چیز کو بھی ایک اچھے پیرائے اور سانچے میں ڈھال کر پیش کریں گے تو وہ ذہن اس کے نقصانات کی پرواہ کیے بغیر اس مٹھاس اور اسلوب گفتار کی عمدگی کی بناء پر اس نظریے کو قبول کر لے گا یعنی ذہن تھوپنے کو اور تلخی کو قبول نہیں کرتا۔

کنونس (CONWINCE) کرنے، منانے اور موٹیویٹ (MOTIVATE) کرنے کو قبول کرتا ہے۔ آج باطل اس نفسیات کو سمجھ کر اپنے گمراہ کن نظریات بھی بڑے دلربا اسلوب میں ڈھال کر ایک دنیا کو مسخر کر رہا ہے۔ مگر ہم نہ تو اس نفسیات کو سمجھ کر اسے استعمال کر پا رہے ہیں اور نہ ہی **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ**۔ (سورۃ النحل: آیت نمبر 125) کو

(ترجمہ): اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے نصیحت کر کے دعوت دو۔ اور (اگر بحث کی نوبت آئے تو) ان سے بحث بھی ایسے طریقے سے کرو جو بہترین ہو۔

(آسان ترجمہ قرآن، مفتی محمد تقی عثمانی)

ذہن تلخی کو قبول نہیں کرتا اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنۡتَ لَهُمۡ، وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيظَ الۡقَلۡبِ لَا نۡفَضُّوا مِنۡ حَوۡلِكَ ،فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِي الۡاَمۡرِ .(سورة العمران آيت نمبر 159)

(ترجمہ): سو کچھ اللہ ہی کی رحمت ہے جو تو نرم دل مل گیا ان کو، اور اگر تو ہوتا تند خو سخت دل تو متفرق ہو جاتے تیرے پاس سے، سو تو ان کو معاف کر اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور ان سے مشورہ لے کام میں۔

(تفسیر عثمانی، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)

لہٰذا اس داعیانہ کردار کے حامل داعیان و مبلغین تیار کرنے کیلئے ''شعبہ تبلیغ'' کے ذریعے ہر سال ماہ شعبان میں دس دن کا کورس کروایا جاتا ہے۔ اس سال مرکز احرار مسجد ختم نبوت دار بنی ہاشم مہربان کالونی ایم ڈی اے چوک ملتان میں 25/فروری تا 05/مارچ 2023ء تک امیر مرکزیہ نواسہ امیر شریعت حضرت مولانا سید محمد کفیل بخاری مدظلہ کی زیرِ نگرانی منعقد ہو رہا ہے۔

ختم نبوت کورس کے مقاصد:

☆...... عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور عظمت کے پیش نظر ایسے داعیان الی اللہ کو تیار کرنا ہمارا مقصد ہے جو!

☆...... اسلامی روایت اور اپنی تہذیب کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ میں پیدا شدہ قدیم و جدید فتنوں بابی، بہائی، قادیانی نظام کو گہرائی سے سمجھتے ہوں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو ان سے بچانے کے لیے اور عوام کو قادیانیت کی حقیقت سے باخبر کرنے کی عمدہ صلاحیت رکھتے ہوں۔

☆...... آج کے عہد کا شعور رکھتے ہوئے اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسوۂ اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی روشنی میں دعوت اسلام کا فریضہ اعلیٰ اخلاق، اسلوب دعوت اور مؤثر طریقہ کار کے ساتھ انجام دیں۔

☆...... تقویٰ، سچائی، نظم و ضبط، انسانیت کی محبت، صبر و تحمل اور بردباری کے اعلیٰ اوصاف کے ساتھ دعوت کے میدان میں جہد آزما ہوں۔

☆...... اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق انسانیت کے لیے احساس، نرمی اور ہمدردی کا رویہ رکھتے ہوئے دعوت الی اللہ کا کام کریں۔

نوٹ:...... ملک بھر کے جو بھی احرار کارکن اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں چاہے وہ سکول و کالجز سے پڑھے ہوں یا کسی مدرسہ سے تعلیم حاصل کی ہو، اس کورس سے ضرور فائدہ اٹھائیں اپنا وقت نکال کر دس دن کا مکمل قیام کریں۔

شرائط داخلہ و طریقہ کار:

(1)...... کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس۔ (2)...... اصل شناختی کارڈ ساتھ رکھیں۔

(3)...... موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ (4)...... مرکز میں قیام و طعام کا معقول انتظام ہوگا۔

(5)...... کلاسز صبح سے شام تک ہوں گی۔ (6)...... مغرب تا عشاء عوامی نشست ہوگی۔

رابطہ: 0300-6385277, 0308-2582958

مولوی محمد عکاشہ (بیت السلام، کراچی)

حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

وہ کوہ کن کی بات، گئی کوہ کن کے ساتھ

18 نومبر 2022ء کو عشاء کی نماز جامع مسجد بیت السلام کراچی میں ادا کر لینے کے بعد کچھ دیر تک مولانا عبدالستار صاحب حفظہ اللہ کے ساتھ بیٹھے رہے۔ معمول کی گفتگو جاری رہی اور پھر حضرت اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور آرام کی ترتیب بن ہی رہی تھی کہ یہ روح فرسا پیغام موصول ہوا کہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب رحلت فرما گئے۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

یقیناً مفتی صاحب کی حیات پر بہت کچھ لکھا جا رہا ہے اور یہ سلسلہ بظاہر ایک طویل عرصے تک جاری رہے گا۔ پھر اُن کے بارے میں لکھنا اُسی کے لیے زیادہ مناسب کہلائے گا جس نے ایک مخصوص وقت حضرت رحمہ اللہ کی صحبت میں گزارا ہو یا کم از کم اُن سے کسی اور واسطے سے منسلک رہا ہو۔

دوسری طرف بندہ اس سعادت سے محروم رہا، یعنی نہ تو کبھی حضرت سے بالمشافہ ملاقات میسر آئی اور نہ ہی کسی طرح کے رابطے کی شکل رہی۔ تاہم پھر بھی اس موقع پر چند سطریں رقم کرنے کا خیال دو وجوہات کی بنا پر آیا۔ ایک تو یہ کہ حضرت سے براہِ راست رابطے کی عدم موجودگی کے باوجود اُن کے فیض یافتہ شاگردوں (جو کہ راقم کے اساتذہ ہیں) سے حضرت رحمہ اللہ کی مضبوط شخصیت اور اعلیٰ کردار سے متعلق بہت کچھ سننے کو ملا جس وجہ سے ایک طرح کی قلبی وابستگی پیدا ہو گئی الحمد اللہ۔ اور سوانح نگاری اور خاکہ نویسی کی تاریخ میں ایسا بار ہا ہوا کہ کسی شخصیت کے متعلق ایک ایسے آدمی نے قلم اٹھایا جو بظاہر تو اس شخصیت سے ضابطے کا تعلق نہیں رکھتا مگر صرف قلبی وابستگی کو بنیاد بنا کر یہ کام انجام دیتا ہے۔

اسی بنا پر راقم کے لیے بھی یہ قلبی وابستگی ہی اس بات کی متقاضی تھی کہ کچھ تاثرات وہ اپنے قلم سے تحریر کرے۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ بعض اوقات کسی بڑی شخصیت سے متعلق کچھ واقعات اگرچہ مقبول اور عوام الناس میں معروف ہوتے ہیں تاہم لکھنے والے انہیں ایک نئے رُخ سے پیش کرتے ہیں جس سے مذکورہ شخصیت کے مزاج و مذاق کی علیحدہ انداز میں ترجمانی تو ہوتی ہی ہے مگر ساتھ ہی ایک ہی واقعے کے مختلف پہلو بھی سامنے آتے ہیں۔ اور حضرت رحمہ اللہ کے متعلق کچھ تحریر کرتے وقت یہ پہلو بھی بندے کے ذہن میں تھا۔ اپنی اس تحریر میں حضرت مفتی اعظمِ پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی رحمہ اللہ کے محض ایک مخصوص اور انتہائی معروف پہلو کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ وہ یہ کہ آپ طلباء کے معاملے میں نہایت متفکر واقع ہوئے تھے۔ ہمیشہ یہی دیکھا گیا کہ طلباء کے ساتھ آپ کا خصوصی لگاؤ رہتا اور اُن کے لیے ہر قسم کی سہولیات اور آسائشوں کا بندوبست کروانے میں سرگرداں نظر آتے تھے۔

1960ء میں اپنی فراغت کے بعد سے 2020ء تک مسلسل 60 سال دینی علوم کی تدریس سے وابستہ رہنے

اور دینی علوم کی خوب اشاعت کرنے کے ساتھ ساتھ مفتی صاحب قدس اللہ سرہ نے لاکھوں مخلص شاگردوں کی ایک کھیپ بھی تیار کی جو دنیا بھر میں علومِ دینیہ کی ترویج اور اسلام کی صحیح ترجمانی میں مشغول ہے۔ طلبا کے ساتھ جو محبت اور شفقت مفتی صاحب رحمہ اللہ کو تھی اس کا اندازہ اُن کے شاگردوں کے روایت کردہ بعض واقعات سے بھی ہوسکتا ہے۔

ایک مرتبہ امتحانات کے بعد تعطیلات کا سلسلہ شروع ہوا تو چند طلبہ، جو گھر کی طرف روانہ ہو رہے تھے، تک یہ پیغام پہنچا کہ استاد جی یعنی مفتی صاحب قدس اللہ سرہ اُن سے کچھ دیر ٹھہرنے کا فرما رہے ہیں۔ طلبا تذبذب کے عالم میں سڑک کے کنارے انتظار کے عالم میں کھڑے ہوگئے کہ کچھ دیر بعد ہی مفتی صاحب کھلکھلاتے چہرے اور متبسم انداز میں طلباء کے پاس وہیں روڈ پر تشریف لائے اور نہایت چاؤ کے ساتھ فرمایا: ''بھئی ہم سے مل کر نہیں جاؤ گے کیا؟'' یہ مٹھاس سے لبریز الفاظ نہ صرف اُن کی طلباء سے محبت کا پتا دے رہے ہیں بلکہ ساتھ ہی میں اُن کے اس عمل سے خالص تواضع اور انکساری بھی واضح طور پر جھلک رہی ہے کہ کس طرح ایک عظیم عالمی شخصیت ہونے کے باوجود محض طلباء سے ملنے کے واسطے سڑک کے کنارے تک تشریف لے آئے۔

ایک اور واقعہ جو اُن کی طلبا کے معاملے میں رعایت رکھنے سے متعلق ہے۔ یہ واقعہ جامعہ دارالعلوم کے حجام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ انہیں حضرت رحمہ اللہ کا فون موصول ہوا اور دریافت فرمانے لگے کہ طلبا کے بال کاٹتے وقت جو پانی استعمال کیا جاتا ہے، وہ گرم ہوتا ہے یا سرد؟۔ جواب میں حجام نے کہا کہ چونکہ گرم پانی کا انتظام کرنا مشکل ہے لہذا سرد پانی سے ہی طلباء کی ضرورت پوری کی جاتی ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت نے ان سے فرمایا کہ فوراً میرے پاس آیئے اور پھر رقم اُن کے حوالے کی تاکہ اس سے طلباء کے لیے گرم پانی کا بندوبست کیا جا سکے۔ اب دیکھا جائے تو بال کٹواتے وقت اگرچہ چند قطرے ہی پانی کے استعمال کیے جاتے ہیں مگر اس موقع پر بھی آپ کو طلبا کی رعایت کا خصوصی خیال تھا اور اُن کے لیے ذرا دیر کے لیے بھی کوئی تکلیف برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اسی طرح بسا اوقات دارالعلوم میں تعطیلات کے موقع پر ایک جملہ ارشاد فرماتے جو طلباء کے ساتھ اُن کی وابستگی کا بہترین عکاس اور انتہائی بلیغ ترجمان ہے۔ چھٹیوں کے موقع پر طلباء سے ارشاد فرماتے کہ ''بیٹا! آپ طلبا کے بغیر دارالعلوم ویران سا لگتا ہے۔''

یہ جملہ دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ ایک والد کو جو تعلق اپنی اولاد سے ہوتا ہے اس سے بڑھ کر وہ اپنے شاگردوں کو چاہتے تھے اور انہیں اولاد کی طرح ہی عزیز رکھتے تھے۔

ایک پروگرام میں مفتی صاحب کا انٹرویو جاری تھا۔ اسی دوران اینکر نے دریافت کیا کہ دارالعلوم کا جو ایک وسیع پیمانے پر ہر ماہ کروڑوں کا خرچہ ہوتا ہے، اسے پورا کرنے کے لیے اخراجات کی کیا ترتیب ہوتی ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا:

''میرا تجربہ یہ ہے کہ جب کبھی میں نے دارالعلوم کے طلباء کی سہولتوں میں اضافہ کیا یا اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافہ کیا یا پھر کوئی ایسی سہولت بڑھائی جس سے خرچہ بڑھا تو میں نے ہمیشہ یہ دیکھا کہ جتنا بوجھ اخراجات پر سہولت میں اضافے کی وجہ سے بڑھا، اُس سے زیادہ اللہ تعالی نے عطا فرمایا۔ اور یہ میرا تجربہ ہے۔ اس وجہ سے کبھی بھی

اخراجات کا بوجھ نہیں پڑا۔‘‘

اس برجستہ جواب سے جہاں مفتی اعظمِ پاکستان رحمہ اللہ کی شانِ توکل کا اظہار ہو رہا ہے، وہیں پر طلباء، اساتذہ اور مدارس سے منسلک حضرات کے آرام و آسائش کا خیال رکھنے کا قوی جذبہ بھی واضح طور پر جھلک رہا ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ علماء کا ایک اجلاس جاری تھا۔ اس وقت اگر چہ حضرت کو بولنے میں دقت تھی تاہم پھر بھی انہوں نے مختصر سی بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ جب بات کرنے کا موقع آیا تو آپ نے علماء کرام کی ایک بڑی تعداد سے ایک مختصر سا جملہ ارشاد فرمایا۔ وہ یہ تھا کہ: ’’علماءِ کرام! طلباء ہمارا قیمتی سرمایہ ہیں۔‘‘

یہ فرمایا اور وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

دیکھا جائے تو اس ایک سطر کے مختصر سے جملے میں نہ صرف حضرت رحمہ اللہ نے طلباء کے ساتھ اپنے بھرپور لگاؤ کا ثبوت دیا بلکہ حاضرین تک نہایت پرزور انداز میں یہ بات پہنچائی کہ طلباء کا وجود ملک وملت کے لیے ایک قیمتی سرمائے کی حیثیت رکھتا ہے اور پورے معاشرے کو اس وجود کی افادیت کا خیال رکھتے ہوئے اُن کے لیے انتظام اور اہتمام کرنا چاہیے۔

مفتی محمد رفیع عثمانی قدس اللہ سرہ کے جسدِ خاکی کو سہارا دیتے وقت میں نے گردن داہنی طرف گھمائی تو شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ کی صورت نظر آئی۔ انہوں نے نہایت غمزدہ انداز میں اپنے بھائی اور پچھتر سالہ رفیق کی میت کو سہارا دیا اور پیچھے کی طرف مڑ گئے۔ میں بھی اُن کے پیچھے پیچھے لپکا۔ اسی وقت حضرت جی مولانا عبدالستار حفظہ اللہ نے انہیں ایک ہاتھ سے تھاما اور ہم باہر نکل آئے۔ دارالعلوم کی فضا پر اداسی طاری تھی۔ سوگ کے اس عالم میں بھی دارالعلوم کے ہر چھوٹے بڑے کو انتہائی نظم وضبط کی اعلیٰ مثال قائم کرتے دیکھ کر نگاہوں میں وصالِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ منظر گھوم گیا جہاں سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت سے ہر آنکھ اشکبار اور ہر دل غم زدہ تھا تاہم ایسے نازک موقع پر بھی نبوت کے مزاج شناس اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے مقرب شخصیت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر وتحمل کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف خود نظم وضبط کی پابندی فرمائی بلکہ جو شخصیات اس موقع پر اضطراب اور پریشانی کے عالم میں تھیں جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی بھی شامل تھے کو بھی نظام برقرار رکھنے کی بھرپور تلقین فرمائی۔ شریعت کے اس مزاج کی بھرپور رعایت رکھتے ہوئے دارالعلوم کے طلباء اور اساتذہ، جنہیں یقیناً حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ کی رفاقت کا ایک بہت بڑا حصہ نصیب ہوا تھا، نے بھی نہ صرف خود نظم وضبط کا بہترین نظام ترتیب دیا بلکہ آنے والوں کے لیے بھی عمدہ مثال قائم فرمائی۔

نمازِ جنازہ سے قبل شیخ الاسلام صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جو مدلل گفتگو فرمائی اس میں سے تشفی بھرا انداز واضح جھلک رہا تھا اور کہیں بھی ایسا محسوس نہیں ہوا کہ اس عظیم سانحے پر صبر کا پیمانہ جھلک کر نگاہیں اشکبار کر ڈالے گا۔ اس کے بعد مفتی صاحب قدس اللہ سرہ کے صاحبزادے مولانا زبیر اشرف عثمانی دامت برکاتہم العالیہ کا خطاب ہوا جس میں انہوں نے خوبصورت انداز میں مفتی صاحب کے اوصاف وکمالات پر روشنی ڈالی اور سامعین کے اندر

اسلاف پر اعتماد کی فضا قائم کر کے ان کی اتباع کا داعیہ پیدا فرمایا۔ اس ضمن میں انہوں نے مفتی اعظمِ پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی قدس اللہ سرہ کی طلباء کی رعایت کے واقعات ذکر فرمائے اور دینی مدارس کے ساتھ اُن کے خصوصی تعلق پر روشنی ڈالی۔ پھر شیخ الاسلام کی امامت میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی جس میں سینکڑوں مشائخ اور ہزار ہا علماء شریک تھے۔

یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے

صدا سمیٹ دی لطفِ سخن لپیٹ دیا   قضا نے حسن بیاں دفعتاً ''لپیٹ دیا
میں دیکھتا رہا اس پر بہار چہرے کو   اور اس کے بعد کسی نے کفن لپیٹ دیا

اس کے بعد تدفین کا عمل بھی کافی منظّم انداز میں عمل میں لایا گیا اور فقیہِ ملت کے جسدِ خاکی کو خاک کے حوالے کرنے کے بعد یہ کہنے کو جی چاہ رہا تھا کہ

افتاء! تمہاری مَسندِ عالی سے تعزیت!
تدریس! تیری بزمِ بلند تر اداس ہے

حضرت رحمہ اللہ کا وجود جہاں عالمِ اسلام کے لیے ایک بہت بڑے سرمائے کی حیثیت رکھتا تھا، وہیں پر لاکھوں طلباء کو بھی اُن کی رحلت کے اس جانکاہ واقعے سے دلی صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اُن کے فیوض کو تادیر قائم رکھے اور تمام فیض یافتہ شخصیات کو اُن کے علوم و فیوض کا صحیح معنوں میں حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

☆......☆......☆

شعبہ خدمت خلق مجلس احرار اسلام چناب نگر

مجلس احرار اسلام چناب نگر کے زیر اہتمام ہر ماہ مسلم ہسپتال (ڈسپنسری)، جامع مسجد احرار میں فری میڈیکل کیمپ لگایا جاتا ہے جس میں مریضوں کو معائنہ کے بعد ادویات مفت دی جاتی ہیں ماہ جنوری 2023 میں اس کیمپ سے 115 مریضوں نے علاج کروایا اب تک ان ماہانہ میڈیکل کیمپس کی ادویات کی مد میں دولاکھ سے زائد رقم خرچ ہو چکی ہے۔

اسی طرح ہر خاص و عام کو صاف پانی کی سہولت فراہم کرنے کے لیے'' آر او واٹر فلٹریشن پلانٹ''نصب کیا گیا ہے جس سے عوام پانی حاصل کر رہے ہیں۔

واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب پر اب تک تقریباً 12 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ اس کی مینٹیننس اور ماہانہ بل کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں اہل خیر حضرات سے دعا و توجہ کی درخواست ہے۔

برائے رابطہ و ترسیل زر کے لیے۔ 0301-7181267

قاری محمد ضیاء اللہ ہاشمی

میرے پیرومرشد پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ بخاریؒ

1985ء کی بات ہے راقم مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم ملتان کے ابتدائی طلباء میں سے تھا جنہیں محسن احرار مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ گھر سے تعلیم کے حصول کے لیے لے کر آئے۔ اس وقت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاریؒ مدینہ منورہ میں مقیم تھے۔ 1990 میں مدرسہ معمورہ میں اچانک ایک بارعب اور بڑی آنکھوں والے کھدر کے کرتہ اور لنگی میں ملبوس شخصیت کو دیکھا۔ وہ مدرسہ میں داخل ہوئے اور محسن شاہ جی کے گھر کی طرف گئے۔ میں نے وہاں موجود دوستوں سے پوچھا یہ کون ہیں جو بغیر بتائے گھر داخل ہو گئے؟ میں بالکل نو عمر تھا میں بھی جلدی سے گھر گیا اور دیکھا کہ وہ شخصیت مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ اور ان کی اہلیہ جنہیں ہم (بی بی جی) کے نام سے پکارتے ان کے پاس بیٹھے ہوئے اپنے احوال سنا رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد جب حضرت سید عطاء المحسن بخاریؒ گھر سے باہر تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ یہ ہمارے چھوٹے بھائی پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری ہیں جو 14 برس سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے اس روز ہم سب نے سید عطاء المحسن شاہ بخاریؒ سمیت نماز عصر حضرت پیر جیؒ کی امامت میں ادا کی یہ حضرت پیر جیؒ کا پہلا دیدار تھا۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد حضرت پیر جیؒ مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم ملتان میں بطور استاد کے تعلیمی سرگرمیاں انجام دینے لگے۔ راقم نے تین پارے حضرت پیر جیؒ سے حفظ کیے اور روزانہ بعد نماز عصر روزمرہ کی دعائیں یاد کرواتے اور تمام طلباء کو اتباع سنت پر عمل کرنے کی تلقین کرتے۔ حضرت پیر جیؒ طلباء سے انتہائی شفقت پیار و محبت سے پیش آتے۔

پھر 3 جون 1993 کو محسن احرار مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ اور مربی محسن پیر جی سید عطاء المہیمن بخاریؒ کی مشاورت سے راقم کی ناگڑیاں ضلع گجرات میں تشکیل کر دی گئی۔ الحمد للہ انہی کے تعمیل حکم میں گزشتہ 30 برس سے یہاں حسب توفیق خدمات انجام دے رہا ہوں۔ اسی سال 1993 کے آخر میں جماعت مجلس احرار اسلام کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ سے حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاریؒ کی تشکیل بھی پاکستان میں موجود قادیانیوں کی آماجگاہ (سابق ربوہ) موجودہ چناب نگر میں کر دی گئی۔ حضرت بھی تادم زیست اسی مرکز رشد و ہدایت جامع مسجد احرار چناب نگر میں قائم مدرسہ و سکول اور دیگر اداروں کی سرپرستی فرماتے رہے اور جماعت کی امارت کی ذمہ داری بھی نبھاتے رہے۔

گاؤں ناگڑیاں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا آبائی گاؤں ہے۔ ابناء امیر شریعتؒ کا ننھیالی و ددھیالی گاؤں ہے اسی نسبت سے ابناء امیر شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ، مولانا سید عطاء المومن بخاریؒ اور حضرت

پیر جی مولانا سید عطاء المہیمن بخاریؒ نے اپنے خون پسینہ سے اپنے اباء کی اس نشانی کو سنبھالا، قرآن کریم کی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا، دینی فضاء قائم کی۔ الحمدللہ آج بھی یہاں چار مراکز قائم ہیں اور ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور تعلیم دین کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک کم و بیش چار نسلیں اس گلشن سے فیض پا چکی ہیں۔ 1997 میں راقم نے پہلی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ، پیر جی سید عطاء المہیمن بخاریؒ، پروفیسر خالد شبیر احمد، حافظ محمد اکرم احرار و دیگر زعما احرار نے شرکت کی۔ 1998 میں سید عطاء المحسن شاہ بخاریؒ اور پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ بخاریؒ ناگڑیاں مسجد کے ساتھ اپنے ننھیالی گھر میں موجود تھے راقم اور میرے رفیق ہمدم دیرینہ شہید بھائی حافظ محمد یاسینؒ نے محسن شاہ جی سے بیعت کے لیے درخواست کی۔ شاہ جیؒ نے فرمایا کہ بیٹا میری طرف سے آپ بیعت ہو گئے ہو ادھر کمرے میں پیر جی موجود ہیں ان سے جا کر بیعت ہو جاؤ۔ ہم کمرے میں حضرت پیر جیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے درخواست قبول کی اور بیعت فرما لیا۔ بیعت کرنے والوں میں راقم، حافظ یاسین، مولانا حافظ عابد، چچا جی ریاضت علی، چچا جی فیض احمد شامل تھے۔ حضرت پیر جیؒ نے کچھ وظائف و تسبیحات کی تلقین فرمائی جو آج بھی معمول کے مطابق جاری ہیں۔

2004 میں راقم قاری محمد یوسف احرارؒ و دیگر رفقاء کے ساتھ حج پر تھا۔ وہاں راقم کو ایک مسئلہ درپیش آیا کہ حالت احرام میں سینہ کے بال ٹوٹ گئے۔ حرم شریف میں دیکھا کہ ایک مولانا لوگوں کے مسائل سن کر ان کے جوابات دے رہے ہیں راقم بھی ان کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ کسی سائل کے استفسار پر مولانا صاحب نے مجلس احرار اسلام کے ترجمان ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس میں مفصل مضمون شائع ہوا ہے وہاں سے مطالعہ کر لیں۔ راقم نے اپنا مسئلہ بتلایا تو مولانا صاحب نے فرمایا کہ دم نہیں پڑا آپ مٹھی بھر صدقہ کر دیں۔ مولانا نے مجھ سے تعارف پوچھا تو عرض کیا کہ پاکستان کے ضلع گجرات میں امیر شریعت کے آبائی گاؤں ناگڑیاں سے ہوں۔ مولانا نے اپنا تعارف کروایا کہ میرا نام سیف الرحمٰن المھند ہے (جواب جامعہ اشرفیہ لاہور میں شیخ الحدیث ہیں)۔ مولانا سیف الرحمٰن المھند مدظلہ نے راقم سے فرمایا کہ آپ آج شام کا کھانا میرے ہاں کھائیں گے۔ قاری محمد یوسف احرارؒ اور ملک محمد یوسف صاحب کے ہمراہ ہم مولانا کی رہائش گاہ پہنچے کھانا کھایا۔ مولانا سیف الرحمٰن المھند مدظلہ حضرت پیر جیؒ کے واقعات سنانے لگے فرمایا کہ جب مجھے پتہ چلا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزند ہجرت کی نیت کر کے پاکستان سے حجاز تشریف لائے ہیں اور حرم سے باہر کبریوں (فلائی اوور یا اوور ہیڈ برج) کے نیچے آرام فرماتے ہیں تو میں نے حضرت پیر جیؒ کو تلاش کیا اور ان کو اپنے ہاں قیام کی درخواست کی انہوں نے کھانے کی دعوت قبول کر لی لیکن قیام کے لیے فوری طور پر راضی نہ ہوئے بلکہ جب وہ حرم جانے لگے تو میں نے بے

تکلف ہو کر ان کو زم زم شریف لانے کے لیے ڈرمیاں دیں کہ واپسی پر بھر لائیں گے حضرت پیر جی وہ بھر لائے اور اس بے تکلف ماحول کو دیکھ کر میرے ہاں قیام پر راضی ہو گئے۔ حضرت پیر جی کا قیام گھر کے نیچے چھوٹے کمرے میں تھا اور ہمارا قیام اوپر کی منزل پر تھا۔ لکڑی کی سیڑھیاں تھیں ایک شب عجیب واقعہ پیش آیا کہ حضرت پیر جی رحمہ اللہ نے لکڑی کی سیڑھی کو بجایا میں نیچے آیا اور پیر جیؒ نے فرمایا کہ گاڑی نکالو میں نے کہا کہ حضرت خیریت ہے اس وقت؟ فرمایا غار ثور چلنا ہے۔ وہاں پہنچ کر حضرت پیر جیؒ غار پر تشریف لے گئے میں گاڑی میں بیٹھا رہا حضرت نے سورت مزمل اور سورت مدثر کی تلاوت کی۔ مولانا سیف الرحمٰن المھند مدظلہ نے کہا کہ واللہ میں نے اس طرح کی تلاوت کی کیفیت پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی۔ وہاں ایک عجیب سکون تھا عجیب کیفیت تھی حضرت پیر جیؒ نے وہاں نفل ادا کیے۔ واپسی پر گفتگو نہیں کی حرم شریف کے قریب پہنچ کر اشارہ کیا کہ یہاں اتار دو اس کے بعد دس دن یا اس زیادہ حضرت پیر جیؒ بغیر کھائے پیے حرم شریف میں رہے اور بہت کثرت سے طواف کرتے رہے۔ حضرت پیر جیؒ مدینہ شریف میں ہفتہ کے چند دن مزدوری کرتے اور باقی ایام میں ضیوف النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام کرتے۔ آپ کا دستر خوان ہر خاص و عام کے لیے سجا رہتا۔

حضرت پیر جیؒ بالا کوٹ کے سفر پر تھے وہاں امام المجاہدین، مجدد عصر، حضرت سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہید رحمہما اللہ کی قبور پر حاضری اور دیگر علاقوں کے دورہ سے واپسی پر 10 جولائی 2007 رات گئے کھاریاں کے معروف ادارہ جامع حنفیہ پنجن کسانہ میں پہنچے۔ رات وہاں قیام کیا اور صبح ناشتہ کے بعد مولانا قاری اخترؒ کی وفات پر ان کے فرزند مولانا عبداللہ اختر و دیگر لواحقین سے تعزیت مسنونہ کی اور ناگڑیاں مدرسہ محمودیہ معمورہ میں تشریف لائے۔ بعد نماز ظہر اپنی آبائی مسجد ''سید عطاء اللہ شاہ بخاری'' میں مفصل خطاب فرمایا۔

پیر و مرشد حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ بخاریؒ کی زندگی عقیدہ ختم نبوت، ناموس رسالت، تحفظ عظمت و ناموس اصحاب و ازواج رسول علیہم الرضوان کے لیے وقف تھی۔ ساری زندگی مجلس احرار اسلام کے پرچم تلے ختم نبوت کے نعرہ کو بلند کیا وہ اپنے والد حضرت امیر شریعتؒ کی آخری نشانی اور ان کی فکر اور مشن کے امین تھے۔ اپنے آبائی گاؤں ناگڑیاں کے لوگوں سے ان کا تعلق بے مثال تھا۔ یہاں پر ان کا قیام، گرد و نواح کے علاقوں کے دورے، دروس قرآن و خطبات جمعہ اور نجی مجالس کے بے شمار واقعات اور حسین یادیں ہیں۔ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم گویا کہ ان کی غذا تھی۔ اپنے خطاب میں سامعین کو کبھی ہنساتے اور کبھی سیرت نبوی کے واقعات سے رلا دیتے اور کبھی تلاوت قرآن سے سامعین پر سکتہ طاری کر دیتے یہ انہی کے کمالات تھے۔ تقریباً 30 برس اللہ نے ہمیں ان کی معیت و رفاقت نصیب کی ہم نے انہیں ہمیشہ متبع سنت اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا دیکھا۔ اللھم لا تحرمنا اجرہ و لاتفتنا بعدہ آمین

انتظار احمد اسد

ادیب، خطیب، صحافی اور مترجم مولانا سعید الرحمٰن علوی مرحوم

ان کا شجرہ نسب مختلف واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ ان کے بزرگ عرب سے ہجرت کر کے ضلع جہلم کے معروف قصبہ کلر کہار میں آبسے۔ مولانا علوی مرحوم کے جدامجد چراغ دین نے کلر کہار کو چھوڑ کر بھیرہ میں سکونت اختیار کر لی جو اس زمانے میں علمی اور روحانی حوالے سے مشہور و معروف شہر تھا۔ مولانا علوی کے دادا حافظ غلام یٰسین اپنے زمانے کے مشہور قاری تھے جن کے سینکڑوں شاگردوں نے قرآن مجید حفظ کر کے دین کی خدمت کی۔ آپ کے والد محترم مولانا محمد رمضان علوی معروف علمی اور تحریکی شخصیت تھے ان کا تعلق دینی حلقوں میں احراری علماء خصوصاً سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھ بہت زیادہ تھا۔

آپ 4 اپریل 1948 کو کوٹ حاکم خان نون میں مولانا محمد رمضان علوی کے ہاں پیدا ہوئے، وہ ان کے نام کی وجہ سے کنیت ابوسعید لکھتے تھے۔ مولانا سعید الرحمٰن علویؒ نے آٹھ برس کی عمر میں اپنے دادا بزرگوار سے قرآن کریم حفظ کیا۔ مڈل کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ سے پاس کرنے کے بعد ملک پاکستان کی معروف دینی درس گاہ خیر المدارس ملتان میں داخل ہوئے، جہاں دو سال پڑھنے کے بعد بوجہ عارضہ یرقان و میعادی بخار ضلع سرگودھا میں جامع سراج العلوم میں داخل ہو گئے۔ تین برس کوہاٹی بازار راولپنڈی کے مدرسہ فرقانیہ میں پڑھنے کے بعد دورہ حدیث کے لیے نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدرؒ کے ہاں تشریف لے گئے۔ جہاں سے آپ نے درس نظامی کی تکمیل کی۔ مولانا سعید الرحمٰن علویؒ نے پنجاب یونی ورسٹی لاہور سے 1986 میں فاضل عربی، 1987 میں بی اے، 1991 میں ایم اے عربی اور 1993 میں ایم اے اسلامیات کے امتحانات امتیاز کے ساتھ پاس کیے۔

آپ کا تعلق اکابر علماء دیوبند سے بہت گہرا تھا۔ فکری حوالے سے آپ علماء کے اس قبیلے سے متاثر تھے جن کے سرخیل شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی اور مولانا حسین احمد مدنی و عبید اللہ سندھی تھے۔ 1969 میں مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے ایماء پر جامع مسجد حضرو ضلع اٹک سے آپ نے امامت و خطابت کا آغاز کرنے کے ساتھ ساتھ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے لیے بھی کام کیا۔ 1970 میں چند ماہ کے لیے جامع حسینیہ سلانوالی میں تشریف لائے پھر دوبارہ حضرو ہی میں اپنی دینی و سیاسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ یہ 1974 کے مبارک سال کا اخیر تھا جب جانشین حضرت لاہوریؒ امام الہدیٰ مولانا عبید اللہ انورؒ نے آپ کو لاہور بلا کر ہفت روزہ ''خدام الدین'' لاہور، جو اس وقت پاک و ہند کا معروف مذہبی جریدہ تھا، کا ایڈیٹر مقرر کر دیا یہ بہت بڑی ذمہ داری تھی جس کو آپ نے احسن طریقے سے یوں نبھایا کہ آپ کے دورِ ادارت میں دو ضخیم نمبر: بانی انجمن خدام الدین حضرت شیخ التفسیرؒ نمبر اور تحریک

ختم نبوت کے امیر حضرت بنوریؒ نمبر شائع ہوئے۔ اب آپ کا قیام لاہور شیرانوالہ گیٹ میں تھا دو برس مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ میں آپ تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ اس کے علاوہ مولانا علوی نے انجمن خدام القرآن ماڈل ٹاؤن لاہور میں بھی پڑھایا۔ آپ پندرہ برس جامع مسجد الشفاء شاہ جمال لاہور میں خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

مولانا سعید الرحمٰن علوی زمانہ طالب علمی سے ہی تحریر وتقریر کے بادشاہ تھے۔ انھیں اکابر علماء دیوبند سے عشق تھا۔ آپ صاحب طرز ادیب، بے بدل خطیب اور نامور صحافی تھے۔ آپ کو علمی وراثت والدین سے ملی تھی اور اکابرین کو بچپن سے گھر میں دیکھا تھا۔ آپ تحقیق وترجمہ نگاری کا ذوق اور عربی وفارسی کا شوق رکھتے تھے۔ آپ کی زندگی متحرک اور فعال تھی۔ آپ علمی، سیاسی، دینی اور ادبی کتب کے رسیا تھے جس کی گواہی محلّہ حاجی گلاب بھیرہ میں موجود ان کا کتب خانہ ہے۔ اس کتب خانے سے راقم نے کم وبیش پچیس سال فیض پایا ہے۔ مولانا علوی نے ذہن رسا پایا تھا، وہ ذہین وفطین ہونے کے ساتھ ساتھ طبیعت میں شدت وحدت بھی رکھتے تھے اس کے باوجود ان کا حلقہ احباب وسیع تھا۔ مولانا علوی وقتی مصلحت کے قائل نہ تھے ان کا قلم جسے حق سمجھتا ڈنکے کی چوٹ لکھتا۔ اکابر علماء دیوبند کے دفاع میں وہ ننگی تلوار تھے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شدت پسند تھے، نہیں وہ وسیع المشرب تھے اور مسلکی اختلاف رائے کو برداشت کرتے تھے۔ بعض معاملات میں ان کا نقطہ نظر روایتی تقلید سے ہٹ کر اپنا تھا۔ مولانا سعید الرحمٰن علویؒ نے پہلی بیعت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے فرزند مولانا اسعد مدنیؒ کے دست حق پر کی تھی ان کے بعد حضرت خواجہ الخواجگان خان محمدؒ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے آپ مرید ہوئے، جو آپ کے والد کے کلاس فیلو اور پیرومرشد بھی تھے۔ یاد رہے آپ کے دادا مرحوم مولانا ابوالسعد احمد خانؒ کے مرید تھے۔

مولانا کے والد محترم تحریکی شخصیت تھے ان کا پرتو آپ پر بھی تھا۔ ملک پاکستان میں چلنے والی تحریکوں، 1974 کی تحریک ختم نبوت اور 1977 کی تحریک نظام مصطفے میں آپ نے نہ صرف حصہ لیا بلکہ قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ آپ کا تعلق مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مفتی محمودؒ، شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، مولانا زکریا کاندھلویؒ، مولانا یوسف بنوریؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ، مولانا عزیر گل پشاوریؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا تاج محمودؒ اور دیگر اکابرین امت سے بہت گہرا تھا۔ پاک وہند، دیوبند، سہارن پور، علی گڑھ اور لکھنو کے علماء آپ کی تحریروں پر فخر کرتے تھے۔ جریدہ ''الفرقان'' کے ایڈیٹر مولانا منظور احمد نعمانی کے فرزند مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی (جو دیار فرنگ میں دین اسلام کی خدمت کر رہے تھے) سے آپ کا یارانہ خاص تھا۔

مولانا سعید الرحمٰن علویؒ کی تحریری وصحافتی خدمات بہت زیادہ ہے۔ ملک پاکستان کا کونسا اخبار اور دینی جریدہ ہے جس میں آپ کی تحریریں شائع نہیں ہوئیں۔ بہت سے روزنامے خصوصاً ''جنگ''، مشرق ''امروز''، پاکستان ''اکوڑہ

خٹک کے ''الحق'' بھیرہ کے ''شمس الاسلام'' لاہور کے ''منہاج'' سہ ماہی ''المعارف'' راول پنڈی کے ''حرمت'' ''لاہور کے ''ترجمان الاسلام'' فیصل آباد کے ''لولاک'' ملتان کے ''نقیب ختم نبوت'' لاہور کے ''الاحرار'' اشراق'' حکمت قرآن'' قومی ڈائجسٹ'' چٹان'' اور میثاق میں ان کے سینکڑوں مقالات اور کالم شائع ہوئے۔ آپ دس سال ہفت روزہ ''خدام الدین'' لاہور کے ایڈیٹر اور ماہ نامہ ''میثاق'' لاہور کے شعبہ ادارت کے رکن رہے ۔زندگی کے آخری دنوں انھوں نے مجیب الرحمٰن شامی صاحب کے روزنامہ ''پاکستان'' کے شعبہ ادارت سے وابستگی اختیار کرلی تھی۔ آپ اس اخبار کے مستقل کالم نگار بھی تھے۔

مولانا علویؒ خوش اخلاق، متواضع، منکسر اور سادہ ذہن رکھتے تھے۔ آپ اکابر کے سامنے دوزانو بیٹھتے دھیمی گفتگو کرتے لیکن گستاخی پر ننگی تلوار بن جاتے۔ آپ جو حق سمجھتے اس پر بغیر رعایت کے ڈٹ جاتے تھے۔

آپ آخری وقت میں لاہور سے اپنے گھر بھیرہ جانے کی خواہش کرتے رہتے۔ ان دنوں وظائف بھی کثرت سے پڑھتے تھے۔ 13، 14 اکتوبر 1994 کو ''چناب نگر'' (ربوہ) میں اپنے مرشد خواجہ خان محمدؒ کی زیارت کر کے بھیرہ تشریف لے گئے۔ 20 اکتوبر کو والد صاحب کی قبر پر مقبرہ والے قبرستان بھیرہ تشریف لے گئے۔ واپسی پر درد دل کی شکایت ہوئی فوراً بڑے بھائی عزیز الرحمٰن خورشید ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے۔ لیکن ابھی ڈاکٹر چیک ہی کر رہے تھے کہ خالق حقیقی سے بلاوا آ گیا اور جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اسی روز پانچ بجے حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے بھانجے شاہ عبدالوحید رائے پوریؒ نے مقبرہ والے قبرستان بھیرہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، جس میں علاقہ بھر کے علماء، علمی شخصیات اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ آپ کو اپنے والد اور دادا کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ کی اولاد میں تین صاحب زادے اور دو صاحب زادیاں شامل ہیں۔ مختلف اخبارات و جرائد میں بکھرے سینکڑوں کالم، مقالات اور مضامین کے علاوہ آپ نے بہت سی کتب لکھیں جن میں تراجم ''کیمیائے سعادت'' از امام غزالی، ''تعبیر الرویا'' از امام ابن سیرین، ''مغازی رسول'' از عروہ بن زبیر، ''احیاء علوم الدین'' از امام غزالی، ''مختصر القدوری'' ''مقدمہ تاریخ ابن کثیر'' مقدمہ ''سوانح ابن تیمیہ'' اہل بیت نبوت'' اور'' خلفاء راشدین، حسن کردار وعمل'' شامل ہیں ان کی تالیف کردہ کتب میں ''لسان القرآن'' مولانا محمد علی جالندھری ''مقدمات متعدد کتب علمیہ وتاریخیہ بعنوان ''حرف چند'' اور مرویات سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا و امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ شامل ہیں۔

شاعر احرار علامہ انور صابری مرحوم

غزل

لب پہ کانٹوں کے ہے فریاد و فغاں تیرے بعد
کوئی آیا ہی نہیں آبلہ پا تیرے بعد

اب نہ وہ رنگِ جبیں ہے نہ بہارِ عارض
لالہ رویوں کا عجب حال ہوا تیرے بعد

چند سوکھے ہوئے پتے ہیں چمن میں رقصاں
ہائے بے گانگیٔ آب و ہوا تیرے بعد

منہ دھلاتی نہیں غنچوں کا عروس شبنم
گرد آلود ہے کلیوں کی قبا تیرے بعد

آدمیت شکنی بھی تو نہیں کم انوؔر
ڈر ہے کچھ اور نہ ہو اس سے سوا تیرے بعد

رپورٹ: حبیب الرحمٰن بٹالوی

غیر مسلم شعرائے کرام کا نعتیہ مشاعرہ

پچھلے دنوں راقم کو ایک فضائی چینل سے ایک نعتیہ مشاعرہ سُننے کا اتفاق ہوا۔ اُس میں لطف کی بات یہ تھی کہ مشاعرے میں حصہ لینے والے سب کے سب حضرات غیر مسلم تھے۔ تقریب کے منتظم جناب جگن ناتھ آزاد نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔ اگر خلاّقِ عالم ''ربّ العلمین'' ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''رحمت اللّعلمین'' ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپ مسلم، غیر مسلم سب کے لیے رحیم و کریم ہیں جگن ناتھ آزاد میڈیا سے گفتگو کر رہے تھے۔

عزیزانِ من! توفیق کی بات ہے جسے پروردگار دے! ایک غیر مسلم ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں۔ اور دوسرے کچھ شاعر اور ادیب ایسے ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ اپنے آپ کو مسلمان لکھتے ہیں مگر اُنہیں خدا، رسول اور اسلام کا نام لیتے ہوئے عار محسوس ہوتی ہے۔ اپنی اپنی قسمت ہے۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ (جن کے والد سکھ سے مسلمان ہوئے تھے) نے قرآن پاک کی تفسیر لکھی اور وارث شاہ نے، سید کا بیٹا ہو کر، ''ہیر'' لکھی۔ کوئی ابن تیمیہؒ اور ابن رُشد کہلایا اور کسی نے رُشدی کے نام سے، بدبختی کا تاج اپنے سر پہ سجایا، کسی کے حصے میں ''یادوں کی بارات'' آئی تو کسی کو ''ترجمان القرآن'' لکھتے ہوئے، دن سے رات آئی۔ کسی کی زندگی حُجرے میں گزری اور کسی کی مُجرے میں، کسی کی زبان پر درود و سلام کا ہالہ ہے اور کسی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے رقابت کی لعنت کا طوق گلے میں ڈالا ہے۔ کسی نے مانی و بہزاد کے طور پر نام کمایا اور کسی نے رُومیؒ اور سعدیؒ کا درجہ پایا۔ نمرود اور اس کے کارندے، ظلم و تعدی کا نشان بنے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام، آگ کے الاؤ میں کود کر اللہ کے مہمان بنے! اپنی اپنی پسند ہے، اپنا اپنا خیال ہے، اپنی اپنی مرضی ہے، اپنا اپنا کردار ہے۔ مگر صاحب! یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ فرعون کا کردار، فرعون کا انجام پاتا ہے اور حضرت موسیٰ کا کردار، حضرت موسیٰ کا انجام پاتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ جَو بوئے جائیں اور اُنہیں گندم لگ جائے اور شہتوت کے درخت کو امرود لگے ہوئے ہوں!

از مکافاتِ عمل، غافل مشو!
گندم از گندم بروید، جَو ز جَو!

(اپنے عمل کے بدلے سے غافل نہ ہونا۔ گندم بونے سے گندم ملتی ہے اور جَو بونے سے جَو حاصل ہوتے ہیں)

بہر کیف قارئین! آیئے! مشاعرے کی طرف چلتے ہیں۔ منتظمین نے ہال کو بڑی خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔ رنگین گاؤ تکیے سے مزین سٹیج پر قالین اور سفید چادریں بچھی ہوئی تھیں۔ اس شاندار تقریب میں شرکت کے لیے جملہ

نعت گو شعراء کو سٹیج پر جلوہ افروز ہونے کی دعوت دی گئی۔ ان میں اپنے زمانے کے بڑے بڑے نام شامل تھے۔ جناب ہری چند اختر، جناب جگن ناتھ آزاد، جناب راجندر سنگھ بیدی سحر، جناب رشی پٹیالوی، منشی شنکر لال، جناب سادھورام آرزو، جناب کالکا پرشاد، جناب پرتاپ اکمل وغیرہ۔ نقیب محفل جناب سورج نرائن مہر دہلوی نے اپنے حمدیہ اشعار سے مشاعرے کا آغاز کیا:

برسات کا ہے موسم جگنو چمک رہے ہیں — تاروں کے آسماں پر ہیرے دمک رہے ہیں
کلیاں چٹک رہی ہیں، گلشن مہک رہے ہیں — کوئل کی ہیں صدائیں، بلبل چہک رہے ہیں
سب میں ہے نُور تیرا، سب میں ضیاء ہے تیری — سب کی زباں پہ یارب! حمد وثنا ہے تیری

اُن کے بعد باقی شعراء نے، باری باری اپنا کلام پیش کیا۔ جس کے چیدہ چیدہ اشعار، یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔ پڑھیے اور آگے بڑھیے، سنئے اور سر دھنیے!

جیتے جی روضۂ اقدس کو نہ آنکھوں دیکھا — رُوح جنّت میں بھی ہوگی تو ترستی ہوگی
کچھ غرض جنت و دوزخ سے نہیں ہے ساقی! — اُن کی مستوں کے لیے اور ہی بستی ہوگی
(منشی شنکر لال)

تیری معراج کہ تو لوح وقلم تک پہنچا — میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا
(پنڈت نور بہار لکھنوی)

قرآن پاک اُس کی صداقت پہ ہے گواہ — تھی کن بلندیوں پہ رسائی جنابؐ کی !
(پرتاپ اکمل جالندھری)

ایک ہوں کیونکر نہ محمود و ایاز — ساغرِ وحدت ہے جام مصطفیٰؐ
(کرشن لعل موہن)

آپؐ کی تعریف کوئی کیا کرے! — آپؐ کی تعریف ہوسکتی نہیں
(رشی پٹیالوی)

اے آرزو! بخشے گا خدا حشر میں مجھ کو — ہندو ہُوں مگر ہُوں میں ثنا خوانِ محمدؐ
(سادھورام آرزو سہارنپوری)

بہت گھبرا گیا ہوں یا نبیؐ! آلامِ دنیا سے — سکوں مل جائے مجھ کو بھی ملے جو آستاں تیرا
(نردیو سنگھ اشک جالندھری)

نہ باشد غیر تو دیگر پناہم یارسول اللہ!
بکُن لطف وکرم، ہر اشک وآہم یارسول اللہ
(راجہ مکھن لال مکھن)

گر شمس و قمر کو کوئی ہاتھوں پہ اُٹھا لے
اور دولت کونین کو دامن میں چھپالے
پھر کالکا پرشاد سے پوچھے کہ وہ کیا لے؟
نعلینِ محمدؐ کو وہ آنکھوں سے لگالے
(کالکا پرشاد)

جو ہمارے پاس ہے وہ آپ کا ہے یا نبیؐ
جان شیریں آپ کی، دل آپ کا، سر آپ کا
(رام بیلی رام کشمیری)

وہ حُسنِ سیرت کا ہے مرقّع، جمالِ حق ہے جمال اُس کا
وہ پیکر فطرت معلّی، شبیہ خُلق عظیم بھی ہے
(امر چند)

خلیق آئے، کریم آئے، رؤف آئے، رحیم آئے
کہا قرآں نے جس کو، صاحبِ خُلقِ عظیم، آئے
تجلیّ عام فرماتے ہوئے شمس الضحیٰ آئے
امام الانبیاء آئے، محمد مصطفےٰ آئے
مبارک ہو زمانے کو، ختم المرسلین آئے
سحاب رحم بن کر رحمت اللعلمین آئے
(جگن ناتھ آزاد)

کس نے قطروں کو ملایا اوردریا کردیا
کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کردیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّیتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کردیا
زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ! موت کو کس نے مسیحا کردیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کردیا
اِک عربؐ نے آدمی کا بول بالا کردیا
(ہری چند اختر)

عشق ہوجائے کسی سے، کوئی چارا تو نہیں
صرف مسلم کا محمدؐ پہ اجارا تو نہیں!
مجھ گنہگار کو بھی حشر میں جنت ہو نصیب
کملی والے کا کہیں اُس میں اشارا تو نہیں
خود بخود اُن کے تصور سے سنور جاتا ہے
ہم نے خود اپنے مقدر کو سنوارا تو نہیں
محتسب حشر میں مانگے تیرے بندوں سے حساب
تجھ کو اے نورِ خدا! یہ بھی گوارا تو نہیں
سارے عالم کے لیے بہرِ نجات آیا تھا
احمد پاکؐ، سحر! صرف ہمارا تو نہیں
(راجندر سنگھ بیدی سحر)

☆......☆......☆

حضرت مولانا محمد عبد الحمید تونسوی حفظہ اللہ

حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے صحابہ کرامؓ کو جو غیر معمولی محبت وعقیدت تھی۔اس کی مثال دیگر لوگوں میں ملنا مشکل ہی نہیں ناپید ہے۔اسی جماعت صحابہؓ میں ایک نامور شخصیت حضرت معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کی بھی ہے، جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ صرف گہری قرابت بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ایمانی تعلق اور عشق ووارفتگی بھی اپنی مثال آپ تھی، حضرت امیر معاویہؓ کی زندگی کے متعدد ایسے واقعات اس کی خوب غمازی کرتے ہیں۔ چنانچہ اس حوالے سے چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

آثار نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر دانی

کعبؓ بن زہیر (جو قبول اسلام سے پہلے اسلام واہل اسلام کے خلاف شاعری کرتے تھے) مسلمان ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انصار ومہاجرین کی مدح میں چند اشعار کہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت فرماتے ہوئے اپنی چادر مبارک، جسے آپ زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔اتار کر کعبؓ بن زہیر کو عنایت فرمائی۔ چنانچہ علامہ علی ابن برہان الدین حلبیؒ نقل کرتے ہیں کہ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر حضرت کعبؓ بن زہیر پر ڈال دی جو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر تھی۔ بعد میں اس چادر کو حضرت سیدنا معاویہؓ بن ابی سفیانؓ نے ایک بہت بڑی رقم دے کر آل کعب سے خرید لیا تھا۔اس سے پہلے اس سلسلے میں خود کعبؓ کو دس ہزار کی پیش کش کی گئی تھی۔مگر حضرت کعبؓ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس متبرک کپڑے کو جدا نہیں کروں گا۔مگر پھر جب حضرت کعبؓ کا انتقال ہو گیا تو حضرت امیر معاویہؓ نے آثار نبوی کی قدر دانی کرتے ہوئے بطور تبرک کے کعبؓ کے وارثوں سے بیس ہزار میں یہ چادر مبارک خرید لی تھی۔اس کے بعد پھر یہ چادر خلافت بنی امیہ اور پھر خلافت بنی عباس کے حکمرانوں کو وراثت کے طور پر منتقل ہوتی رہی۔ (سیرۃ حلبیہ: ۲۴۲/۳ باب یذکر فیہ مایتعلق بالوفود)

موئے مبارک سے تبرک

حضرت امیر معاویہ کا جب انتقال کا زمانہ قریب ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس جناب نبی کریمؐ کے چند تبرکات محفوظ ہیں، ان میں سے ایک چیز موئے مبارک ہیں۔ چنانچہ حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ

ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک مشقص سے کاٹے

(الصحیح البخاری: کتاب مناسک الحج، باب الحلق والتقصیر ۱/۳۳۲)

اور ابن عساکر نقل کرتے ہیں کہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت معاویہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اے بیٹے! ایک مرتبہ میں صفا کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بال مبارک کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو یہ خدمت میں نے سرانجام دی اور مِشقص (بال کاٹنے کا آلہ) کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کاٹے۔ ان میں سے چند بال میں نے حاصل کیے۔ اب وہ میرے پاس محفوظ ہیں۔ جب میرا انتقال ہو جائے تو ان کو میرے منہ اور ناک میں رکھ دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(تاریخ ابن عساکر۱۶/۵۵۷ (مخطوطہ عکسی) تحت ترجمہ معاویہؓ بن ابی سفیانؓ، انساب الاشراف: (بلاذری ۴/۱۳۱قسم اول ترجمہ معاویہؓ بن ابی سفیانؓ)

ناخن مبارک کے تراشے

اسی طرح حضرت امیر معاویہؓ کے پاس جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناخن مبارک کے کچھ تراشے بھی تھے جو انہوں نے اپنے پاس برکت کے لیے محفوظ کیے ہوئے تھے۔ چنانچہ علامہ ذہبیؒ نے نقل کیا ہے کہ

حضرت امیر معاویہؓ فرماتے ہیں کہ سیدالانبیاءؐ کے ناخن مبارک کے تراشے اور موئے مبارک اور قمیص مبارک میں نے محفوظ کیے ہوئے ہیں۔ جب میرا انتقال ہو جائے تو ان تبرکات کو میرے منہ، ناک اور آنکھوں میں ڈالا جائے اور قمیص مبارک میرے بدن کے ساتھ لگائی جائے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کی وجہ سے مجھ پر رحم فرمائیں گے۔ (تاریخ اسلام للذہبی:۲/۲۲۳ ترجمہ معاویہؓ بن ابی سفیانؓ)

قمیص مبارک سے تبرک

حضرت امیر معاویہؓ نے آخری اوقات میں جو وصایا فرمائے تھے۔ ان میں قمیص نبوی کے متعلق ایک تاکیدی وصیت بھی فرمائی تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ایک دفعہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرانے کی سعادت حاصل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر شفقت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے معاویہ! میں تجھے ایک قمیص نہ پہناؤں؟ میں نے عرض کیا! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ضرور مجھ پر عنایت فرمائیں، آپؐ نے اپنا قمیص مبارک اتار کر مجھے پہنا دیا

(کتاب انساب الاشراف: بلاذری، ۴/۱۳۱ ترجمہ معاویہؓ بن ابی سفیانؓ۔ تاریخ ابن عساکر: مخطوطہ عکسی ۱۶/۷۵۵ ترجمہ معاویہؓ بن ابی سفیانؓ)

میں نے وہ قمیص کچھ دیر پہنے رکھا اور پھر اس کو میں نے اتار کر اپنے پاس تبرکاً محفوظ رکھ لیا۔

اور امام نوویؒ یوں نقل کرتے ہیں کہ

حضرت امیر معاویہؓ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا! کہ اس مبارک قمیص نبوی کو میرے کفن میں شامل کر دیا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہنایا تھا اور وہ میرے جسم سے متصل ہونا چاہیے۔

(تہذیب الاسماء للنووی: ۱۰۳/۲ ترجمہ معاویہؓ)

فدا ہوں آپ کی کس کس ادا پر
ادائیں لاکھ اور بیتاب دل ایک

چنانچہ حضرت معاویہؓ کی جب وفات ہوئی تو حضرت ضحاک بن قیس فہریؓ صحابی کفن ہاتھ میں لیے ہوئے تشریف لائے اور منبر پر خطبہ دیتے ہوئے حمد وثناء کے بعد فرمایا کہ حضرت امیر معاویہؓ کا انتقال ہو چکا ہے، آپ تمام عرب کے لیے سور البلد (شہر پناہ) کی طرح جائے پناہ اور لوگوں کے مددگار تھے، خدا نے ان کے ذریعے سے فتنوں کو زیر کیا اور بے شمار ممالک ان کی قیادت میں فتح ہوئے، اب ہم ان کی تجہیز وتکفین کا انتظام کریں گے۔ پھر اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو غسل دیا گیا اور حسب وصیت وہ تمام تبرکات نبویہ جو انہوں نے محفوظ کیے ہوئے تھے، انہیں کفن میں شامل کیا گیا۔ (البدایہ والنہایہ: ۱۴۳/۸ ترجمہ معاویہؓ)

مشابہت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام

علامہ شہاب الدین خفاجی لکھتے ہیں کہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ بصرہ کے علاقہ میں ایک شخص رہتا ہے جس کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی قدر کچھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے بصرہ کے حاکم عبداللہ بن عامر بن کریزؓ کو خط لکھا کہ وہ اس شخص کو جس کی نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادنیٰ سی مشابہت پائی جاتی ہے اس کا نام کابسؓ بن ربیعہ تھا، ہمارے ہاں بطور وفد روانہ کریں۔ جب یہ شخص کابسؓ بن ربیعہ حضرت امیر معاویہؓ کے ہاں پہنچے تو امیر معاویہؓ اپنی مسند سے نیچے اترے اور پیدل آگے بڑھ کر ان کا پرتپاک استقبال کیا اور بڑے اعزاز وتکریم سے جناب کابسؓ بن ربیعہ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور انہیں اپنے ہاں رکھا، پھر ان کی یوں عزت افزائی فرمائی کہ ان کی کفالت کے لیے علاقہ مرو میں ''مرغاب'' کے نام سے موسوم ایک قطعہ اراضی متعین کر دیا تاکہ وہ خوشحال زندگی بسر کر سکیں۔ (نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاضؒ: ۳/۴۶۳ھ فصل من توقیرہ صلی اللہ علیہ وسلم)

ٹپکتی ہے نگاہوں سے، برستی ہے اداؤں سے
محبت، کون کہتا ہے کہ پہچانی نہیں جاتی

امیر معاویہؓ کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمولی مشابہت رکھنے والے کا جب اس قدر اعزاز ہے تو اندازہ فرمائیں کہ حضرات حسنین کریمینؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ صرف گہری قرابت بلکہ بہت زیادہ جسمانی مشابہت بھی رکھتے تھے ان کا کتنا اعزاز واحترام ہوتا ہوگا؟

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عمدہ مثال

یمن کے علاقہ ''حضر موت'' کے مقام سے ایک شخص وائل بن حجر کندیؓ جو اپنے علاقہ کے رئیس اور اپنی قوم کے

سردار کے بیٹے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لائے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے سے کئی دن بیشتر ہی صحابہ کرامؓ کو ان کے آنے کی بشارت دے دی تھی۔ جب وائلؓ دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خوش آمدید کہا اور اپنی چادر بچھا کر اس پر انہیں بٹھایا۔ اور ان کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں فرمائیں اور صحابہؓ سے ارشاد فرمایا کہ یہ وائل بن حجرؓ ہیں، جو دور کے مقام حضرموت سے آ کر یہاں بخوشی اسلام لائے ہیں۔ اس وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور انہیں ایک جاگیر عطا فرمانے کا ارادہ فرمایا۔

چنانچہ محدثین اور مؤرخین کا بیان یہ ہے کہ وائل بن حجرؓ جب واپس ہونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ یہ حکم دے کر روانہ فرمایا کہ وہ زمین کا ایک قطعہ متعین کر کے ان کی تحویل میں دے دیں اور ساتھ ہی ان کے لیے ایک خاص مکتوب تحریر کرایا جس میں ان کی قوم پر ان کی فضیلت ظاہر فرمائی اور مزید برآں ان کے لیے اور ان کے اہل خانہ کے لیے مال ومتاع کے متعلق ایک وثیقہ بطور مکتوب بھی عنایت فرمایا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تعمیل ارشاد میں حضرت وائلؓ کے ساتھ ہو لیے، یہ پیدل تھے اور وہ اونٹ پر سوار۔ حضرت وائلؓ خاندانی شہزادے تھے اور نئے نئے اسلام لائے تھے اس لیے مزاج میں شہزادگی کی خو بوا بھی باقی تھی تو انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سواری پر ساتھ بٹھانا گوارا نہ کیا، کچھ دور تک تو حضرت معاویہؓ پیدل چلتے رہے، مگر عرب کی صحرا کی شدید گرمی سے ان کے پاؤں ریت میں جھلسنے لگے تو مجبور ہو کر حضرت وائلؓ سے گرمی کی شکایت کی اور کہا کہ مجھے بھی اپنے ساتھ سوار کر لیجیے، مگر وہ شہزادگی کی شان میں تھے کہنے لگے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ سوار کر لوں۔ تم ایک غلام ہو اور غلام بادشاہوں کے ساتھ سوار نہیں ہوا کرتے۔ حضرت معاویہؓ نے کہا اچھا! اپنے جوتے ہی دے دیجئے کہ ریت کی تپش سے کچھ بچ جاؤں، مگر اس سے بھی انکار کر دیا اور کہنے لگے تمہارے لیے صرف اتنا شرف کافی ہے کہ میری اونٹنی کا جو سایہ زمین پر پڑ رہا ہے اس پر چلتے رہو۔ الغرض انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو نہ اپنے ساتھ سوار کیا اور نہ اس بلا خیز گرمی سے بچنے کا کوئی اور انتظام کیا۔ حضرت معاویہؓ نے سارا راستہ پیدل طے کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اطاعت سے ذرہ بھر اعراض نہ کیا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ یہی وائل بن حجرؓ امیر معاویہؓ کے پاس اس وقت آتے ہیں جب وہ مسند خلافت پر متمکن ہو چکے تھے تو امیر معاویہؓ انہیں فوراً پہچانتے ہیں اور سب کچھ بھلا کر اپنے ساتھ تخت پر بٹھاتے ہیں اور ان کی خوب مہمان نوازی کرتے ہیں۔ امیر معاویہؓ کے اس عمدہ اخلاق اور بلند حوصلہ کو دیکھ کر وائل بن حجرؓ نے ٹھنڈا سانس لے کر فرمایا کہ اے کاش میں اس وقت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اونٹنی پر اپنے آگے بٹھا لیتا۔

(تاریخ کبیر: ۴/ ۱۷۵، ۱۷۶، باب وائل بن حجرؓ۔ الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ: ۶/ ۴۶۶ باب وائل بن حجرؓ۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: باب وائل بن حجرؓ۔ اسد الغابہ: ۵/ ۸۱)

یہ واقعہ امیر معاویہؓ کے عمدہ اخلاق اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین مثال ہے۔

ع ۔۔قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداری

حضرت سلیم بن عامر تابعیؒ فرماتے ہیں کہ

امیر معاویہؓ اور رومیوں کے درمیان یہ معاہدہ ہوا تھا کہ اتنے دنوں تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے اور حضرت معاویہؓ اس معاہدہ کے زمانے میں رومیوں کے شہروں میں گشت کر کے حالات کا اندازہ لگایا کرتے تھے کہ جب معاہدہ کی مدت گزر جائے تو وہ ان رومیوں پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں اس کے بغیر خاطر خواہ جنگی فائدہ نہیں ہوسکتا تھا پھر انہی دنوں میں امیر معاویہؓ اپنے لشکر والوں کے ساتھ رومیوں کے شہر میں پھر رہے تھے۔ ایک شخص عربی یا ترکی گھوڑے پر سوار یہ کہتے ہوئے آئے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر، وفا کو ملحوظ رکھو نہ کہ بدعہدی کرو، یعنی تم پر معاہدہ کا پورا کرنا لازم ہے نہ کہ تم معاہدہ کی خلاف ورزی کرو، جب لوگوں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ شخص ایک صحابی حضرت عمرو بن عبسہؓ ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ نے ان سے اس بات کو پوچھا کہ رومیوں کے شہروں میں ہمارا پھرنا عہد شکنی کے مترادف کیسے ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص اور جس کسی قوم کے درمیان معاہدہ ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے عہد کو نہ توڑے اور نہ باندھے تا آنکہ اس معاہدہ کی مدت گزر جائے یا ان کو مطلع کر کے برابری کی بنیاد پر اپنا عہد توڑ دے۔ حضرت سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ، حضرت عمرو بن عبسہؓ کی یہ بات اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سن کر اپنے لوگوں کے ساتھ رومیوں کے شہر سے اپنے کیمپ میں واپس چلے آئے۔ (ترمذی: رقم الحدیث ۱۵۸۰ مشکوۃ: باب الامان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداری کی کیا ہی یہ عمدہ مثال ہے۔

ع... سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

بنی ہاشم کی فضیلت کا اقرار

حضرت امیر معاویہؓ ہمیشہ اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے خاندان بنی ہاشم کو بڑا شرف عطا فرمایا ہے اس میں کوئی دوسرا قبیلہ ان کے ہم مرتبہ نہیں ہوسکتا اس لیے وہ بنی ہاشم اور اولاد ابی طالب کے ساتھ عمدہ تعلقات رکھنے کے روادار تھے۔

چنانچہ علامہ ابن کثیرؒ نے سلمہ بن محارب سے حضرت معاویہؓ کا ایک بیان نقل کیا ہے کہ

’’ایک مرتبہ امیر معاویہؓ سے دریافت کیا گیا کہ بنی امیہ شرافت وعظمت میں زیادہ ہے یا بنی ہاشم؟

حضرت امیر معاویہؓ نے جواباً فرمایا! کہ ہم دونوں قبیلے صاحب شرافت تھے لیکن ہاشم جیسا عبد مناف کی اولاد میں کوئی نہیں تھا۔ جب ہاشم فوت ہو گئے تو ہمارے قبیلے کا عدد زیادہ تھا، ہم بنی امیہ عدد اور شرف میں زیادہ تھے لیکن عبد

المطلب جیسا ہم میں کوئی شخص نہیں تھا۔ جب عبدالمطلب فوت ہوئے تو پھر بھی ہم شرف اور عدد میں زیادہ تھے۔ ہم اسی حال میں تھے کہ بنی ہاشم نے کہا کہ ہمارے اندر نبی مبعوث ہوئے ہیں پس ایسے نبی مکرم تشریف لائے کہ اولین وآخرین نے اس جیسا نہیں سنا وہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پس اس فضیلت اور شرف کو اب کون حاصل کرسکتا ہے؟ { کوئی نہیں } (البدایۃ والنہایۃ: ۸/۱۳۸ ترجمہ معاویہؓ بن ابی سفیانؓ)

حضرت امیر معاویہؓ کا برملا اقرار قبیلہ بنی ہاشم کے شرف وعزت میں برتری کی واضح دلیل ہے۔

اہل بیت رسول کا اعزاز واکرام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں، بشارات اور پیشین گوئیوں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت کا منصب عطا فرمایا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت سیدنا حسنؓ نے حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے خلافت ان کے سپرد کر دی اور پھر حضرت سیدنا حسینؓ نے بھی انہی کی تائید وموافقت میں امیر معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت فرمائی، حضرت سیدنا حسن مجتبیٰؓ کے بعد بالاتفاق حضرت امیر معاویہؓ پوری مملکت اسلامیہ کے خلیفہ بنائے گئے۔ جس کا ذکر کتب فریقین میں بڑی صراحت کے ساتھ موجود ہے۔

امامی مؤرخین امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ حضرات حسنؓ وحسینؓ نے نہ صرف صلح کی بلکہ حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی۔

(رجال کشی: ۱۰۲ طبع تہران۔ امالی شیخ طوسی: ۲/۱۸۰۔ بحارالانوار: ۱۰/۴۲۱)

اور حضرت امیر معاویہؓ نے اس موقع پر اکراماً حضرت حسنؓ کو تین لاکھ درہم نقد اور ایک ہزار پوشاک کا کپڑا اور تیس غلام اور ایک سو اونٹ عطا فرمائے اور حضرات حسنین کریمینؓ نے بطیب خاطر انہیں قبول فرمایا۔

(فتح الباری: ۱۳/۵۳ کتاب الفتن)

وفاؤں کے ہزاروں دے چکے ہیں امتحاں اب تک
مگر وہ ہیں کہ اس پر بھی ہیں ہم سے بدگماں اب تک

سیدنا حسنؓ کیلئے خصوصی عطیات کا اعلان

نامور مؤرخ بلاذری نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا حسنؓ حضرت امیر معاویہؓ کے ہاں تشریف لے گئے۔ مختلف امور پر گفتگو ہوئی حضرت امیر معاویہؓ نے فرمایا اے میرے بھتیجے! مجھے معلوم ہوا کہ آپ پر کچھ قرض ہے حضرت حضرت حسنؓ نے جواباً فرمایا کہ ہاں میں مقروض ہوں، حضرت امیر معاویہؓ نے پوچھا کہ وہ قرض کتنا ہے؟ حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ ایک لاکھ درہم، اس پر حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ میں نے آپ کے لیے تین لاکھ درہم کی ادائیگی کا حکم دے دیا ہے۔ اس میں سے ایک لاکھ درہم تو آپ قرض میں ادا کریں اور ایک لاکھ درہم اپنے اہل بیت میں تقسیم کریں اور ایک لاکھ درہم خاص آپ کی ذات کے لیے ہے۔ یہ آپ قبول فرمائیں۔

(کتاب انساب الاشراف:۵۸/۴۸ تذکرہ معاویہؓ بن ابی سفیانؓ)

حضرت سیدنا حسنؓ نے حضرت امیر معاویہ کا یہ عطیہ قبول فرمایا اور پھر واپس تشریف لائے۔

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امام بیہقیؒ اور ابن عساکرؒ نے ہشام کے والد کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق جب حضرت حسنؓ خلافت سے دستبردار ہو گئے اور حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور یوں مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں میں صلح ہو گئی تو یہ سال عام الجماعۃ کے نام سے مشہور ہوا۔ صلح کے بعد حضرت حسنؓ حضرت معاویہؓ کے پاس آتے اور کبھی وہ حضرت حسنؓ کے پاس آیا کرتے تھے اور انہیں سالانہ ایک لاکھ درہم ہدیہ دیتے تھے۔ ایک سال حضرت حسنؓ حضرت معاویہؓ کے پاس نہ جا سکے تو حضرت معاویہؓ نے حضرت حسنؓ کو کچھ ہدیہ بھیجا، چونکہ حضرت حسنؓ بہت سخاوت کرتے تھے اور کچھ معاشی تنگی ہوئی تو اس حوالے سے حضرت معاویہؓ کو خط لکھنا چاہا مگر پھر رک گئے۔ اسی دوران آپؓ پر نیند کا غلبہ ہوا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا کیا حال ہے؟ آپؓ نے عرض کیا اچھا ہوں، لیکن تنگ دست ومقروض ہو گیا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اسی غرض سے دوات منگوائی تھی کہ تم ایک مخلوق سے اس سلسلہ میں کچھ کہو یعنی مخلوق سے مانگو، حضرت حسنؓ نے عرض کیا کہ جی ہاں میرا ارادہ تو یہی تھا اب آپ ہی فرمائیے کہ میں کیا کروں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ دعا پڑھا کرو، اے اللہ! تو میرے دل میں اپنی امید بیٹھا دے اور اپنے علاوہ سے میری امید ختم کر دے تاکہ میں تیرے علاوہ کسی سے امید نہ باندھوں، اے اللہ! جو کچھ میری قوت میں کمزوری ہو اور جو یقین میرے عمل سے باہر ہو اور جن تک میری چاہت نہ پہنچی ہو اور نہ ہی اس کا سوال کر سکا ہوں اور نہ میری زبان پر جاری ہوا ہو اور اولین وآخرین میں سے کسی کو تو نے دیا ہو تو اے رب العالمین مجھے بھی وہ یقین عطا فرما۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے یہ دعا ایک ہفتہ تک نہیں پڑھی ہو گی کہ امیر معاویہؓ نے مجھے پانچ لاکھ درہم بھیج دیئے بعض روایات میں دو لاکھ اور کہیں پندرہ لاکھ تک کا بھی ذکر ہے میں نے کہا سب تعریفیں اس اللہ ہی کے لیے ہیں جو اپنے یاد کرنے والوں کو کبھی فراموش نہیں فرماتا اور اپنے مانگنے والوں کو محروم نہیں فرماتا۔

جس دن یہ رقم آئی اسی دن، رات کو میں نے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے دریافت فرما رہے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اچھا ہوں، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بات بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے لاڈلے یہی حالت اس شخص کی ہوتی ہے جو مخلوق کو چھوڑ کر خالق سے امید لگاتا ہے۔

(تاریخ دمشق:۱۳/۱۶۷ باب حسن بن علیؓ، حرف الحاء۔ تاریخ الخلفاء للسیوطیؒ:۱۵۳)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے خصوصی تحائف

نامور شیخ طریقت حضرت علی ہجویریؒ اپنی مشہور کتاب ''کشف المجوب'' میں نقل کرتے ہیں کہ

ایک روز حضرت حسینؓ کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند! میں ایک درویش آدمی ہوں، عیال دار ہوں، آپ مجھے آج کا کھانا عنایت فرمائیں۔

''حسینؓ وے را گفت بنشین کہ مارا رزقی در راہ است تا بیارند۔ بسی بر نیامد کہ پنج صرہ از دینار بیاوردند از نزد معاویہؓ۔ اندر ہر صرہ ہزار دینار بود۔ وگفتند کہ معاویہؓ از تو عذر میخواہد۔ ومیگوید کہ ایں مقدار اندر وجہ کہتراں صرف باید کردواں ہر پنج صرہ بدو داد از وی عذر خواست'' (کشف المحجوب: ۹۲،۹۳ باب ۸)

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہاں ٹھہر جایئے ہمارا وظیفہ پہنچنے والا ہے، وہ پہنچ جائے تو دے دیں گے۔ کچھ زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے پانچ تھیلیاں جن میں سے ہر ایک تھیلی ایک ہزار دینار پر مشتمل تھی، قاصد نے لاکر خدمت میں پیش کیں اور کہا کہ حضرت امیر معاویہؓ معذرت کرتے تھے کہ یہ قلیل سی مقدار ہے اسے صرف فرمائیں۔ حضرت حسینؓ نے وہ تھیلیاں سائل کو دے دیں اور معذرت بھی کر دی۔

مذکورہ تمام واقعات اور حقائق، امیر معاویہؓ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال عشق و محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیتؓ سے والہانہ عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گل چیں بہار تو ز تنگی داماں گلہ دارد

☆......☆......☆

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

مولوی عبدالمنان معاویہ

فضائل سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے متعلق

قول محدث اسحٰق بن راہویہ کا جائزہ

اپنے مطالعہ کی حد تک یہ بات کہتا ہوں کہ جماعتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں جتنے مظلوم صحابی ''سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ'' ہیں اتنا مظلوم کوئی اور صحابی شاید نہ ہو، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا خالد بن ولید، سیدنا عمرو بن عاص، سیدنا مغیرہ بن شعبہ، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم روافض کے نشانہ پہ رہے، تو سیدنا علی، سیدنا حسن، سیدنا حسین رضی اللہ عنہم خوارج کے نشانہ پہ رہے۔ لیکن سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بایں معنی مظلوم ہیں کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اغیار کے علاوہ اپنے (اہل سنت سے وابستہ علمائے کرام) بھی مختلف حیلوں سے اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اُن کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس پر معترضین کے اعتراضات نہیں ہیں، مثلاً نام سے لے کر ولی عہد کے تقرر تک اعتراض ہی اعتراض، جب کہ اہل سنت کے اجماع کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معیارِ حق ہیں۔ سوال یہ ہے کہ پھر یہ صحابی رسول رضی اللہ عنہ معیارِ حق کیوں نہیں.؟

محدث اسحٰق بن راہویہ کے قول کی حقیقت

یہ بات کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں کوئی صحیح حدیث نہیں، یہ جناب اسحٰق بن راہویہ کا قول ہے۔ دیکھئے سید سلیمان حسینی ندوی (سابق استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ) لکھتے ہیں:۔

''امام اسحٰق بن راھویہ کہتے ہیں کہ معاویہؓ کے فضائل کے بارے میں ایک حدیث بھی صحیح نہیں''

(دیکھئے تاریخ ابن کثیر میں تذکرہ معاویہؓ لفظ ''صحابہ'' کے بارے میں غلط فہمیاں، ص:۸، جمعیت شباب الاسلام، ط: لکھنؤ)

اس قول کو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والے گویا کہ حدیث کے درجہ میں لیتے ہیں، ہم اس قول کا جائزہ لینے سے قبل چند محدثین کے اقوال درج بالا قول کے رد میں پیش کرتے ہیں، حجۃ الاسلام حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاڑوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

''اگر عدم صحت سے عدم ثبوت مراد ہے تو یہ قول مردود ہے، اور اگر صحت سے صحت مصطلحہ عندالمحد ثین ہے، تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس کا دائرہ تنگ نہیں ہے، (بوجہ شرائط حدیث) اور مسند کی اور سنن کی حدیث درجہ حسن سے کم تر نہیں اور فن حدیث میں طے ہو چکا ہے کہ فضائل کے باب میں حدیث ضعیف پر بھی عمل جائز ہے، حدیث حسن کی تو کیا ہی بات ہے، اور میں نے کسی معتبر کتاب میں امام مجدالدین اثیر کا قول

دیکھا ہے کہ حضرت معاویہؓ کی فضیلت میں مسند احمد کی حدیث صحیح ہے مگر اس وقت وہ کتاب ذہن میں نہیں رہی‘‘۔(**الناهية عن ذم معاوية**،اردو،ص:۲/۷۳۴،مترجم:مولانا محمد غزالی جالندھری)

اسی طرح محدث وقت علامہ ابن حجر مکی ہیتمیؒ لکھتے ہیں کہ:۔

’’بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بخاری نے جس باب میں حضرت معاویہؓ کے حالات بیان کیے ہیں، اس باب کا عنوان یہ رکھا ہے،’’باب ذکر معاویہؓ‘‘ یہ نہیں کہا’’فضائل معاویہؓ‘‘ نہ یہ کہا’’مناقب معاویہؓ‘‘ اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ کے فضائل میں کوئی صحیح حدیث وارد ہی نہیں ہوئی، جیسا کہ ابن راہویہ نے بیان کیا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ مراد ہے کہ’’بخاری‘‘ کی شرط کے موافق کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی،تو اکثر صحابہ کی یہی حالت ہے،اور اگر شرط’’بخاری‘‘ کی قید نہ لگائی جائے تو یہ بات غلط ہوگی، کیونکہ ان کے فضائل میں بعض حدیثیں حسن ہیں، حتیٰ کہ’’ترمذی‘‘ کے نزدیک جیسا کہ انہوں نے’’جامع ترمذی‘‘ میں بیان کیا ہے،اور عنقریب تم کو معلوم ہوگا اور حدیث’’حسن لذاتہ‘‘ بالاجماع حجت ہے، بلکہ مناقب میں تو ضعیف حدیث بھی حجت ہوجاتی ہے، المختصر ابن راہویہ نے جو کچھ بیان کیا ہے، وہ حضرت معاویہؓ کے فضائل میں قادح نہیں ہوسکتا‘‘۔(تطہیر الجنان،اردو:۲۳)

یہاں تک ہم نے اسحٰق ابن راہویہ کے قول پر محدثین کی آراء نقل کیں ہیں۔اب ہم دوسرے زاویوں سے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل قرآن وصحیح احادیث سے ثابت ہیں یا نہیں۔؟

صحابی کی تعریف اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی پہلی متفقہ فضیلت:

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لفظ’’صحابی‘‘ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

’’سب سے صحیح تعریف جو مجھے معلوم ہوئی یہ ہے کہ صحابی وہ شخص ہے،جس کی ایمان کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی ہو،اور اسلام پر ہی اس کی وفات ہوئی ہو،جس کی بناء پر وہ شخص صحابہؓ میں شامل ہوگا،جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی ہو خواہ اس کی نشست زیادہ دیر رہی یا کم،اور جس نے آپ سے روایت کی یا نہیں کی،اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا یا نہیں کیا‘‘۔(الاصابہ فی تمیز الصحابہ،اردو:۱/۵۷)

اسی طرح ابوالخطاب کلوذانیؒ لکھتے ہیں کہ:۔

’’اکثر علماء کے مطابق صحابی وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور پیروی کی غرض سے آپ کے پاس طویل عرصہ ٹھہرا رہا ہو‘‘۔(التمھید فی اصول الفقہ:۳/۱۷۳،بحوالہ اسلامی قانون کی تشکیل میں صحابہؓ کا کردار:۱۸)

علامہ عبدالعزیز بخاریؒ نے جمہور اصولیین کے نزدیک صحابی کی یہ تعریف لکھی ہے:۔

''یہ نام اس شخص کے لئے ہے جس نے خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کرنے کی غرض سے آپ کے ساتھ طویل عرصہ رہا ہو''۔(کشف الاسرار:۲/۷۱۲، بحوالہ ایضاً:۱۸)

ان تعریفات کے بعد ہم دیکھیں گے کیا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں مجالست کا موقع ملا؟ اُن کی صحابیت سے متعلق چند تصریحات پیش کرتے ہیں۔

محقق جلیل حضرت مولانا محمد نافع رحمہ اللہ تحریر فرما ہیں:۔

''بعض مورخین نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کو اس طرح ذکر کیا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں عمرۃ القضاء سے قبل اسلام قبول کر چکا تھا،لیکن اپنی والدہ (ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا) کے خوف سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت نہ کی، کیونکہ وہ مجھے کہتی تھیں کہ اگر تو مدینہ کی طرف گیا تو ہم تیرا نفقہ بند کر دیں گے اور تیرے ساتھ کوئی تعاون نہیں کریں گے۔

وحکی ابن سعد انه کان یقول لقد اسلمت قبل عمرة القضية ولکنی کنت اخاف ان اخرج الی المدینة لان امی کانت تقول ان خرجت قطعنا عنک القوت''۔

(الاصابہ (ابن حجر) ص۴۱۳، ج۳، تحت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما (مع الاستیعاب) بحوالہ سیرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ:۱: ۶۵،۶۴)

یہ تو معتقدین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مطابق ہے لیکن طاعنین امیر معاویہ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے،یعنی معتقدین اور طاعنین کے نزدیک امر اتفاقی یہ ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا، اور اسلام کی حالت میں اُنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔

جناب حکیم محمود احمد ظفر صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

''آپ کے فتح مکہ سے قبل ایمان لانے کی وجہ سے ہی جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات نے آپ کو فتح مکہ کے بعد مستقل طور پر مدینہ طیبہ میں قیام کی اجازت دی، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے تھے:۔**لاھجرة بعد الفتح**۔فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔لہٰذا فتح مکہ کے بعد مدینہ طیبہ میں آپ کا قیام فرمانا اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ آپ کا اسلام فتح مکہ سے قبل کا ہے، جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ سیدنا معاویہؓ جب دولتِ اسلام سے مشرف ہوئے، تو اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال کے قریب تھی۔(تاریخ بغداد، جلد۱،ص۲۰۷)

اس کے بعد صرف چند ایک غزوات (جیسے حنین اور طائف کے غزوات) ہوئے ہیں.... (غزوہ حنین) ....اس معرکہ میں دیگر صحابہ کرامؓ کے ساتھ سیدنا ابوسفیانؓ اور سیدنا یزید بن ابی سفیانؓ اور سیدنا معاویہؓ نے اپنے ایمانی تقاضا کے تحت شریک ہو کر اپنی بہادری کے جوہر دکھائے‘‘۔ (سیدنا امیر معاویہؓ کے حالات زندگی: ۱۳۹، ۱۴۰)

اب ہم قرآن کریم کی طرف مراجعت کرتے ہیں، اللہ کریم فرماتے ہیں:۔

لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْم بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی۔ (سورۃ الحدید:۱۰) برابر نہیں تم میں جس نے خرچ کیا فتح (مکہ) سے پہلے اور لڑائی کی، ان لوگوں کا درجہ بڑا ہے ان سے جو کہ خرچ کریں اس کے بعد اور لڑائی کریں، اور سب سے وعدہ کیا ہے اللہ نے خوبی کا۔ (معارف القرآن: ۲۹۴/۸)

آیت ہٰذا کے ذیل مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ تحریر فرماہیں:۔

’’آیاتِ مذکورہ میں اگرچہ صحابہ کرامؓ میں باہمی درجات کا تفاضل ذکر کیا گیا ہے، لیکن آخر میں فرمایا وکلاً وّعداللہ الحسنیٰ۔ یعنی باوجود باہمی فرق مراتب کے اللہ تعالیٰ نے حُسنیٰ یعنی جنت ومغفرت کا وعدہ سب ہی کے لیے کرلیا ہے، یہ وعدہ صحابہ کرامؓ کے ان دونوں طبقوں کے لیے ہے، جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے یا بعد میں اللہ کی راہ میں خرچ کیا، اور مخالفین اسلام کا مقابلہ کیا، اس میں تقریباً صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت شامل ہو جاتی ہے‘‘۔ (معارف القرآن: ۲۹۸/۸)

اب سوچئے! کہ اللہ تعالیٰ تو حُسنیٰ کا وعدہ فرمائیں، اور حُسنیٰ باب التفضیل کا صیغہ ہے، اور وعدۂ الٰہی میں فتح مکہ سے قبل وبعد والے جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں، اب قابل غور نکتہ یہ ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا رب تو ان کے ساتھ حسنیٰ کا وعدہ کریں اور ایک شخص کہے ’’اُن کے فضائل میں کچھ صحیح احادیث ثابت نہیں‘‘۔

امام بخاریؒ نے اپنی ’’صحیح‘‘ میں ایک روایت نقل کی ہے، ملاحظہ فرمائیے:۔

’’**عن ابن أبی ملیکۃ قال: أوتر معاویۃ بعد العشاءِ برکعۃٍ وعندہ مولیٰ لابن عباس، فأتی ابن عباسٍ فقال: دعہ فانّہ صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** ۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی، ان کے پاس ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک غلام (کریب) بیٹھا تھا، وہ حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا (اور ایک وتر کی رکعت پر اعتراض کیا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے متعلق کچھ نہ کہو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ چکے ہیں‘‘۔ (صحیح بخاری، مترجم: ۲۶۹/۲)

درج بالا روایت کی روشنی میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت کی تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے چچا زاد بھائی حبر الامت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہو رہی ہے، اور یقینی بات یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سب سے افضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جماعت صحابہ کے ہی فرد فرید ہیں۔

دوسری متفق علیہ فضیلت:

بہت سے محدثین نے واضح لکھا ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب الوحی تھے اور کاتب الخطوط بھی، لیکن طاعنین کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب الوحی نہیں تھے بلکہ کاتب الخطوط تھے۔ یعنی معتقدین وطاعنین کے نزدیک اتفاقی امر یہ ہوا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب الخطوط تھے۔

ارشاد ربانی کتاب مبین میں موجود ہے کہ:۔

’’**ومایـنطق عن الھوٰی ٥ ان ھو الّا وحیٌ یّوحی**۔ (سورۃ النجم، آیت:۳/۴)

اور نہیں بولتا اپنے نفس کی خواہش سے، یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا۔ (معارف القرآن:۸/۱۸۸)

مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:۔

’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا ہوا ہوتا ہے، وحی کی بہت سی اقسام احادیث بخاری سے ثابت ہیں، ان میں ایک قسم وہ ہے جس کے معنی اور الفاظ سب حق تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں، جس کا نام قرآن ہے، دوسری وہ کہ صرف معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس معنی کو اپنے الفاظ میں ادا فرماتے ہیں، اس کا نام حدیث اور سنت ہے‘‘۔ (معارف القرآن:۸/۱۹۴)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب الخطوط بھی کہا جائے تو حقیقت میں وہ اُس وقت بھی کاتب الوحی غیر متلو ہی کہلائیں گے۔

اب پھر جناب اسحٰق بن راہویہ کے قول کو ذہن میں لا کر سوچیے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب بننا بھی جناب اسحٰق بن راہویہ کے لیے باعثِ فضیلت نہ ہوا؟

تیسری متفقہ فضیلت:

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی ’’صحیح‘‘، میں نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

’’**مـن یـرد اللـہ بـہٖ خیرًا یفقھه فی الدین**۔ جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے، تو اُس کو دین کی سمجھ اور فقاہت عطا فرماتا ہے‘‘۔ (بخاری، ج۱)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

’’**وفـی ذالک بیـان ظـاھر لفضل العلماء علی سائر الناس ولفضل التفقه فی الدّین**

علیٰ سائر العلوم ۔اس حدیث میں وضاحت کے ساتھ علماء کی سب لوگوں پر اور تفقہ فی الدین کی تمام علوم پر فضیلت بیان کی گئی ہے‘‘۔(فتح الباری، ج۱،ص۱۳۴بحوالہ مقام ابی حنیفہؒ:۴۰)

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں روایت نقل کی ہے کہ:۔

’’قیل لابن عباس: ھل لک فی امیر المومنین معاویۃ فانہ ما أوتر الا بواحدۃ، قال: انہ فقیہٌ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کیا آپ کو امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ اعتراض ہے؟ انہوں نے وتر کی ایک رکعت پڑھی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کیا ہے، کیونکہ وہ فقیہ ہیں۔(صحیح البخاری، مترجم، کتاب المناقب:۴۶۹/۲)

اب آپ خود غور فرمایئے کہ اللہ کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ:۔’’جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے، تو اُس کو دین کی سمجھ اور فقاہت عطا فرماتا ہے‘‘۔اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما گواہی دے رہے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فقیہ ہیں، یعنی معلوم ہوا کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ باری تعالیٰ نے خیر کا ارادہ فرما رکھا تھا۔

چوتھی متفقہ فضیلت:

فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (متوفی:۳۲ھ) روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

’’نضر اللہ عبدًا سمع مقالتی فحفظھا فوعاھا واداھا فرب حامل فقہ غیر فقیہ الحدیث ۔اللہ تعالیٰ اُس بندہ کو تر وتازہ (اور خوش وخرم) رکھے جس نے میری بات سنی اور خوب یاد کر لی اور دوسروں تک پہنچا دی سو بسا اوقات ہوسکتا ہے کہ فقہ پر مشتمل حدیث کسی شخص کو یاد ہے مگر وہ فقیہ نہیں‘‘۔(معرفت علوم الحدیث، ص۲۶۰بحوالہ شوق حدیث:۱۲)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرامین دوسروں تک پہنچانے والوں کو دُعا دے رہے ہیں، تو یاد رہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے (163) ایک سوتریسٹھ احادیث اُمت کو پہنچی، جنہیں جناب محمد عرفان الحق ایڈوکیٹ صاحب نے’’مقام امیر معاویہؓ مرویاتِ امیر معاویہؓ‘‘ نامی کتاب میں جمع کر دیا ہے۔

اب یہ ایسے عناوین ہیں جن پر طاعنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی طعن کی جرأت نہیں ہے، جب یہ فضائل ثابت شدہ ہیں یعنی (۱) صحابی ہونا۔(۲) سورت النجم کی روشنی میں کاتب الوحی ہونا۔(۳) فقیہ ہونا۔(۴) راوی حدیث ہونا۔تو ایسے میں یہ قول کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں صحیح احادیث نہیں، سوائے دیوانہ کی بڑ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا، بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ایسا کہنے والوں کی نظر میں مقام صحابیت کی شاید کوئی حیثیت نہیں ہوگی، ورنہ وہ یہ کہنے کی جرات نہ کرتے، اللہ کریم سب مسلمانوں کو قدیم وجدید فتنوں سے محفوظ فرمائے۔آمین

عطاء محمد جنجوعہ (آخری قسط)

اہل بیت کا مرتبہ فریقین کی نظر میں

مخبر صادق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہما وسیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو جنتی نوجوانوں کا سردار فرمایا۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں:

قَالَ اِنَّ ھٰذَا مَلَکٌ لَمْ یَنْزِلِ الا رْضَ قَطُّ قَبْلَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ اَنْ یُسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِی بِأَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ أَھْلِ الْجَنَّۃِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ أَھْلِ الْجَنَّۃِ

(صحیح جامع ترمذی کتاب المناقب باب مذکورہ)

’’پھر فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا جو زمین پر کبھی نہیں اُترا تھا آج کی رات اس نے رب سے اجازت مانگی کہ مجھ پر سلام کرے اور اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؓ وحسینؓ جنتی مردوں کے سردار ہیں۔‘‘

اہل بیت عظام کے فضائل ومناقب سے متعلق صحابہ کرامؓ کی متعدد روایات اس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ اُن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں سے بے پناہ محبت تھی۔ لیکن اہل تشیع صحابہ کرام سے مروی روایات کو حجت نہیں مانتے چنانچہ وہ جن راویوں کو قابل اعتماد تسلیم کرتے ہیں اُن کے نزدیک اہل بیت کا مرتبہ ومقام کس قدر ہے؟

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے شیعہ واہل بیت باب سوم اور سید امیر رضا شاہ قمی نے الھدیٰ اصلاحی تربیتی کورس میں ص 275 پر اُن کی روایت نقل کی ہے۔ فریق ثانی کے راویوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب حدیث بیان کی ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تمتع مرۃ واحدۃ کان درجتہ کدرجۃ الحسین علیہ السلام ومن تمتع مرتین کان درجتہ کدرجۃ الحسن علیہ السلام ومن تمتع ثلاث مرات کان درجتہ کدرجۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام ومن تمتع اربع مرات فدرجتہ کدرجتی(التفسیر منہج الصادقین ج ۲ ص ۴۹۳)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک دفعہ متعہ کیا وہ حسین علیہ السلام کے درجہ کو پہنچ گیا اور جس نے دو دفعہ متعہ کیا وہ حسن علیہ السلام کے درجہ کو پہنچ گیا اور جس نے تین دفعہ متعہ کیا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے درجہ کو پہنچ گیا اور جس نے چار دفعہ متعہ کیا وہ میرے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے درجہ کو پہنچ گیا۔

کائنات کے صدیقین، شہداء، صالحین، محدثین وائمہ کرام کا مرتبہ ومقام میزان کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے جبکہ دوسرے پلڑے میں ایسے صحابی کا مرتبہ جس نے ایمان قبول کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دفعہ زیارت وصحبت سے فیض حاصل کیا ہو اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ صحابی کا پلڑا بھاری رہے گا جہاں تک حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اور حیدر کرارؓ کا تعلق ہے وہ صحابی ہونے کے علاوہ اہل بیت میں بھی شامل ہیں جن کے فضائل ومناقب میں متعدد احادیث موجود ہیں اُن کے مرتبہ ومقام کو متعہ کرنے والوں کے مساوی قرار دینا اہل بیت کی توہین ہے۔

جس طرح کسی کا نظریہ کہ وہ کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر ظل محمد ہو سکتا ہے باطل ومردود فلسفہ ہے اسی طرح چار دفعہ متعہ کرنے والوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مساوی درجہ حاصل کرنے کا نظریہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور عقیدہ ختم نبوت سے صریح انحراف ہے۔

ظہور قدسی سے قبل اہل عرب میں شراب نوشی عام تھی اسلام نے تدریجی انداز سے اسے حرام قرار دیا۔ اسی طرح اسلام سے قبل عرب میں ازدواجی تعلقات قائم رکھنے کے لیے نکاح مؤقت یا نکاح متعہ کا رواج تھا۔

نکاح متعہ:

یہ ازدواجی تعلق تھا جو باجازت ولی گواہوں کی موجودگی میں مقررہ مدت کے لیے قائم کیا جاتا تھا۔ مقررہ وقت گزرنے کے بعد عورت مرد سے علیحدگی اختیار کر کے ایک حیض آنے تک دوسرے کسی سے متعہ یا نکاح نہیں کر سکتی تھی اسی صورت کو زمانہ جاہلیت میں نکاح مؤقت یا متعہ یا نکاح متعہ کہتے تھے ابتداء اسلام میں جاری تھا۔ جو بعد میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور علیہ السلام نے منع فرمایا۔

قال نهى عن متعة النساء يوم خيبر وعن اكل لحوم الحمر الأهلية: (بخاری ج۲ص۶۰۷)

ترجمہ: فتح خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے روک دیا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی حرمت متعہ ثابت ہے:

ان عليا قال لابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن المتعة وعن لحوم الحمر الأهليةزمن خيبر (بخاری ج۲ص۶۰۷)

شیعہ کتب میں بھی سیدنا علیؓ سے حرمت متعہ ثابت ہے مولانا عبدالحمید تونسوی نے ارشادات علیؓ میں روایت درج کی ہے

☆......ابوجعفر محمد بن حسن طوسی (م۴۶۰ھ) نے نقل کیا ہے کہ

”عن زيد ابن على عن آبائه عن على قال حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم لحوم

الحمر الاهلیةونكاح المتعة"

(الاستبصار: ابواب المتعة: ۳/۳ ۹۳ طبع ایران، تہذیب الاحکام: باب تفصیل احکام النکاح: ۱۰۰۲/۷)

ترجمہ:''حضرت زید ابن علیؓ اپنے آباء سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے روز) گھریلو گدھے کے گوشت کو اور نکاح متعہ کو حرام قرار دے دیا۔''

فتح خیبر سے قبل نکاح متعہ اضطراری حالت میں مباح رہا لیکن کارِثواب نہیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام قرار دیا تو پھر سیدنا علیؓ سمیت کوئی صحابی بھی اس کی حلت کا قائل نہ رہا۔

قرون اولیٰ کے محدثین بھی اس کی حرمت کے قائل تھے صرف اہل تشیع متعہ کی حلت کے قائل ہیں بلکہ اس فعل کو کارِثواب اور موجب درجات سمجھتے ہیں۔

شیعہ کتب میں نکاح مسنونہ (غیر معینہ مدت ولی کی اجازت، گواہوں کی موجودگی) کا اس قدر اجر وثواب کا ذکر نہیں جس قدر متعہ (محدود مدت) پر عمل کرنے سے درجات ملنے کا ذکر ہے۔ یہ الہامی تعلیم نہیں سبائی چیلوں کی کارستانی ہے۔ فریق ثانی کے لٹریچر میں نماز روزہ، زکوٰۃ، حج کے فرائض ادا کرنے کے اس قدر فضائل نہیں ملیں گے جس قدر متعہ کے ذکر میں فضائل مذکور ہیں پھر ستم کی انتہا ہے کہ وہ تمام روایات آل علی سے منسوب کرتے ہیں ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ من پسند نظریات اور مرغوب کاموں کو سند جواز حاصل ہو جائے تا کہ آزاد قسم لوگوں کو خود ساختہ مذہب کی طرف کھینچ لیں۔ متعہ کی ماڈرن دور میں ''میرا جسم میری مرضی'' کی اصلاح پروان چڑھ رہی ہے جس کو مسلم دنیا میں آزادی پسندوں کے نام پر فروغ دیا جا رہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت اہل سنت کے ایمان کا مرکز ومحور ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن عبدٌ حتىٰ اكون احب اليه من اهله وماله والناس اجمعين(صحيح بخارى كتاب الايمان فى باب حب الرسول)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اُس کے نزدیک اسے اس کے اہل، مال اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب سے فرمایا:

والذى نفسى بيده لا يؤمنون حتى يحبوكم لله و لقرابتى (صحیح جامع ترمذی کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت النبی علیہ السلام)

ترجمہ ’’مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے لوگ اس وقت تک صاحب ایمان نہیں ہوسکتے جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور میری قرابت کا لحاظ رکھتے ہوئے تم سے سچی محبت نہ کریں‘‘

تمام صحابہ کرامؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قرابت داروں سے بے حد محبت تھی۔ تاہم ان میں سے سیدنا ابوبکرؓ کی محبت کا انداز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا عکس تھا۔

و الذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی ان اصل من قرابتی

صحیح البخاری فضائل اصحاب النبی، باب مناقب قرابۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک اپنے رشتہ داروں سے زیادہ محبوب ہے۔

سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو حسنین کریمینؓ سے اس قدر محبت تھی کہ ایک دفعہ انہوں نے حسنؓ کو بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا تو کندھوں پر بٹھا لیا اور محبت سے فرمایا۔

(بأبی شبیہٌ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم لا شبیہ بعلی و علیٌ یضحک)

ترجمہ: ’’میرا باپ تجھ پر قربان ہو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں اور علی رضی اللہ عنہ ہنس رہے تھے‘‘۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما)

خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکرؓ کی اہل بیت سے محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے ایک مرتبہ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

(ارقبو امحمدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اھل بیتہ)

’’حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے بارے میں آپ کا لحاظ رکھو۔ (یعنی ان کا احترام کرو)

(صحیح جامع ترمذی کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

اہل سنت، سیدنا ابوبکر و دیگر صحابہ کرامؓ کا اس بنا پر ادب واحترام کرتے ہیں کہ اُن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت عظام سے والہانہ عقیدت ومحبت تھی۔ جبکہ فریق ثانی اُن صحابہ کرام سے بغض وعداوت رکھتے ہیں حتیٰ کہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے حرمت متعہ کے فرمان کی مخالفت کرتے ہیں۔ اہل تشیع دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اہل بیت سے محبت کرتے ہیں لیکن عملی طور پر پیروی اُن جاہل راویوں کی کرتے ہیں جنھوں نے اپنی موضوع روایات میں شتر بے مہار آزادی کا عملی مظاہرہ کرنے والوں کو اہل بیت کے مساوی درجہ قرار دیا ہے۔ قارئین کو دعوت فکر ہے کہ وہ تحقیق کریں کہ اہل بیت سے محبت وعقیدت رکھنے والے کون ہیں؟ اہل سنت یا اہل تشیع۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ و اہل بیت سے محبت کرنے کی توفیق دے۔

جانشینِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ (آخری قسط)

وُکلاء سے خطاب

افلاطون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال:

افلاطون حضور علیہ السلام کی شریعت سے پہلے کا ہے۔ لوگوں نے اسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہم عَصر بتایا ہے۔ شیخ عبدالکریم گیلی رحمۃ اللہ علیہ نے افلاطون کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات بھی نقل کی ہے اور یہاں تک لکھا ہے کہ وہ اندر سے توحید کا قائل تھا لیکن کفر کے ماحول کی وجہ سے باضابطہ کسی پیغمبرؑ کے دستِ حق پرست پر اس کو اسلام قبول کرنے کی توفیق نہیں مل سکی۔ اسی لیے اس کو افلاطونِ اشراقی کہا جاتا ہے کہ وہ نورِ باطن کے زور سے خدا تک رسائی حاصل کرنے کا قائل تھا اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چھوٹا سا مکالمہ اور سوال بھی کیا کہ میں نے سنا ہے آپ کا دعویٰ ِ نبوت ہے؟ فرمایا: ہاں، دعویٰ کیا تو ہے اللہ کے حکم سے۔ میں مدعیِ نبوت ہوں۔ (کہنے لگا:) مجھے ایک سوال کا مختصر جواب دے دیں کہ ساری مخلوق جو اللہ نے پیدا کی ہے یہ شکارگاہ میں آکر کھڑی ہو جائے زد پر، نشانے پر اور ساری دنیا کی آفات، تکالیف، مصائب اور بیماریاں تیر بن جائیں اور خدا کی قدرت سے بنا ہوا یہ سارا جہان کمان کی شکل اختیار کر جائے اور خدا خود تیر انداز بن جائے۔ پھر اس مخلوق کے گریز، فرار اور بچنے کی یا نجات کی کوئی صورت ہے تو بتاؤ؟ یہ افلاطون نے سوال کیا موسیٰ علیہ السلام سے۔ موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے: ایک ہی صورت ہے بچنے کی کہ شکار (مخلوق) چپ چاپ تیر انداز کے پہلو میں آکر کھڑا ہو جائے، بچ جائے گا (افلاطون) کہنے لگا: مجھے یقین ہے کہ آپ نبیؑ ہیں (سبحان اللہ)۔ یہ جواب مجھے آج تک کسی نے نہیں دیا۔ میرے پاس اور بھی یونانی حکماء ہیں۔ ایک ہی صورت ہے کہ جو اتنا بڑا تیر انداز ہے، اس کی پناہ میں آجاؤ۔ سرنڈر کر دو، معافی مانگ لو۔ اب ہم سے بچ تو سکتے نہیں، اب آپ ماریں گے کس کو؟ ہم آپ کو چمٹتے ہیں، ماریئے کیسے ماریں گے؟ جو رسول بھیجتا ہے رحمت للعالمین اور خود اس کا نام ہے 'ارحم الراحمین'، وہ اس کمزور، عاجز اور معمولی سی مجبور مخلوق کو مارے گا؟ وہ تو اس کو ہر لحہ بچانے کی خود تدبیریں اور تجویزیں بتاتا ہے جیسے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے بارے میں خود یوسف علیہ السلام کو اس نے حیلہ اور تجویز سکھا کے بھائی سمیت اس کو بچا لیا اور تختِ مصر پر متمکن کر دیا۔ وہ خدا جو اپنے رسول کی امت کو خود حیلے اور تدبیریں بتاتا ہے کہ میرے عذاب سے یوں بچ جاؤ۔ بچ سکتے ہو، میں بتاتا ہوں۔

افلاطون کا نظریہ ہو یا کسی کا، ہم اُس کے پابند نہیں۔ ہم تو محمدِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے قانون کے پابند ہیں۔ اندھے ہو کر، گونگے بہرے ہو کر، آنکھیں بند کر کے، صُمٌّ بُکْمٌ ہو کر ہم خدا کے رسولؑ کے قانون کے پیروکار ہیں۔ جیسے کفار خدا کے بارے میں صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ ہیں ہم کفار کے مقابلے میں اسلام کے لیے اور حضور علیہ السلام کی خاطر صُمٌّ بُکْمٌ ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں نہ ہم کسی کو دیکھنا چاہتے ہیں، آپ علیہ السلام کی شریعت کے مقابلے میں نہ ہم کسی قانون کو تصور میں لانا چاہتے ہیں، نہ اس پر عمل کرنے کا خیال لانا چاہتے ہیں۔ بالکل، اندھے، گونگے اور بہرے ہیں ہم، حضور علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت پر۔ جب تک ایسا نہیں

ہوگا ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا ارشاد ہے: ''اَنَا اَغْیَرُکُمْ وَاللّٰہُ اَغْیَرُ مِنِّیْ''
میں تم سب میں، کائنات میں جتنی مخلوق آدم کی اولاد ہے سب سے زیادہ غیرت مند میں ہوں اور میرے بعد پھر خدا سب سے بڑا غیرت مند ہے، اور کوئی غیرت مند نہیں۔ جو خدا ہمارا غیور، نبیؐ ہمارا غیور، قانون ہمارا غیور تو امت بے غیرت کیسے رہے؟ کچھ دنوں بے غیرتی کا سایہ پڑسکتا ہے، کچھ لوگ منافقانہ چال چل کر بے غیرتی کے ساتھ ملوث ہوسکتے ہیں لیکن پوری امت کبھی بے غیرت نہ ہوگی۔ یہ بھی حضور علیہ السلام کا اپنا ارشاد ہے: خود فرماتے ہیں ''لَاتَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَۃٍ'' میری امت، قیامتیں آجائیں، کبھی بھی ساری کی ساری گمراہی اور فسق وفجور یا کفر پر اکھٹی نہیں ہوگی۔ خدانخواستہ پورا عرب، پورا افریقہ، پورا پاکستان گمراہ ہوسکتا ہے مگر ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ پوری امت کافر ہوجائے۔ یہ دن قیامت سے پہلے نہیں آئے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر اور جس دن یہ دن آئے گا اس دن ایک مسلمان باقی نہیں ہوگا، یہ بھی یاد رکھیئے کیونکہ دوسرا ارشاد حضور علیہ السلام کا یہ ہے: ''لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارُ الْخَلْقِ'' میری امت پر مسلمان ہوتے ہوئے قیامت نہیں آئے گی۔ قیامت اس وقت آئے گی جب میرا کوئی ماننے والا باقی نہیں رہے گا۔ ہمیں یہ بھی بشارت اور خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر یا ہماری نسلوں پر وہ دن نہیں لائے گا کہ حضور علیہ السلام کا ماننے والا کوئی نظر نہ آئے۔ یہ رہیں گے۔ جب یہ نہیں رہیں گے تو اللہ میاں اس کائنات کو نہیں رہنے دے گا کہ جب اس کے محبوب کے ماننے والے نہیں تو پھر اجاڑ اور ویران خانے کو رکھنا کاہے کے لیے ہے۔ دھڑام دھڑم ہوجائے گا۔ چھتیں پھاڑ دی جائیں گی۔ دروازے توڑ دیے جائیں گے۔ اس کی زرنگاری، چھتیں، ہیرے، لعل، جواہر، قمقمے، فانوس سب گرا دیے جائیں گے۔ اس کو درہم برہم کرکے ختم کردیا جائے گا۔

اذالشمس کورت ،واذالنجوم انکدرت .(سورۃ التکویر) اذا السماء انفطرت، واذا الکواکب انتثرت. (سورۃ الانفطار) اس نگار خانے کو تباہ کردیا جائے گا کہ جب اس کے زینت دینے والے کو ماننے والا کوئی نہیں تو رکھنا کاہے کے لیے؟ قیامت نام کاہے کا ہے؟ محمدِ کریم علیہ السلام کے نہ ماننے والوں کے بعد جو ویرانی اور تباہی آنے والی ہے اس کا نمونہ بتایا گیا ہے کہ اب یہ ہے اس کا نتیجہ۔

ہم تو بھائی اُس غیرت کے ساتھ زندہ رہنا چاہتے ہیں اور آپ دعا کریں، کوشش کریں۔ وکلاء کو مبارک باد دیتا ہوں۔ بھائی اقبال غوث صاحب یا دوسرے حضرات، اللہ ان کی مساعی قبول فرمائے (آمین)۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پیدا کرتے رہیں۔ ہوں گے، ان شاء اللہ۔ ہم نہیں ہوں گے، آدمی ہوں گے۔ ہاں، کوئی رہے گا نہیں۔ ہمیشہ کون رہا ہے؟ جن کے لئے دنیا بنی وہ بھی قانون کے مطابق یہاں نہیں رہے، وہ روضے میں آرام فرما ہیں۔ حکم یہی ہے۔ فرشتہ آیا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ وہاں سے یہی پیغام ہے کہ اگر رہنا چاہتے ہیں تو عمر بڑھا دیتا ہوں، قانون توڑ دیتا ہوں۔۔۔۔۔ قیامت تک آپ کو رکھ دوں گا۔ آپ کے سامنے آپ کے خلیفہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ سب کچھ ہوگا اور اگر نہیں، تو پھر تشریف لے آیئے۔ وقت پورا ہو چکا۔ (آپ علیہ السلام نے جواب دیا کہ) بندہ حاضر ہے۔ وفات سے پانچ روز پہلے ممبرِ نبوی پر

تشریف لائے صلی اللہ علیہ و علیٰ صاحب المنبرِ والحوض ِ والکوثرِ والمسجد ۔اس کے بعد پھر اشارۃً بات بتائی کیونکہ جو اتنا محبوب ہو وہ یکدم فراق کی آواز دے دیتا تو شاید سارے ہی مر جاتے۔ غم کا اچانک اٹیک ہوتا تو شاید سبھی ختم ہو جاتے، مجذوب ہو جاتے، دیوانے ہو جاتے۔ اشارے سے، کنائے سے اپنی رخصتی کا اظہار فرمایا: ’’اِنَّ اللّٰـہَ خَیَّـرَ عَبْدَہٗ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَالآخِرَۃِ‘‘ اللہ نے اپنے خاص بندے کو دنیا اور آخرت دو چیزوں میں سے ایک چننے کا اختیار دیا ہے ’’فاختار العبد الآخرۃ علی الدنیا‘‘ اللہ کے اس خاص بندے نے آخرت کو دنیا کے مقابلے میں چن لیا ہے۔ یہ کہا اور ممبر سے اتر آئے۔ بس یہ کہنا تھا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی چیخیں نکل گئیں۔ لوگ کہنے لگے: وہ تو ایک مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ (سیدنا صدیقِ اکبرؓ) فرمانے لگے: تم نہیں سمجھے۔ ’عبد‘ سے مراد وہ خود ہیں۔ معلوم ہوتا ہے فرشتہ آ چکا ہے۔ اس نے پوچھا ہوگا کہ آپ آنا چاہتے ہیں یا قیام کا ارادہ ہے؟ وہ فرما رہے ہیں کہ میں نے جواب دے دیا ہے کہ میں حاضر ہوں ’’لبیک‘‘۔ پانچ دن کے بعد وصال ہو گیا۔ ہمیں تو بھائی عزم کے ساتھ زندہ رہنا ہے۔ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ایسے وکلاء کو، معاونین کو بہتر سے بہتر جزاء عطاء فرمائے۔ میں اور قسم کا آدمی ہوں۔ میں کہتا ہوں یہ ذاتی غرض سے بھی شریعت کی خدمت کریں گے، اللہ پھر بھی جزاء دے گا.......... کیا شریعت کے لئے کوئی سربلند ہونا چاہے تو عیب ہے؟ یہ کوئی تکبّر ہے؟ یا کوئی مکّاری اور فریب کاری ہے؟ جس دور میں لوگ خدا کے منکر ہو رہے ہوں، میرے بزرگ شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اگر اس دور میں کوئی شخص ریا کاری سے بھی مسجد میں کھڑے ہو کر سب کے سامنے نوافل پڑھے، وہ بھی قبول ہے۔ کوئی ریا کاری نہیں۔ لوگ خدا کو چھوڑ رہے ہیں، تم نفلوں کو رو رہے ہو۔ پارلیمنٹ میں آپ کی آواز پہنچ جاتی تو ٹکرا کر صدائے بے گنبد کی طرح واپس آ جاتی۔ اس کو پوچھنے والا بھی کوئی نہ ہوتا۔ میں کہتا ہوں وہ بھی اُن وکیلوں کی حرارتِ ایمانی کی برکت ہے کہ اِن وکیلوں کو توفیق نصیب ہوئی ہے۔ ہاں، اُن وکیلوں پر بھی آفرین ہے، رحمت ہے خدا کی جنہوں نے اس وقت بھی مسلمانوں کی غیرت کا تحفظ کیا۔ میں سب کے لیے دعا گو ہوں۔

بھٹو صاحب سے ایک کروڑ اختلافات کے باوجود میں یہ کہوں گا کہ یہ کام بہت اچھا کیا ہے۔ یہ بھی آدمی کی نفس پرستی ہے کہ کسی کی کوئی اچھائی قبول نہ کرے۔ چھوٹی اچھائی ہو یا بڑی، آدمی اس کو صرف اس لیے کنڈم کرتا چلا جائے کہ وہ آدمی اس کو پسند نہیں لیکن یہ تو پھر خدا کے ساتھ بھی بے انصافی ہے، اپنے ساتھ بھی۔ اختلاف رکھیئے، پوری شدّت سے رکھیئے۔ ہاں، جیسے ایوب خان صاحب کے ساتھ اختلافات بھی تھے، بہت سے لوگ ان کی گرانڈیل شخصیت دیکھ کر ہی چیونٹی بن گئے کہ اگر یہ نوفٹ کا پٹھان ہم پر چڑھ گیا تو ہم کو پیس ڈالے گا۔ ان کو معلوم نہیں ہے کہ دنیا میں کوئی کبھی ہمیشہ نہیں رہا۔ ان سے بڑے بڑے ہاتھی آئے: اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ .

نو نو فٹ کی ایک ایک پسلی والے پچاس پچاس فٹ کے آدمی:

اللہ میاں خود فرماتے ہیں کہ میں نے ایسی مخلوق پیدا کی کہ آج تک میں نے دوبارہ پیدا نہیں کی۔ آدم علیہ

السلام کے قد سے بھی اونچے، پچاس پچاس گز کے اونچے آدمی، جن کی ایک ایک پسلی اس وقت بھی عرب اور لندن کے میوزیم میں محفوظ ہے۔ کم از کم نوفٹ کی ایک پسلی ہے، اور ایک ایک بالشت کا دانت ہے، پنڈلی اور ران کی ہڈی پانچ پانچ دس دس گز کی ہے۔ اللہ فرماتے ہیں میں نے ایسے آدمی پیدا کیے تھے لیکن ختم ہو گئے، دنیا میں وہ نہیں رہے اور اگر کوئی ان کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہے تو وہ بھی نہیں رہے گا، رہیں گے ہم بھی نہیں۔ ہر شخص اپنی یاد دے جائے گا، دعا کرو ہم اور ہمارے دوست نیکیوں کی یاد دے کر کے جائیں۔

کسی کو خدا کے دشمنوں سے پیار ہے، ہمیں تو خدا کے پیاروں سے پیار ہے:

اگر کوئی بدیوں کی یاد دیتا ہے تو پھر وہ اپنے روحانی آباء واجداد کے زمرے میں شامل ہونے کے لیے تیار رہے، ہمیں کوئی فکر نہیں۔ اگر کسی شخص کو فرعون سے محبت ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟ کسی کو نمرود، قارون، شدّاد، ہامان سے تعلق اور پیار ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہمیں تو ہابیل سے پیار ہے، نوحؑ سے پیار ہے، شیثؑ سے پیار ہے، اخنوعؑ سے پیار ہے، ادریسؑ سے پیار ہے، ذوالکفلؑ سے پیار ہے، ابراہیمؑ سے پیار ہے، اسماعیلؑ سے پیار ہے، اسحٰقؑ سے پیار ہے، یعقوبؑ سے پیار ہے، لوطؑ سے پیار ہے، ھودؑ سے پیار ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اللہ ہمیں انہی بزرگوں کی محبت پر رکھے۔ حضور علیہ السلام کی وہ محبت جو جزوِ ایمان ہی نہیں بلکہ بنیادِ ایمان ہے، خدا اسی پر زندہ رکھے، اسی پر موت نصیب کرے اور اسی پر حشر ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایک دعا فرمائی، آپ بھی اس میں شریک ہوں۔ حضرت مفتی صاحب، مولانا قاضی عبید اللہ تشریف رکھتے ہیں۔ میں غلط کہوں تو یہ مجھے ٹوکیں۔ یہ میرے بزرگ ہیں۔ میرے چچا برابر ہیں۔ پرانے عالم ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دعا فرمائی: **اللھم احشرنی فی زمرۃ المساکین**، یا اللہ مجھے اپنی مخلوق میں سے جو تجھے ماننے والے سب سے زیادہ عاجز لوگ ہوں مجھے ان میں اٹھانا۔ خدا کی قسم کوئی اہل دل ہو وہ تو مر جائے گا، سوچ کر۔ کس قدر غضب کی لجاجت آمیز اور عاجزانہ دعا ہے، یہ نبیؐ کے سوا کون کر سکتا ہے۔ بہت بڑے لوگ ہوں گے وہ جن میں نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ، مجھے ان میں اٹھا۔ کیا نبی علیہ السلام سے بھی زیادہ اللہ کے سامنے کوئی عاجزی پسند ہو سکتا ہے؟ نہیں، لیکن یہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفس کُشی اور عاجزی کی انتہاء ہے۔ مبالغہ نہیں، حقیقت ہے یہ۔ میں دعا کرتا ہوں، آپ آمین کہتے جائیں:

اللھم ثبت اقدامنا علی الاسلام، یا اللہ، ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اور عطاء فرمائے ہوئے اسلام پر کھڑے رہنے کی توفیق دیجیے۔ (آمین)

اللھم اَحیناعلی الاسلام، خداوندا، اِسی سچّے اسلام پر ہمیں زندہ رکھیئے۔

وامتنا علی الاسلام، اور اسی سچے اسلام پر، صحابہؓ کے دیے ہوئے اسلام پر، اھلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دیے ہوئے اسلام پر، اللہ، ہمیں موت نصیب کیجیے۔ (آمین)

واحشُر ناعلی الاسلام، اور اسلام پر ہی ہمارا حشر ہو۔ (آمین)

واحینا فی زمرة محمدٍ صلی الله علیه وسلم، ایسا اسلام کہ اس اسلام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمرے میں ہمارا حشر ہو۔ (آمین)

واحشرنا تحت لواء نبیّک لواء الحمد یوم القیامة، خداوندا، آپ کے نبیؐ کے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا جس کی بلندی اور سرفرازی کا ہمیں کچھ اندازہ نہیں ہوسکتا، وہ آپ جانیں یا آپ کے پیغمبر علیہ السلام جانیں۔ اُس جھنڈے کے زیرِ سایہ حضور علیہ السلام کی قیادت میں ہمارا حشر ہو۔ (آمین)

اللهم اسقنا من حوض نبیک الکریم، اے اللہ، نبی کریم علیہ السلام کے دستِ مبارک سے ہمیں جامِ کوثر کا پانی پینے کی توفیق عطاء کیجئے۔ (آمین)

وارزقنا شفاعة نبیّک محمدصلی الله علیه وسلم ، اور اپنے پاک پیغمبرؐ کی شفاعتِ عظمیٰ میں ہمیں حصہ دار بنائیے۔ (آمین)

وادخلنافی فرادیس الجنانک مع عِبادِک الصٰلحین یعنی سیّد الاوّلین والآخرین محمد صلی الله علیه وسلم، ہمیں اپنے پاؤں پر نیک بندوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادتِ عظمیٰ میں جنت میں لے جائیے۔ (آمین)

اللهم ارزُقناقُربَهٗ ومعیّتهٗ و الاستفادة من روحانیّتهٖ صلی الله علیه وسلم ابدًا ابدًا یا ذ الجلال و الاکـرام ، یااللہ، جنت میں ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب رکھیئے، معیّت نصیب رکھیئے، آپؐ کا چوبیس گھنٹے دیدار نصیب رکھیئے۔ آپ علیہ السلام کی وہ روحانیتِ عظمیٰ جس کی برکتوں سے ہم جیسے گنہ گار اور فاسق، فاجر چودہ سو برس کے بعد بھی اُن کے نام لیوا ہیں۔ اس روحانیت سے ہمیں ابدی استفادے کی وہاں بھی توفیق عطاء فرمائیے۔

وارزُقنازِیارة وَجهِک الکریم و زیارة وجه نبیّک الکریم ، یااللہ، اپنے وعدے کے مطابق ہمیں اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی زیارت کا شرف وہاں عطاء فرمائیے، اور میں کیا دعا کروں؟

یااللہ ختم نبوت کے جھنڈے کو بلند رکھنے کی توفیق عطاء فرمائیے۔، ہمارے حکمرانوں کو، ہمارے وزراء کو، ہمارے فوجیوں کو، ہمارے پولیس مینوں کو، ہماری انتظامیہ کو، ہماری زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے تمام کارکن افراد کو اِس قانون کی عزت واحترام اور اُس کی غیرت کے تحفظ کی توفیق عطاء فرمائیے۔ اللہ، وہ دن لائیے کہ ہم اپنی آنکھوں سے ایک دفعہ اسلامی قانون کے نفاذ کی خوشخبری سن کر کے اس دنیا سے چلے جائیں تو ہم سمجھیں گے کہ ہم کامیاب ہیں (آمین)۔ باقی، آپ جلّ شانہٗ کے معاملات میں، مشیّت میں دخل دینے کی گنجائش نبیوں کو بھی نہیں۔ اگر ہماری قسمت میں نہیں تو پھر ہمیں اُس لشکر کے سپاہیوں کی لسٹ میں ہمارا نام لکھ دیجئے کہ قیامت کو جب محاسبہ ہوگا تو ہمارا شمار اُن میں ہو (آمین)۔

(اس حصہ سے آگے ایک سینئر وکیل صاحب نے کچھ باتیں بیان کی ہیں)

وکیل صاحب: ہمارے مُردہ دلوں میں اسلام کی محبت جو بجھی بجھی ہوئی تھی اسے نہایت ہی طاقت ور بنا دیا ہے اور ان شاء اللہ ہم سب لوگ اسلام کی محبت میں سرشار ہوں گے اور اسلام کی عظمت کے لیے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے۔ آپ نوجون طبقہ کو شاید یہ معلوم نہ ہو کہ امیر شریعت مرحوم و مغفور نے اس مذہبِ باطلہ کی شکست کے لیے اور اس کے رَد کرنے کے لئے کتنی کوششیں کی تھیں۔ آج میں مولانا (سید ابوذر بخاری) کی خدمت میں استدعا کروں گا کہ آپ اُن کی قبر پر جا کر یہ ساری خوشخبری سنائیں۔

سید ابوذر بخاری: ضرور سناؤں گا، ان شاء اللہ۔

وکیل صاحب: اور یہ کہیں کہ گنہ گار نے یہ پیغام دیا ہے تا کہ میری بھی مغفرت ہو۔ جہاں آپ نے ہمیں اتفاق کے لیے وکلاء کو کہا، ہم بھی متفق ہوں گے، سب کام کریں گے۔

سید ابوذر بخاری: بالکل صحیح ہے۔ میں لفظ بھول گیا، بہت معذرت چاہتا ہوں۔ میں آپ کے کلام کو منقطع کر کے عرض کرتا ہوں کہ سب سے پہلے ہم داڑھی والوں کو شریعت کے نام پر لوگ جن کی ابھی بھی عزت اور خدمت کرتے ہیں، سب سے پہلے ہم لوگوں کو ایک لائن میں کھڑا ہونا چاہیے۔

وکیل صاحب: میں جناب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ علماءِ کرام ہی کی رہنمائی سے امت کی رہنمائی ہوتی ہے۔ جب آپ کے پلیٹ فارم اور آپ کی راہیں مختلف ہوں تو ہم کس راہ پر چلیں؟ ہماری آج جو حالت ہے، اسی نفاق کی وجہ سے ہے۔ گستاخی نہ سمجھئے۔

سید ابوذر بخاری: نہیں، نہیں۔

وکیل صاحب: آپ لوگوں کا بھی کچھ قصور ہے۔ اگر آپ اتفاق کرتے تو ہم ایک ہی راہ پر چلتے اور ہماری آج اسلام کے حق میں ایک ہی آواز ہوتی اور ہم سب جب کوشش کرتے تو اسلامی قوانین کی باتیں سنتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم میں اتفاق نہیں۔ جہاں ہم اتفاق کی کوشش کریں گے وہاں علماء کرام کی خدمت میں بھی میری یہی عرض ہے کہ آپ بھی ایک پلیٹ فارم پر آ جائیں تا کہ اس امت کی تقدیر بدل جائے۔

جانشین امیر شریعتؒ سید ابوذر بخاری:

یقیناً آپ صرف فرمائش نہیں کریں بلکہ مطالبے کا حق رکھتے ہیں اور میں آپ کے ساتھ ہمنوا ہوں، اس مطالبے میں۔ میں تو علماء کا خادم ہوں، علماء میں شامل نہیں۔ میری جماعت (مجلسِ احرار) کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے ہر مسلمان فرقے کے دوستوں اور ساتھیوں کو اپنے اندر قبول کیا ہے اور جدو جہد میں ان کو اپنے ساتھ رکھا ہے۔ میں تو اب بھی اسی جذبے سے کام کر رہا ہوں۔ الحمدللہ، مجھے اس میں کامیابی ہے۔ میں ایک ہی لفظ جانتا ہوں کہ بھائی، تبلیغ گالی سے نہیں ہوگی، محبت سے ہوگی، بس!

و آخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین

محمد انصار اللہ قاسمی

احادیث میں قادیانیوں کی تحریفات اور اُن کے جوابات

فتنہ قادیانیت کے نام نہاد مبلغین اپنے کفریہ اور باطل عقائد کو صحیح ثابت کرنے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں تحریف کرتے ہیں اور ان احادیث کا غلط معنی و مطلب بیان کرتے ہیں، اس سلسلہ میں چند احادیث کی وضاحت پیش خدمت ہے:

(1) کیا کفریہ عقائد رکھنے والے کسی فرد یا فرقہ کو کافر کہنا غلط ہے؟

اس سلسلہ میں حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں: أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُما'' (صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۶۱۰۴) اس حدیث کی رو سے قادیانیوں کے اپنے فہم و گمان کے مطابق اگر کسی کو کافر کہنا جرم ہے، تو علماء اسلام سے پہلے مرزا غلام قادیانی نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے، کیوں کہ مرزا غلام قادیانی نے ان تمام مسلمانوں کو کافر اور جہنمی قرار دیا ہے جو مرزا قادیانی کے دعوئ نبوت اور دوسرے دعووں کو تسلیم نہیں کرتے، ایک جگہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے'' (تذکرہ، ص ۵۱۹)

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے:

''ہر وہ شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے لیکن عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مانتا ہے لیکن مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے'' (کلمۃ الفصل، ص: ۱۰۵)

ان دو حوالوں پر مزید کوئی تبصرہ کرنے کے بجائے اتنا کہنا کافی ہوگا کہ الزام ہمیں کو دیتے تھے قصور اُن کا نکل آیا۔

دوسرے یہ کہ قادیانی اپنے کفر و ارتداد کو چھپانے کے لیے اس طرح کی احادیث کا سہارا اور اُس کی آڑ نہیں لے سکتے، حدیث کا مقصد یہ ہے کہ کسی کو بلا دلیل یا بلا وجہ کافر نہ کہا جائے، البتہ جس فرقہ یا فرد کو اُس کے کفریہ عقائد کی وجہ سے کافر کہا جائے تو اس سے حدیث کی خلاف ورزی نہیں ہوگی، کیوں کہ قرآن و حدیث میں خود اس کی رہنمائی موجود ہے کہ کفریہ عقائد و اعمال کی بنیاد پر تکفیر و تفسیق کی جائے گی، جیسے منافقین نے جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے میں فرمایا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ اُن لوگوں نے کلمۂ کفر کہا اور انھوں نے بظاہر اسلام لانے کے بعد کفر کو اختیار کر لیا۔ (التوبہ: ۷۴)

غرض یہ کہ قادیانیوں کو کافر کہنے کی وجہ اُن کے کفریہ عقائد و نظریات ہیں اور یہ خواہ مخواہ اُن پر کفر و فسق کی تہمت یا

الزام نہیں ہے اس کے پیچھے قرآن وحدیث کے بہت سے دلائل ہیں۔

2۔ کیا ۷۳ فرقوں والی حدیث کی رو سے قادیانی گروہ نجات یافتہ فرقہ ہے؟

بے شک یہ حدیث اپنی جگہ بالکل صحیح ہے اور اپنے معنیٰ ومفہوم کے لحاظ سے قادیانی فرقہ پر پوری طرح صادق آتی ہے، اس سلسلہ میں دو باتیں بطور خاص قابل توجہ ہیں:

(1) ایک یہ کہ یہودیوں کی عادتیں اور خباثتیں قادیانیوں میں موجود ہیں، مثلاً:

الف: اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایات واحکام کو بدل دینا اور اُن میں تحریف کر دینا جیسا کہ قرآن مجید میں یہودیوں کے اس جرم کی وضاحت کی گئی یُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ (النساء:۴۶) یہودی تحریف کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کردہ الفاظ کو بدل دیتے تھے اور بعض مرتبہ الفاظ کو باقی رکھتے ہوئے اُس کے معنی ومفہوم کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔ قادیانی قرآن مجید کے الفاظ کو تو بدلنے سے رہے، اس لیے کہ ان کا یہ جرم آسانی سے پکڑا جاتا ہے، البتہ قرآن مجید کی آیات کے معنی ومفہوم کو بدلنے میں ان لوگوں نے یہودیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، بطور ثبوت چند نمونے ملاحظہ ہوں:

(۱) قرآن مجید کی آیت ''خاتم النبیین'' (الاحزاب: ۴۰) میں تمام مفسرین نے احادیث کی روشنی میں یہ وضاحت کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اس کے برخلاف قادیانیوں نے مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی نبوت کو ثابت کرنے کے لیے آیت کے معنی ومفہوم کو تبدیل کرتے ہوئے کہا: یعنی ختم نبوت کے یہ معنیٰ ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب نبیوں سے افضل ہے (حوالہ تفسیر صغیر، ص:۵۵۱ حاشیہ از مرزا بشیر الدین محمود)

(۲) قرآن مجید کی آیت ''مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَد'' (الصف:۶) میں ''احمد'' کا مصداق تمام مفسرین نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی مرتبت کو قرار دیا ہے، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد بھی (صحیح مسلم، حدیث نمبر:۲۳۵۴) اس کے برخلاف قادیانی لفظ ''احمد'' کے حقیقی مصداق ومراد کو بدلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر مرزا غلام قادیانی کو مراد لیتے ہیں، قادیانی فرقہ کا نام نہاد پہلا خلیفہ حکیم نورالدین بھیروی، قرآن مجید کی اس آیت میں تحریف کرتے ہوئے کہتا ہے:

''مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں دو قسم کے صفات تھے ایک جلالی جس کے لحاظ سے نام محمد تھا اور دوم جمالی جس کے اعتبار سے نام احمد تھا، اس دوسری شان کا ظہور اخیر زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعہ ہوا جس کا نام احمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

ھو الذی ارسل رسولہ، مفسرین نے بالاتفاق لکھا ہے کہ اس رسول سے مراد مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہے یہ بھی قرینہ اس بات پر کہ اوپر کی پیشگوئی (مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَد والی) مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے بارے میں ہے'' (حوالہ، درس القرآن، ص:۵۹۰)

قرآن مجید کی آیات کے معانی ومطالب کو بدل دینے کی یہ یہودی خباثت اور خصلت قادیانیوں میں اس لیے

پیدا ہوئی کہ خاندانی ونسبی اعتبار سے خود ان کے پیشوا کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا، جیسا کہ مرزا غلام قادیانی نے اس کی وضاحت کی ہے:

''خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیلی بھی اور فاطمی بھی اور دونوں خونوں سے حصہ رکھتا ہوں''

(ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن، ج:۱۸، ص۲۱۶)

غرض یہ کہ مرزا غلام قادیانی نے بنی اسرائیل سے اپنے خونی رشتہ کا لحاظ کرتے ہوئے اور اپنی خاندانی نسبت کی لاج رکھتے ہوئے یہودیوں کے کردار اور اُن کے عادات واطوار کو اچھی طرح اپنایا اور خوب نبھایا، پھر اسی کے مطابق اپنے پیروکاروں کی تربیت کی، جس کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔

(2) حدیث میں نجات یافتہ جماعت سے متعلق آخری جملہ ''**ما أنا علیہ واصحابی**'' سے (جو جماعت میرے طریقہ پر اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگی وہی نجات پانے والی ہوگی) قادیانیوں کو کوئی فائدہ ہونے والا نہیں ہے، کیوں کہ قادیانیوں کے عقائد ونظریات کی پوری عمارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی مخالفت کی بنیادوں پر کھڑی ہے، اس لیے کہ ایک طرف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بارے میں بار بار پوری وضاحت اور صراحت کے ساتھ یہ فرما رہے ہیں کہ میں آخری نبی ہوں، مجھ پر نبوت ورسالت کا سلسلہ مکمل کر دیا گیا، دوسری طرف ان ارشادات کے بالمقابل مرزا غلام قادیانی پوری گستاخی وبے ادبی کے ساتھ ظلی، بروزی، امتی وغیرہ اپنی خودساختہ اصطلاحات کے ذریعہ خود کو نبی منوانے پر اڑا ہوا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ نے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ختم نبوت کی وضاحت کے لیے روایات کے انبار لگا دیئے اور ہر پہلو سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کو بیان کیا، یہاں تک کہ اسی شانِ ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر جھوٹے مدعیٔ نبوت مسیلمہ کذاب سے جنگ کے موقع پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اس کے برخلاف قادیانی ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی ان وضاحتوں اور قربانیوں کے بالمقابل اپنے پیشوا کی جھوٹی نبوت کو ماننے اور منوانے کے لیے آیات واحادیث اور صحابہ کرامؓ کے اقوال پر اپنی تاویلات وتحریفات کا کلہاڑا چلا رہے ہیں۔ غور کرنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے جو لوگ اس حد تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے خلاف جاسکتے ہوں کیا وہ نجات یافتہ گروہ کہلانے کے لائق ہوسکتے ہیں۔

پس قادیانی افراد سے دردمندانہ اور ہمدردانہ اپیل ہے کہ وہ اس حدیث کو مسلمانوں پر فٹ کرنے کے بجائے اپنے اندر سے یہودی عادتوں اور خباثتوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں اور اپنے کفریہ عقائد کو چھوڑ کر بغیر کسی تاویل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے طریقہ کے مطابق عقیدۂ ختم نبوت کو تسلیم کرلیں۔

(3) احادیث میں ذکر کی گئی شخصیت حضرت مہدی سے کیا مرزا غلام قادیانی مراد ہے؟

(۱) حضرت مہدی کے نام کے بارے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا نام میرے نام کی طرح اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کی طرح ہوگا (ابوداؤد، حدیث نمبر: ۴۲۸۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام

محمد اور احمد چوں کہ بہت زیادہ مشہور ہیں، اس لیے حضرت مہدی کا نام ''محمد بن عبداللہ'' ہوگا یا ''احمد بن عبداللہ'' ہوگا۔ مرزا غلام قادیانی تو کسی بھی صورت میں اس حدیث کا مصداق نہیں ہوسکتا، کیوں کہ احمد اس کا نام نہیں نام کا ایک جز ہے جیسے اگر کسی کے گھر پر ''راشد احمد'' نام کی تختی لگی ہوئی ہو اور ''خالد احمد'' نام کا ایک شخص اُس کے گھر پر قبضہ کر لے اور اپنے ناجائز قبضہ کو صحیح ٹھہرانے کے لیے یوں کہنے لگے: ''گھر کی تختی (Name Plate) پر میرا نام احمد لکھا ہوا ہے، اس لیے میں اس گھر کا مالک ہوں'' تو کیا ایسا کہنے سے خالد احمد کا دعویٰ قبول کرلیا جائے گا؟ کوئی بھی عقل مند اس کے دعویٰ کو قبول نہیں کرے گا، بلکہ اُس کو سمجھانے کی کوشش کرے گا کہ میاں! تم گھر کی تختی پر محض ''احمد'' نام کی وجہ سے دھوکہ نہ کھاؤ، کیوں کہ گھر کے اصل مالک کا نام راشد احمد ہے اور تمہارا نام خالد احمد ہے، پس جیسے نام میں محض احمد ہونے کی وجہ سے راشد کے مکان پر خالد کے قبضہ کو قبول نہیں کیا جاسکتا اسی طرح مرزا غلام قادیانی کے نام میں محض ''احمد'' ہونے کی وجہ سے اُس کو مہدی ماننا سراسر جھوٹ اور فریب ہے۔

(۲) احادیث میں حضرت مہدی کے نام کے علاوہ دیگر علامات وتفصیلات بھی بیان کی گئیں، مثلاً:

الف: حضرت مہدی سادات خاندان سے یعنی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے (ابوداؤد، حدیث نمبر: ۴۲۸۴) جب کہ مرزا قادیانی کا تعلق مغل خاندان سے تھا۔

ب: حضرت مہدی روشن وکشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے (سنن ابی داود، حدیث نمبر: ۴۲۸۵) جب کہ مرزا غلام قادیانی کا چہرہ ایسا نہیں تھا۔

ج: حضرت مہدی پورے عالم اسلام کے خلیفہ راشد اور عادل حکمراں ہوں گے، آپ سات سال حکومت کریں گے (ابوداود، حدیث: ۴۲۸۵) جب کہ مرزا غلام قادیانی خلیفہ وقت اور عادل حکمران تو بہت دور کی بات، وہ تو ہمارے ملک پر ناجائز قبضہ کرنے والی برٹش گورنمنٹ کا پٹھو اور انتہائی درجہ کا چاپلوس تھا۔

د: حضرت مہدی اپنے دورِ حکومت میں ظلم وستم کا خاتمہ کردیں گے (حوالہ سابق) جب کہ مرزا قادیانی خود ایک ظالم وجابر برطانوی حکومت کا خود کاشتہ پودا تھا، وہ ظلم وستم کو تو ختم نہ کرسکا لیکن ظلم وتشدد کے ایک نئے سلسلہ کی بنیاد رکھی، آج بھی قادیانی فرقہ کے عام افراد جو کسی مسئلہ میں یا معاملہ میں اپنے نام نہاد خلیفہ سے ذرا بھی اختلاف کرتے ہیں تو ان پر انتظامی کاروائی کے نام پر بدترین تشدد کیا جاتا ہے اور جو سعادت مند افراد قادیانیت کے کفریہ عقائد سے تائب ہوکر آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن ختم نبوت میں پناہ لیتے ہیں تو ان پر ظلم کے ایسے پہاڑ توڑے جاتے ہیں کہ ہٹلر اور مسولینی کی روح بھی تڑپ اٹھتی ہے۔

ہ: حضرت مہدی اپنے زمانہ میں لوگوں کو خوب مال دیں گے (صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۲۹۱۳) اس کے برخلاف مرزا غلام قادیانی دوسروں کو مال دینے کے بجائے ہمیشہ ان کی جیبوں پر نظر رکھتا تھا۔ یہ شخص موقع بہ موقع دجل وفریب اور خرافات وواہیات پر مبنی اپنی کتابوں کی اشاعت وطباعت کے لیے چندہ کی اپیلیں کرتا تھا۔

احادیث میں حضرت مہدی سے متعلق بیان کردہ تفصیلات اور مرزا غلام قادیانی کے حالات کے درمیان اس مختصر سے تقابل وموازنہ سے ہر انصاف پسند شخص با آسانی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا غلام قادیانی کسی صورت میں مہدی نہیں ہو سکتا۔

(3) قادیانیوں کی طرف سے دیے گئے حدیث کے حوالہ میں حضرت مہدی کے جہاد کرنے کی بھی بات ہے اور اس حدیث کے علاوہ حضرت مہدی سے متعلق دوسری روایات میں بھی ہے کہ آپ دشمنان اسلام سے جہاد کریں گے، پھر جب آپ ہی کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا تو آپ ان ہی کی قیادت میں جہاد کو جاری رکھیں گے۔ اس کے برخلاف مرزا غلام قادیانی نے اپنی تحریروں میں حضرت مہدی کے جہاد کرنے کو ''خونی مہدی'' سے تعبیر کیا ہے، چنانچہ ایک جگہ مرزا قادیانی نے اپنے مہدی ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

''یہ سچ ہے کہ میں کسی ایسے مہدی، ہاشمی، قرشی، خونی کا قائل نہیں ہوں جو دوسرے مسلمانوں کے اعتقاد میں بنی فاطمہ میں سے ہوگا اور زمین کو کفار کے خون سے بھر دے گا، اور محض ذخیرۂ موضوعات جانتا ہوں......اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیوں کہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے.....'' (روحانی خزائن، ج:۱۳، ص: ۳۴۷)

پس جب آپ کے پیشوا کا خود یہ کہنا ہے کہ وہ احادیث میں بیان کردہ علامات وتفصیلات کے مطابق مہدی نہیں ہے تو پھر کیوں خواہ مخواہ ایسی احادیث کا حوالہ دے کر اپنے پیشوا کو مہدی ثابت کرنے کی حماقت کی جا رہی ہے جس میں جہاد اور حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونے کا ذکر ہے۔

اس لیے قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ الصادق الامین آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت مہدی سے متعلق بیان کردہ علامات وتفصیلات پر سچا اور مخلصانہ ایمان رکھتے ہوئے سچے اور حقیقی مہدی کا انتظار کریں یا پھر نئے فقیر کو بھیک کی جلدی کی طرح مرزا قادیانی کو جو چاہیں مانیں اپنی بلا سے! کیوں کہ بقول غالبؔ

احمقوں کی کمی نہیں غالب
ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں

کچھ احمق شکیل بن حنیف کو مہدی مانتے ہیں، کچھ احمق ریاض احمد گوہر شاہی کو مہدی مانتے ہیں اور نہ جانے مرزا قادیانی کے بشمول کتنے ایسے جھوٹے مدعیانِ مہدویت ہیں جن کے پیچھے احمقوں کی ایک بھیڑ لگی ہوئی ہے، مسلمان تو صرف ایک مہدی کو مانتے ہیں۔ جن کا نام نامی اسم گرامی ''محمد ابن عبداللہ'' ہوگا، جو سچے اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق قیامت کے قریب زمانہ میں ظاہر ہوں گے، مسلمان بس ان ہی کے منتظر ہیں۔

(4) کیا شیخ محی الدین ابن عربی نبوت ورسالت کے سلسلہ کو جاری مانتے ہیں؟

(ا) اسلام میں عقیدہ کا ثبوت قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ہوتا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کا تعلق بھی عقیدہ سے ہے، اس لیے علماء اسلام اس عقیدہ کے ثبوت میں قرآن وحدیث اور اجماع امت کے دلائل

پیش کرتے ہیں، اس اسلامی عقیدہ کے برخلاف خود کو احمدی مسلمان کہنے والے قادیانی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کے بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت و رسالت کے سلسلہ کو جاری مانتے ہیں۔ اس کو وہ اپنی خاص اصطلاح میں ''اجرائے نبوت'' کا عقیدہ کہتے ہیں۔ ان کا یہ گمراہ اور باطل عقیدہ چوں کہ قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے وہ بزرگانِ دین کے اقوال سے خود بزرگان دین کے مفہوم ومنشا کے خلاف اجرائے نبوت کے باطل عقیدہ کو ثابت کرنے کی بے سود کوشش کرتے ہیں۔ اس کی ایک مثال مشہور صوفی اور بزرگ شیخ محی الدین ابن عربیؒ کا یہ قول بھی ہے جس کا حوالہ قادیانیوں کی طرف سے دیا گیا کہ وہ غیر تشریعی نبوت کے سلسلہ کو جاری مانتے ہیں۔

(۲) ختم نبوت کے بارے میں شیخ محی الدین ابن عربیؒ کا بھی وہی عقیدہ ہے جو پوری امت کا ہے چنانچہ ایک جگہ آپ لکھتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت و رسالت دونوں منقطع ہیں۔ اب میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول آئے گا اب انسانوں میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جسے اللہ تعالیٰ حکم دے اور وہ کام اس کے لیے ضروری ٹھہرے، وہ اگر کسی فرض کی تلقین کرے گا شارع علیہ السلام اُسے (اس سے) پہلے ہی اُس کا امر کر چکے ہیں۔ سو یہ امر کرنا شارع کا حق ہے اور کوئی اُسے خدا کی طرف سے کہے تو یہ ایک وہم ہے اور اس چیز کا دعویٰ ہے جو منقطع ہو چکی'' (فتوحات مکیہ ج:۳ص:۳۸)

جہاں تک ابن عربی کے حوالہ سے قادیانیوں کی پیش کردہ عبارت کا تعلق ہے، اس کو سمجھنے میں بنیادی غلطی یہ ہوئی کہ عقیدۂ ختم نبوت کے معنی ومفہوم کو صحیح طور پر نہیں سمجھا گیا، عقیدۂ ختم نبوت کے مفہوم میں دو باتیں ہیں ایک یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا، دوسرے یہ کہ گذشتہ نبیوں میں کوئی نبی (جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام) آجائے تو وہ اپنی شریعت کی پیروی کرنے کے بجائے شریعت محمدی کے ماتحت رہیں گے۔ چوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے لے کر قیامت کا زمانہ ''دورِ محمدی'' ہے اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت محمدی کے مطابق حکومت فرمائیں گے۔ ابن عربی کے قول کا وہ مطلب اور معنی نہیں ہے جو قادیانی اپنے کفریہ عقیدہ کو ثابت کرنے کے لیے بیان کر رہے ہیں۔ بل کہ اس کا صحیح معنی ومطلب وہ ہے جو خود ابن عربی نے اپنی کتاب ''فتوحات مکیہ'' میں دسیوں جگہ بیان کیا ہے۔ اصل میں ابن عربیؒ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی وضاحت بہت ہی مضبوط اور دوٹوک انداز میں کرنا چاہتے ہیں تا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے عقیدہ کی وجہ سے قادیانی جیسے کم علم اور کج فہم لوگوں کو عقیدہ ختم نبوت میں شک وشبہ پیدا کرنے کا موقع نہ ملے چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں:

''......اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں تو آپ ہمارے طریق کے مطابق حکم کریں گے۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو علی طریق تعلیم بتلایا ہوگا۔ علی طریق نبوت نہیں، گو آپ اپنی ذات میں نبی ہوں گے...... ہمارے بھائیو! اس مقام پر پھسلا دینے والے پیرائیہ بیان سے بچو، اس مقام کا پہچاننا بہت مشکل مرحلہ ہے'' (فتوحات مکیہ ج ۳ ص:۴۹)

غور فرمائیں! کتنی عجیب بات ہے کہ ابن عربیؒ کا مقصد ومنشا ختم نبوت کے مضبوط عقیدہ میں منکرین ختم نبوت کی طرف سے کسی بھی طرح کی رخنہ اندازی ختم کرنا ہے اور قادیانیوں کی بے شرمی اور ہٹ دھرمی یہ ہے کہ عین اسی بات کو وہ اپنے پیشوا کی جھوٹی نبوت کے لیے دلیل بنا رہے ہیں۔

(۳) بفرض محال ابن عربی کی عبارت کے حوالہ سے قادیانیوں کے استدلال کو درست بھی مان لیا جائے تو زیادہ سے زیادہ خود قادیانیوں کے گمان وخیال کے مطابق اس عبارت سے ''غیر تشریعی'' نبوت کا ثبوت ہوتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مرزا غلام قادیانی صرف غیر تشریعی نبوت کا دعویدار ہے؟ کیا اس شخص نے شریعت محمدی کے اوامر ونواہی کے مقابلہ میں اپنی خودساختہ شریعت کے اوامر ونواہی کو پیش نہیں کیا؟ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے اپنے بارے میں کھلے لفظوں میں دعویٰ کیا ہے کہ وہ ''صاحب شریعت'' نبی وپیغمبر ہے، چنانچہ ایک جگہ اس شخص نے لکھا ہے:

''ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے، جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر اور نہی (چند باتوں کا حکم دینا اور چند باتوں سے روکنا) بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہوگیا، پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیوں کہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی.....'' (روحانی خزائن ج:۱۷ص ۴۳۵)

اس تحریر سے مرزا غلام قادیانی کے دعویٰ نبوت کی حقیقت اچھی طرح واضح ہے کہ نبوت کا دعویٰ بغیر شریعت کے نہیں شریعت کے ساتھ ہے اور قادیانیوں کا اپنے استدلال میں صرف غیر تشریعی نبوت کی بات کرنا سراسر حماقت اور نادانی ہے، یہ گویا ایسا ہی ہے ایک شخص وزیر اعظم ہونے کا دعویدار ہے اور آپ اس کو صرف نائب وزیر اعظم بنانے پر اڑے ہوئے ہیں۔

دوسرے یہ کہ جس ابن عربی کی تحریر سے مرزا غلام قادیانی کے لیے غیر تشریعی نبوت کو ثابت کرنے کی احمقانہ کوشش کی گئی، اُن ہی ابن عربی کے نزدیک صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویدار کی سزا قتل ہے۔ چنانچہ ابن عربی کے علوم ومعارف کے مشہور شارح علامہ عبدالوہاب شعرانی، ابن عربی کی ایک عبارت نقل کرنے کے بعد اُس کی شرح میں لکھتے ہیں:

''اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے خواہ شریعت محمدیہ کا موافق ہوکر اور خواہ مخالف شریعت محمدیہ ہوکر، تو اگر وہ مکلّف ہوگا یعنی نابالغ اور پاگل وغیرہ نہ ہوگا تو ہم اس کی سزا میں قتل کریں گے ورنہ چھوڑ دیں گے'' (الیواقیت و الجواہر، ج:۲ص ۳۸)

اب دیکھیے! کہاں یہ بات کہ ابن عربیؒ کے حوالہ سے مرزا قادیانی کو نبی ثابت کرنے چلے تھے اور یہاں یہ بات کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے کی سزا قتل قرار دی گئی، ایسے ہی موقع پر شاعر کا یہ کہنا کیا خوب ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو! آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اخبارالاحرار

مجلس احرار اسلام کے 93 سالہ یوم تاسیس پر ملک بھر میں تقریبات

(۲۹ دسمبر۲۰۲۲ء) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ مولانا سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ مجلس احرار اسلام کا طرہ امتیاز ہے۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ اور اس کا نفاذ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور یہی مجلس احرار اسلام کا نصب العین ہے۔ احرار انہی مقاصد کے حصول کے لیے پرامن جدوجہد کرتے رہیں گے۔ وہ گذشتہ روز مجلس احرار اسلام پاکستان کے 93 سالہ یوم تاسیس کے موقع پر مرکز احرار، دار بنی ہاشم ملتان میں منعقدہ مرکزی تقریب پرچم کشائی سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے پہلے پاکستان کا پرچم لہرایا اور پھر مجلس احرار اسلام کا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی بقاء ونفاذ کے لیے صحابہ کرام نے دعوت وتبلیغ کے ساتھ ساتھ بدر واُحد اور یمامہ کے میدانوں میں عظیم الشان قربانی دی اور شہادت کے مرتبہ عظیم پر فائز ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی رگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقدس خون دوڑ رہا ہے۔ اسلام زندہ دین ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت اسلام کے خلاف استعمار کا پیدا کردہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔ اس فتنے سے مسلمانوں کو خبردار کرنا ان کی خلافِ اسلام سرگرمیوں کو روکنا اور قادیانیوں سمیت دیگر غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینا ہماری دینی وقومی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلام قبول کر لیں اور ہمارے بھائی بن کر اسلام اور وطن کی خدمت کریں، یا پھر آئین میں اپنی طے شدہ حیثیت کو قبول کریں اور مسلمانوں کا ٹائٹل استعمال نہ کریں۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا سید عطاء المنان بخاری نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی استعمار وطن عزیز پاکستان کے آئین کی اسلامی روح کو ختم کر کے لبرل پاکستان کے لیے دباؤ ڈال رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام آئین کی اسلامی روح کو کسی صورت ختم نہیں ہونے دے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم لبرل پاکستان کے لیے عالمی دباؤ کو مسترد کرتے ہیں۔ استعمار کی غلامی سے پاکستان امن کا گہوارہ نہیں بن سکتا۔ مجلس احرار اسلام ملتان کے امیر مولانا محمد اکمل، ابومیسون مولانا اللہ بخش احرار، محمد فرحان الحق حقانی، مفتی محمد نجم الحق، قاری جمیل الرحمٰن بہلوی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجلس احرار اسلام 29 دسمبر 1929ء کو استعماری قوتوں کا قلعہ قمع کرنے، حکومت الہیہ کے نفاذ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے قائم ہوئی۔ اکابرین احرار نے اپنا تن من دھن اس عظیم مقصد کے لیے قربان کر دیا لیکن حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دی۔ احرار کی تاریخ ایثار وقربانی کی تاریخ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام نے تحفظ ختم نبوت کے لیے 1953ء کی تحریک مقدس میں دس ہزار شہداء کے خون کی قربانی دی۔ آج کا دن تجدید عہد کا دن ہے۔ یہ سرخ ہلالی پرچم ان شہداء کے خون کی یاد دلاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ احرار کارکن آج ایک بار پھر تجدید عہد کرتے ہیں کہ زندگی کے آخری سانس تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کرتے رہیں گے۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ ہماری منزل وہی ہے جو اکابر واسلاف نے طے کی تھی۔ تقریب پرچم کشائی میں شیخ حسین اختر لدھیانوی، قاری عبدالناصر صدیقی، سعید احمد

انصاری، شیخ نیاز احمد، ڈاکٹر عبدالغفور احرار، مفتی محمد قاسم احرار، ڈاکٹر محمد بلال، شیخ لقمان منشاد، محمد عدنان معاویہ، مولانا محمد الطاف معاویہ، حافظ طارق چوہان، شیخ محمد علی، مولانا محمد عثمان ممتاز، حافظ شاکر خان خاکوانی، حافظ محبوب احمد احرار، محمد عدنان ملک، حافظ عبدالوحید احرار، شیخ محمد عثمان یوسف، محمد اسماعیل بھٹی، شیخ ظفر اقبال، محمد مہربان بھٹی، شیخ محمد مغیرہ، حافظ محمد عاصم احرار سمیت کثیر تعداد میں احرار کارکنوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد وشخصیات نے شرکت کی۔

جبکہ مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے زیر اہتمام تقریب پرچم کشائی 29 دسمبر بروز جمعرات صبح آٹھ بجے دفتر احرار جامع مسجد میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر جناب عبداللطیف خالد چیمہ کی زیر صدارت لائبریری ہال میں منعقد ہوئی۔ تاہم پرچم کشائی دفتر احرار کے صحن میں ہی برستی بارش میں فلک شگاف نعروں سے مجاہد ختم نبوت عبداللطیف خالد چیمہ مولانا منظور احمد، حکیم حافظ محمد قاسم، ماسٹر تنویر احمد، کے ہاتھوں ہوئی، بعد ازاں دفتر میں قاری محمد سدید کی تلاوت اور دارالعلوم ختم نبوت کے طالب علم حافظ محمد نعمان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیہ کلام پڑھا، مولانا محمد سرفراز معاویہ نے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام پاکستان کی تاریخ پر سیر حاصل گفتگو کی، مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب امیر عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ ہم اول دن سے ہی انگریز سامراج اور قادیانیت کا تعاقب کرتے آرہے ہیں اور تادم زیست یہ کام ہم مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم پر ہی کرتے رہیں گے اور امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری کے بتائے ہوئے کام اور ان کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے۔ پروگرام مولانا منظور احمد کی دعا سے اختتام پذیر ہوا پروگرام میں مجلس احرار اسلام ضلع ساہیوال کے امیر محمد قاسم چیمہ، قاضی ذیشان آفتاب حافظ محمد عمیر اور بیسیوں کارکنان احرار نے شرکت کی۔

علاوہ ازیں کراچی میں قاری علی شیر اور بھائی شفیع الرحمٰن احرار نے، جبکہ ماہڑہ ضلع مظفرگڑھ میں ماسٹر محمد شفیع اور مولانا سید عطاء المنان بخاری نے بعد نماز ظہر سے متصل جبکہ سہ پہر تحصیل جتوئی کے تحت منعقد تقریب پرچم کشائی میں اور رات بعد نماز مغرب جامع مسجد ریاض الجنۃ جتوئی میں مولانا سید عطاء المنان بخاری نے شرکت وخطاب کیا ۔اس موقع پر قاری احسان الحق، مولانا محبوب احمد (امیر مجلس احرار تحصیل جتوئی)، مولانا ولید لغاری، قاری محبوب الرحمٰن، ڈاکٹر ریاض احمد جتوئی، اصغر خان لغاری سمیت علماء کارکنان احرار اور عوام الناس کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مجلس احرار رحیم یار خان کے زیر اہتمام تقریب اقراء صوت القرآن میں منعقد ہوئی جس میں مجلس احرار کے نائب امیر سید عطاءاللہ ثالث نے شرکت کی۔ انہوں نے جماعت کے اغراض ومقاصد اور تاریخ پر مفصل گفتگو کی اور کارکنان کو منظم ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ اتحاد کے بغیر کوئی بھی جدوجہد تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی۔ ہمارا مقصد عظیم ہے جس کے لیے ہمیں قربانیوں کے لیے تیار رہنا ہوگا۔

علاوہ ازیں لاہور میں میاں محمد اویس مرکزی رہنما مجلس احرار اسلام نے جماعت کے پرچم کو لہرایا اور شرکاء سے خطاب کیا اس موقع پر مولانا عبدالرؤف فاروقی نے خصوصی شرکت کی۔ جبکہ قاری محمد قاسم بلوچ اور دیگر احرار رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔

چودھری افضل حق رحمہ اللہ کے 81 ویں یوم وفات پر سیمینارز کا انعقاد

ملتان، چناب نگر (۷ رجنوری ۲۰۲۳ء) مجلس احرار اسلام کے بانی رہنماء وحضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق سفر، مفکر احرار چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ نے کشمیر میں ڈوگرہ راج کے خلاف اور مظلوم کشمیری مسلمانوں کے حقوق کے حصول کے لیے 1931ء میں تحریک کشمیر کا آغاز کیا۔ مجلس احرار اسلام کی اس بپا کردہ تحریک میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ کی آواز پر لبیک کہا اور اپنے حقوق کے حصول کے لیے اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کیا۔ مجلس احرار اسلام کے پچاس ہزار رضا کاروں نے گرفتاریاں پیش کیں اور اس تحریک کا پہلا شہید بھی مجلس احرار اسلام ہی کا دلیر و بہادر رضا کار الٰہی بخش چنیوٹی مرحوم تھا۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹی جنرل مولانا محمد مغیرہ اور سید عطاء المنان بخاری نے چناب نگر جامع مسجد احرار میں منعقدہ چودھری افضل حق سیمینار سے کیا۔ جبکہ ملتان میں مجلس احرار اسلام ملتان کے امیر مولانا محمد اکمل، ضلعی ناظم ابومیسون مولانا اللہ بخش احرار، محمد فرحان الحق حقانی، مفتی محمد نجم الحق ودیگر نے دار بنی ہاشم میں مفکر احرار چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ کے 81 ویں یوم وفات کے موقع پر منعقدہ ایک خصوصی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجلس احرار اسلام چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ سمیت اکابرین احرار کے بتائے اور سمجھائے ہوئے مشن پر کاربند تھی، ہے اور ان شاءاللہ رہے گی۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام یہود و ہنود اور ان کے کاسہ لیسوں، آلہ کاروں اور سہولت کاروں کو وطن عزیز کی اسلامی شناخت کو ہرگز تبدیل نہیں کرنے دے گی۔ مجلس احرار اسلام وطن عزیز میں حکومت الٰہیہ کے قیام، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس ازواج واصحاب رسول کے قانونی تحفظ و دفاع کو ملکی سلامتی واستحکام کا ضامن سمجھتی ہے اور اس کے لیے اپنی جدوجہد کو جاری وساری رکھے ہوئے ہے۔

مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام یوم خلیفہ بلافصل رسول پورے عزت واحترام سے منایا گیا

ملتان (۱۵ رجنوری ۲۰۲۳ء) سیدنا صدیق اکبر سلام اللہ ورضوانہ علیہ وحدت امت کا مرکز ومحور ہیں۔ امت کو وحدت ورواداری کا درس دینے والوں کے لیے سیدنا صدیق اکبر کی سیرت وکردار مشعل راہ ہے۔ صدیقیت مستقل مقام ومرتبہ ہے۔ مسلم حکمرانوں اور امت مسلمہ کو اسوہ صدیقی پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جماعت صحابہ کا اسوہ امت کے لیے ابدی فلاح ونجات کا ذریعہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا سید عطاء المنان بخاری، ضلعی امیر مولانا محمد اکمل، مولانا اللہ بخش احرار ودیگر نے خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق سلام اللہ ورضوانہ علیہ کی شخصیت وکردار پر مختلف مقامات پر منعقدہ تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ خلافت راشدہ کا دور ریاست مدینہ کا مکمل واکمل نمونہ ہے۔ سیاسی، معاشی، سماجی، انتظامی اور آبی مشکلات سے نجات کے لیے سیدنا ابوبکر صدیق سلام اللہ ورضوانہ علیہ کی سیرت پر عمل کرنا ہوگا۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ منکرین ختم نبوت اور منکرین صحابہ واہل بیت نے ہر دور میں عالم اسلام اور مسلمانوں میں انتشار وافتراق پھیلانے کی منظم ومذموم کوشش کی اور آج بھی یہی دو ''گمراہ گروہ'' انہی مذموم کوششوں میں مصروف عمل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مدرسہ ختم نبوت و بخاری ماڈل ہائی اسکول چناب نگر میں طلباء میں یوم صدیق اکبر کے موقع پر کوئیز پروگرام رکھا گیا جس میں طلباء نے بہت ذوق سے شرکت کی۔ اس پروگرام کی صدارت

مولانا محمد مغیرہ مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان نے کی اور کامیاب طلباء کو انعامات بھی دیے۔ مولانا محمد مغیرہ نے کارکنان احرار اور طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسوہ صدیقی پر عمل کرنے میں ہی کامیابی ہے۔ حضرت ابوبکر نے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور ختم نبوت کا تحفظ کیا اسی جذبہ کے تحت ہی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی اکائی ہے یہی وحدت امت کا ذریعہ اور مرکزی نکتہ ہے۔

مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے زیرِ اہتمام سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یوم وفات کے موقع پر، یوم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب امیر مجاہد ختم نبوت عبداللطیف خالد چیمہ کی زیر نگرانی اور امیر مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی چوہدری انوار الحق کی زیر صدارت دفتر مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی میں تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت دارالعلوم ختم نبوت کے طالب علم حافظ مظفر حسین اور نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم و منقبت سیدنا صدیق اکبر مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے نائب ناظم نشریات حافظ محمد مغیرہ خالد نے حاصل کی۔ مجاہد ختم نبوت عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور جان و مال اپنے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کر دیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے منکرین ختم نبوت کا قلع قمع کیا اور منکرین زکوٰۃ کو ختم کیا اور سب صحابہ کرام دین اسلام کی بنیاد ہیں مہمان مقرر مولانا عبدالمنان معاویہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے خلیفہ مقرر ہوئے اور دین اسلام کی ترویج و ترقی کے لیے اپنی تمام زندگی وقف کر دی آخر میں حکیم حافظ محمد قاسم نے دعا کروائی تقریب میں مولانا منظور احمد، ضلع ساہیوال کے امیر محمد قاسم چیمہ، قاضی عبدالقدیر، قاری محمد سدید، حافظ محمد شریف، اور قرب و جوار سے احرار کارکنان نے شرکت کی۔

جامع مسجد فاروق اعظم چھینہ چوک، ضلع بھکر کا پہلا سالانہ تبلیغی واصلاحی اجتماع (رپورٹ: ابومعاویہ رانا محمد ہاشم)

ابن امیر شریعت، محسن احرار، حضرت مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی سحر انگیز شخصیت سے کون واقف نہیں؟؟ ملک بھر میں آپ کے بے شمار محبین و متوسلین اور معتقدین موجود ہیں۔ سن 1995ء کی بات ہے کہ ضلع بھکر کے علاقہ بھرمی چھینہ چوک پر حضرت مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے ایک معتمد خاص جناب عبداللہ شاہ مرحوم رحمتہ اللہ علیہ نے دو کنال قطعہ اراضی مسجد کے لیے آپ کے نام وقف کی تھی، جسے حضرت شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ نے فدائے احرار وایثار پیشہ اور وفادار کارکن جناب صوفی غلام اکبر صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور اپنے ایک اور مرید خاص اور اسی جگہ سے ملحق مالک مکان جناب غلام حسن خان مرحوم و مغفور کی نگرانی میں رکھ چھوڑا تھا کہ مناسب وقت پر یہاں مسجد تعمیر کروائیں گے۔ ان شآء اللہ! مگر مولانا عطاء المحسن شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ کی دینی خدمات، جماعت احرار کی ملک گیر و شبانہ روز مصروفیات نے فرصت نہ دی۔ جبکہ حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری رحمہ اللہ نے اس جگہ مسجد تعمیر کروائی اور ابتدائی سطح پر تعلیم قرآن کریم کا سلسلہ شروع کیا۔ حال ہی میں اٹھارہ جنوری 2022ء نبیرہ امیر شریعت مولانا سید عطاء المنان بخاری نے حضرت قائد احرار سید کفیل بخاری کی ہدایت و مشورہ سے یہاں مرکز کی طرف سے مزید سات مرلہ جگہ خرید کر شامل کر دی، اس طرح کل ستائیس (27 مرلہ) جگہ پر مسجد فاروق اعظم کے نام سے ازسرنو کام شروع کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس مرکز میں مجلس احرار ضلع بھکر کا باقاعدہ پہلا سالانہ تبلیغی واصلاحی

اجتماع منعقد ہوا، جس کی کارگزاری قارئین کی نظر کی جارہی ہے۔ 16 جنوری 2023ء مطابق 23 جمادی الثانی بروز سوموار، قائد احرار مدظلہ کی قیادت میں سید عطاء المنان بخاری، مولانا محمد اکمل، حافظ محمد طارق لنگاہ، رانا محمد ہاشم اجتماع میں شرکت کے لیے پہنچے۔ مبلغ مجلس احرار اسلام مولانا محمد الطاف معاویہ اور حافظ سید محمد عدنان شاہ قافلہ کے استقبال کے لیے کثیر تعداد میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ موجود تھے، جو اجتماع کے تمام تر انتظامات کو بھی دیکھ رہے تھے۔ اس موقع پر حضرت محسن احرار رحمتہ اللہ علیہ کے دیرینہ و معتمد ساتھی جناب غلام حسن خان صاحب کے فرزند جناب ماسٹر عزیز اللہ خان صاحب کو قافلہ احرار کی میزبانی نصیب ہوئی، یہاں پر جناب حافظ محمد سالم (امیر مجلس احرار اسلام کلورکوٹ) قافلے سمیت شریک ہوئے۔ جناب قاری عبدالشکور بہل (سرپرست مجلس احرار اسلام بہل) جناب رانا محمد شبیر احمد (سرپرست مجلس احرار اسلام بھکر) قافلوں کے ہمراہ تشریف لائے جبکہ جناب راؤ محمد اختر شاہد، جناب منیب احمد صاحب (مدرس وامام مسجد فاروق اعظم) و دیگر بھی موجود تھے۔ نماز ظہر کے بعد تلاوت قرآن مجید سے اجتماع کا آغاز ہوا، ثناء خوان مصطفی محترم جناب طاہر اختر برادران کی نعتوں اور نظموں نے خوب سماں باندھا۔ نبیرہ امیر شریعت مولانا سید عطاء المنان شاہ صاحب بخاری مدّ ظلہٗ نے مختصر تعارفی بیان کیا اسی دوران قائد احرار، نواسہ امیر شریعت مولانا سید محمد کفیل شاہ صاحب بخاری مدّ ظلہٗ العالیٰ (03:00 بجے) اسٹیج پر پہنچ گئے۔ حضرت قائد احرار نے شان خلیفہ بلا فصل، یار غار و مزار امیر المومنین، سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کرام واہل بیت رضوان اللہ علیہ اجمعین کے فضائل و مناقب بہت مدلل اور احسن انداز میں بیان فرمائے۔ اس اجتماع میں کلور کوٹ، بھکر، بہل اور کروڑ لعل عیسن سے بھی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے جن میں قابل ذکر نام یہ ہیں ڈاکٹر شمشاد علی صدیقی صاحب (امیر مجلس احرار اسلام کروڑ) اطہر عثمانی (ناظم مجلس احرار اسلام کروڑ) اور دیگر علاقہ سے مجلس احرار اسلام کے پرانے ساتھی اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی قابل ذکر وقدر شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اجتماع کے آخر میں حضرت قائد احرار مولانا سید محمد کفیل شاہ صاحب بخاری نے پرسوز اختتامی دعا کروائی۔ بعد ازاں حضرت قائد احرار سید محمد کفیل بخاری و سید عطاء المنان بخاری نے کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت جناب شیخ محمد امین گڈو صاحب کے فرزند جناب شیخ محمد خلاد امین صاحب کی دعوت ولیمہ کی تقریب میں بھی شرکت کی۔

تقریب ختم قرآن کریم: (رپورٹ: حکیم حافظ محمد قاسم)

(۱۱ جنوری ۲۰۲۳ء) مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے مرکزی رہنماء اور دار العلوم ختم نبوت کے ناظم تعلیمات حکیم حافظ محمد قاسم کے صاحبزادے حافظ محمد بن قاسم کے تکمیل قرآن کی تقریب 30 دسمبر بروز جمعتہ المبارک بعد نماز مغرب دار العلوم ختم نبوت جامع مسجد بلاک نمبر 12 چیچہ وطنی میں مجاہد ختم نبوت حاجی عبداللطیف خالد چیمہ کی زیر نگرانی منعقد ہوئی، تقریب کے مہمان خصوصی شیخ الحدیث مولانا محمد نذیر، جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال، اور نمونہ اسلاف قاری محمد طیب حنفی مہتمم جامعہ حنفیہ بورے والا تھے، تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا، تقریب کے آغاز میں حکیم حافظ محمد قاسم نے کہا کہ کسی بزرگ نے اپنے مریدین سے پوچھا کہ دولت کیا ہوتی ہے تو ان مریدین نے مختلف جواب

دیئے کہ بنک بیلنس، زرعی اراضی، دکانیں، مکانات کو دولت کہتے ہیں لیکن ان بزرگوں نے فرمایا کہ دولت وہ ہوتی ہے جو مرنے کے بعد کام آئے تو الحمدللہ میرے بیٹے محمد بن قاسم نے وہ دولت یعنی قرآن کریم مکمل حفظ کیا ہے آج اپنا آخری سبق اپنے دادا جان شیخ الحدیث مولانا محمد نذیر فاضل مدینہ یونیورسٹی شیخ الحدیث جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال اور اپنے نانا جان، یادگار اسلاف حضرت قاری محمد طیب حنفی مہتمم جامعہ حنفیہ بورے والا کے سامنے پڑھا، بعد ازاں دارالعلوم ختم نبوت جامع مسجد بلاک نمبر 12 کے منتظم و مہتمم مجاہد ختم نبوت، عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن پاک ہمارے لیے دنیا و آخرت کا سرمایہ ہے جو شخص بھی اس کے احکامات پر عمل کرے گا وہ کامیابیاں سمیٹے گا حافظ قرآن کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت سے انعامات کے وعدے کر رکھے ہیں روز قیامت اپنے عزیز رشتہ داروں کی بخشش اور ان کو جنت میں لے جانے کا باعث بنے گا، لیکن یہ اس وقت ہوگا جب قرآن پاک کے احکامات پر عمل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہود و نصاریٰ امت مسلمہ کے نوجوانوں کو غلط رستے پر ڈال کر ان کے دلوں سے قرآن پاک کی محبت ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن ان شاءاللہ تعالیٰ جب تک دینی مدارس قائم و دائم ہیں وہ اپنی سازشوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حضرت قاری محمد طیب حنفی دامت برکاتہم العالیہ نے کہا کہ قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کرنا اور عام کرنا ہم سب مسلمانوں کا فرض ہے، کیونکہ قرآن پاک ہماری دنیا و آخرت کی رہنمائی کے لیے ہی اتارا گیا ہے، اس کے اوامر پر عمل کرنا اور منہیات سے بچنا ہی اصل کامیابی ہے۔ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں ان کی حفاظت کرنا اور ان سے تعاون کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ بعد ازاں دارالعلوم ختم نبوت جامع مسجد کے حفظ اور گردان کے طلباء میں پڑھائی جانے والی کتب فقہ الاطفال، اور عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر منتخب احادیث، تعلیم السلام، آداب المتعلمین کے امتحان کے بعد پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات حضرات علماء کرام نے تقسیم کیئے، مولانا محمد سرفراز نے دارالعلوم ختم نبوت کے شعبہ جات اور شاخوں کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا جو کہ مجاہد ختم نبوت، حاجی عبداللطیف خالد چیمہ کی زیر نگرانی کام کر رہے ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا محمد نذیر دامت برکاتہم العالیہ کی مختصر مگر رقت آمیز دعا سے تقریب سعید اختتام پذیر ہوئی۔ تقریب میں مفتی ظفر اقبال امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی، پیر جی عزیز الرحمٰن رائے پوری ضلعی جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام ساہیوال، معروف مذہبی سکالر حافظ عابد مسعود ڈوگر، مولانا منظور احمد، مفتی صہیب ظفر، مولوی طلحہ ظفر، علامہ عطاء اللہ، مفتی ابودرداالحفی، مولانا ابوہریرہ حنفی، حافظ ابوسفیان حنفی سینئر نائب صدر مرکزی علماء کونسل پنجاب، محمد قاسم چیمہ ضلعی امیر مجلس احرار اسلام ساہیوال، مولانا اسامہ عزیر ضلعی جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام ساہیوال، مولانا محمد طاہر، میاں محمد اعجاز، میاں محمد عرفان، علامہ محمد ابوبکر، جماعت اسلامی کے چوہدری فیض میراں گجر، انجمن تاجران کے جنرل سیکرٹری آصف سعید چوہدری، سوشل میڈیا ایکٹوسٹ حافظ آصف سلیم، استاد القراء قاری محمد قاسم، قاری حفیظ الرحمٰن، حافظ محمد ارشاد، قاضی عبدالقدیر ناظم مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی اور شہر بھر کی دینی و سیاسی شخصیات نے شرکت کی بعد میں تمام احباب کو قرآن پاک کی تکمیل کی خوشی میں مٹھائی کھلائی اور چائے پلائی گئی۔

قائد احرار نواسہ امیر شریعت مولانا سید کفیل شاہ بخاری کا دورہ گجرات قادیانیوں کا قبول اسلام

(رپورٹ: چودھری عبدالرشید وڑائچ) مجلس احرار اسلام کے یوم تاسیس کی مناسبت سے ملک بھر میں دروس

قرآن اور سیمینارز کا انعقاد کیا گیا اسی سلسلہ میں نواسہ امیر شریعت قائد احرار مولانا سید کفیل شاہ بخاری 3 اور 4 جنوری کو دو روزہ دورے پر گجرات تشریف لائے۔ الحمدللہ انکی دعوتی و تنظیمی سرگرمیاں نتیجہ خیز رہیں انھوں نے مجلس احرار اسلام کے زیرنگرانی چلنے والے تمام مراکز کا دورہ کیا، طلباء اساتذہ و علماء کرام سے گفتگو اور کارگزاری سننے کے علاوہ اجتماعات اور دورس قرآن میں خطاب کیا۔ ضلعی جماعت کی کاوشوں سے دو خاندانوں کے 3 افراد نے قادیانیت سے تائب ہو کر دین اسلام قبول کیا۔ علاوہ ازیں کئی افراد اصلاحی سلسلے میں جڑے اور مجالس ذکر کا اہتمام کیا گیا۔

سابق قادیانی مبلغ و مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب ناظم تبلیغ ڈاکٹر محمد آصف نے مقامی جماعت کے ذمہ داران کے ذریعہ ناگڑیاں اور ماڈل ٹاؤن گجرات سے تعلق رکھنے والے تین قادیانی افراد سے ملاقات کی اور ان پر قادیانی عقائد و نظریات کو واضح کیا اور دین اسلام کی حقانیت ان پر آشکارا ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی توفیق و مہربانی سے انہوں نے قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے قائد احرار مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری مدظلہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اس موقع پر مجلس احرار اسلام گجرات کے امیر مولانا ضیاء اللہ ہاشمی، مولانا احسان اللہ اشرفی، حافظ کاظم اشرف احرار و دیگر کارکنان احرار اور مسلمانوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ مولانا سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ قادیانی عزائم سے عوام الناس کو بچانے کیلئے ضروری ہے کہ علماء امت دفاع ختم نبوت کیلئے ہر وقت بیدار رہیں تاکہ قادیانی سازشیں کسی بھی صورت کامیاب نہ ہو سکیں، نسل نو کو عقیدہ ختم نبوت سے آگاہ کرنے کیلئے بھرپور جدوجہد کی جائے، عصری اداروں کے طلباء میں بیداری ضروری ہے عقیدہ ختم نبوت کا دفاع ہمیں اکابر سے ورثے میں ملا ہے اس ذمہ داری سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے ہمیں اپنے مشن اور غیروں کی چالبازیوں سے بے خبر نہیں رہنا، قادیانیت کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کریں، مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر نواسہ امیر شریعت مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری نے جامع مسجد عطاء اللہ شاہ بخاری ناگڑیاں میں یوم تاسیس کی مناسبت سے جامع مسجد سید عطاء اللہ شاہ بخاری ناگڑیاں میں تقریب سے خطاب اور بعد ازاں پارٹی عہدیداروں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا انسان کی فلاح کا ضامن دین اسلام ہے دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی ایمان کی دعوت پھیلانے میں ہے دین کی دعوت کو عام کر کے کافروں کو اسلام کی محنت کرنی چاہئے مسلمانوں کو کافر بنانے کی محنت بند ہونی چاہیئے۔

قبل ازیں انھوں نے جامع مسجد القمر کالج روڈ گوجرانوالہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن و سنت کی روشنی میں امت کے اجماعی عقائد کا پرچم پوری دنیا میں بلند کریں گے۔ حکومت، اقتدار کی راہداریوں میں چھپے قادیانیوں کا نوٹس لیں۔ قادیانی اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کا فوری نوٹس لے۔ قادیانی کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ آئین و قانون کے دائرے میں لایا جائے۔ اس موقع پر مجلس احرار اسلام گوجرانوالہ کے امیر محمد اشرف، سرپرست و سابق ضلعی امیر حاجی خاور بٹ اور سوشل میڈیا ٹیم کے انچارج عمر شکیل نے بھی بیان کیا۔ اس سفر میں جامع مسجد احرار ماڈل ٹاؤن گجرات شہر میں بھی خطاب فرمایا اور میڈیا سے گفتگو کی۔

گجرات کی مذہبی جماعتوں جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ اہل سنت والجماعت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیۃ طلباء اسلام، جمعیۃ علماء اہل سنت وغیرہ کے رہنماؤں پیر طریقت مولانا محمد یوسف، مولانا عمر فاروق لنگڑیال، مولانا مفتی

سعد نواز، مولانا عمران اسلم، مولانا خاور بشیر وڑائچ، مولانا عبدالرزاق، مولانا ندیم جعفر، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا غلام شبیر شاہد، مولانا عمر فاروق گجر، استاذ الحدیث مولانا محمد رفاقت ایم فل سکالر، مولانا قاسم محمدی رانا، مولانا محمد قاسم وڑائچ نے مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر نواسہ امیر شریعت مولانا سید محمد کفیل بخاری کے دورہ گجرات کی کامیابی اوران دست حق پر قادیانیت سے تائب ہوکر دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے 3 افراد کو خوش آمدید کہتے ہوئے مجلس احرار اسلام ضلع گجرات کے رہنماؤں مولانا ضیاء اللہ ہاشمی، مولانا احسان اللہ اشرفی، حافظ کاظم اشرف کی محنت کو خراجِ تحسین پیش کیا اور مجلس احرار اسلام پاکستان کی مساعی جمیلہ کو سراہا۔

ایک اور اسٹار دامن اسلام میں

اینڈر یوٹیٹ کے بعد ایک اور نامور امریکی باکسر اور پروفیشنل مکس مارشل آرٹس چیمپئن کیون جیسی لی (Kevin Jesse Lee Jr) نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ الجزیرہ نے اسپورٹس نیوز چینل ای ایس پی این کے حوالے سے لکھا ہے کہ کیون لی نے کل منگل کو اپنے قبول اسلام کی تصدیق کی اور کہا کہ میں دین حنیف کے دامن رحمت میں آکر نہایت خوشی محسوس کررہا ہوں۔ انہوں نے کافی عرصہ منظر عام سے غائب رہنے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ میں اپنے معاملات کو نئے سرے سے ترتیب دے رہا تھا۔ اسی دوران میں نے دین اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ اب میں نے بقیہ زندگی ایک مسلم کے طور پر گزارنے کا فیصلہ کیا ہے اور اب میرے شب و روز مسلمانوں کے ساتھ ہی گزرتے ہیں۔ اسلامی اخوت کے رشتہ سے جڑنے کے بعد یہ تعلق روز بروز مضبوط ہو رہا ہے۔ قبول اسلام کی وجہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بنیادی کردار میرے دوست عبدالعزیز کا ہے۔ اب وہ میرے کاروباری پارٹنر بھی ہیں۔ واضح رہے کہ اس سے پہلے کیون لی کی روسی مسلم باکسر عمر کو نکابائیف کے ساتھ ایک تصویر منظر عام پر آئی تھی۔ اس وقت ہی ان کے متعلق اسلام قبول کرنے کی غیر مصدقہ خبریں میڈیا کی زینت بنی تھیں۔ تاہم اب انہوں نے خود ہی تصدیق کردی۔ واضح رہے کہ 1992ء کو امریکا میں پیدا ہونے والے کیون لی لائٹ ویٹ اور سپر لائٹ ویٹ باکسر اور یو ایف سی کے چیمپئن رہے ہیں۔ اللہ پاک انہیں استقامت عطا فرمائے۔

Saleem&Company
Bahar Chowk, Masoom Shah Road, Multan.
SINCE 1968
Manufacture of Quality Furniture, Government Contractors, Electronics & General Order Suppliers
سلیم اینڈ کمپنی
0302-8630028
061 -4552446 فون نمبر:
Email:saleemco1@gmail,com
بہار چوک معصوم شاہ روڈ ملتان

مسافرانِ آخرت

☆......مولانا عزیز الرحمٰن خورشید خطیب جامع مسجد فاروقیہ ملکوال کے جواں سالہ بھانجے حافظ محمد امجد انتقال کر گئے۔

☆......مولانا سعید الرحمٰن علوی مرحوم کے فرزند محمد خلیل الرحمٰن علوی کے سسر مہر محمد نذیر انتقال کر گئے۔

☆......مولانا جمیل الرحمٰن بہلوی کی والدہ اور مدرسہ معمورہ ملتان کے استاد مولانا محمد زاہد کی دادی صاحبہ انتقال 31 دسمبر 2022

☆......میراں پور تحصیل میلسی کے حافظ محمد اکرم احرار کے ماموں ملک غلام مصطفیٰ انتقال 3 دسمبر 2022ء

☆......مجلس احرار اسلام پاکستان کی مرکزی شوری کے رکن محترم ملک محمد یوسف صاحب (لاہور) کے ماموں تجمل حسین مرحوم، انتقال 3 جنوری 2023

☆......عبداللہ علوی صاحب امیر مجلس احرار اسلام ضلع میانوالی کی خوش دامن صاحبہ انتقال 10 جنوری 2023ء

☆...... جھنگ کے قدیم احرار کارکن میاں رانجھا کی بہو مستری محمد صادق مغل کی زوجہ محمد انور مغل کی ممانی انتقال: 4 جنوری 2023ء

☆......مولانا قاری محمد عزیز الرحمٰن پیرجی (امیر مجلس احرار اسلام ضلع جھنگ) کی نانی محترمہ: انتقال 4 جنوری 2023ء

☆مولانا محمد رضوان جلوی (رہنما مجلس احرار اسلام جلہ جیم میلسی) کے دادا جان حاجی اللہ یار: انتقال 12 جنوری 2023ء

☆مجلس احرار اسلام جتوئی کے کارکنان محمد خالد، مولوی محمد آصف کے والد: انتقال 13 جنوری 2023ء

☆......مجلس احرار اسلام فیصل آباد کے رہنما قاری عبدالرشید صاحب کی ہمشیرہ: انتقال 17 جنوری 2023ء

☆......حکیم منظور احمد مرحوم گئوشالہ کے فرزند اور ہمارے معاون حکیم محمد مرتضی 16 جنوری پیر کو انتقال کر گئے۔

☆......کمالیہ: مرکز احرار جامع مسجد صدیقیہ کے خطیب و امام حافظ محمد عظیم کی والدہ ماجدہ 12 جنوری کو انتقال کر گئیں،

☆......مبشر ہزاروی کے بھائی شاہد رشید 8 جنوری کو لاہور میں انتقال کر گئے،

☆......اوکاڑہ: ہمارے ہم فکر صحافی اور ماہر تعلیم حافظ عتیق الرحمٰن ساجد کی بھابھی صاحبہ اور حافظ محمد امین کی اہلیہ، انتقال 20 جنوری

☆......مجلس احرار اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کے امیر حافظ محمد اسماعیل رحمہ اللہ 27 جنوری 2023 کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے

☆......شیخ الحدیث و رئیس جامعہ اسلامیہ درویشیہ کراچی حافظ سید لیاقت علی شاہ 27 جنوری کو انتقال کر گئے۔

☆......مجلس احرار اسلام بڑی بستی ارائیں کے قدیم کارکن حاجی قمر دین مرحوم 8 جنوری کو انتقال کر گئے۔

☆......رفیق امیر شریعت مولانا مجاہد الحسینی رحمہ اللہ کے داماد جناب ندیم اشرف مرحوم 25 جنوری کو فیصل آباد انتقال کر گئے۔

☆......معروف نعت خواں مولانا شاہد عمران عارفی کے بھائی مولانا عبدالواحد 20 جنوری کو انتقال کر گئے

☆......جامع مسجد احرار، بخاری ماڈل ہائی اسکول چناب نگر کے استاد ماسٹر محمد شہباز کے والد 19 جنوری کو انتقال کر گئے

☆......کوٹ ادو میں ہمارے کرم فرما عبدالغفور چانڈیہ کے بڑے بھائی عبدالشکور مرحوم، انتقال 18 جنوری

☆......مجلس احرار اسلام کے امیر مرکزیہ مولانا سید محمد کفیل بخاری کے پھوپھو 18 جنوری کو پسرور ضلع سیالکوٹ میں انتقال کر گئیں۔

☆...... لاہور: ہیکو پرائیویٹ کمپنی کے مالک محمد خان بن حافظ خلیل مرحوم 17 جنوری کو انتقال کر گئے، مرحوم کا خاندان حضرت امیر شریعت اور شاہ عبدالقادر رائے پوری سے عقیدہ و ارادت رکھتا ہے، مرحوم ہر ماہ دفتر احرار لاہور میں مجلس ذکر میں شریک ہوتے حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری رحمہ اللہ سے بہت محبت کا تعلق تھا۔

☆......مدبر احرار ماسٹر تاج الدین انصاری رحمہ اللہ کی دختر اور ہمارے کرم فرما ڈاکٹر نوید احمد کی خالہ محترمہ، انتقال: 15 جنوری

اللہ تعالی تمام مرحومین کی مغفرت فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائیں، قارئین مرحومین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بیاد: سید الاحرار امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے زیرِ اہتمام

10 روزہ سالانہ ختمِ نبوت ﷺ کورس

25 فروری تا 06 مارچ 2023 بمقام دارِ بنی ہاشم نزد MDA چوک مہربان کالونی ملتان

کلاسز: صبح تا عصر

عوامی نشست روزانہ مغرب تا عشاء

جس میں جید علماء کرام

مشائخ عظام، شیوخ الحدیث، مناظرین

ریسرچ اسکالر، ماہر قانون دان لیکچر دیں گے

نواسہ امیرِ شریعت
قائدِ احرار
حضرت مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری صاحب حسنی حسینی مدظلہ العالی
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

کورس کے اختتام پر بطور انعام قیمتی کتب کا سیٹ دیا جائے گا

آخر میں امتحان لیا جائے گا اور کامیاب ہونے والے کو اضافی انعام بھی دیا جائے گا

شرائط داخلہ

★ تعلیم کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک ★ شناختی کارڈ ہمراہ رکھیں

★ سادہ کاغذ پر درخواست لکھ کر جمع کروائیں

★ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا ضروری ہے

★ طعام وقیام کا معقول انتظام ہوگا

منجانب شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت مجلس احرار اسلام پاکستان

برائے رابطہ
ڈاکٹر محمد آصف 0300-9522878
مفتی محمد الحق 0308-2582958

آیئے! اللہ تعالیٰ سے دعا کے ساتھ سود اور سودی قرض کے خلاف جنگ کا آغاز کریں!

ادائیگی قرض کی دعائیں

۱) ...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے عرض کیا میں اپنے آقا کو رقم ادا کر کے جلدی آزادی چاہتا ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں تجھے دو کلمے سکھلا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے۔ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

''الٰہی! حاجتیں پوری کر میری حلال روزی سے اور بچا حرام سے اور بے پروا کر دے مجھ کو اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے۔'' (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

۲)...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مقروض ہو گیا تھا۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں وہ کلام سکھلا دیتا ہوں کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تیرا غم دور اور قرض ادا کر دے گا، صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر و غم سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور سستی سے اور بچاؤ چاہتا ہوں آپکے ساتھ بخل اور بزدلی سے اور پناہ میں آتا ہوں آپ کی قرض کے غلبے اور لوگوں کے سخت دباؤ سے۔'' (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

مرتبہ مولانا محمد امین مرحوم معلم اسلامیات، فیصل آباد

دعاؤں کے طالب

CARE PHARMACY کیئر فارمیسی

Trusted Medicine Super Stores — 24 گھنٹے سروس — اصلی اور معیاری ادویات کے مراکز

Head Office: Canal View, Lahore

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!

فیصل آباد میں 13 برانچز کے بعد اب 11 شہروں جڑانوالہ، ننکانہ صاحب، شاہکوٹ، کھرڑیانوالہ، سانگلہ ہل، چک جھمرہ، چنیوٹ، جھنگ، گوجرہ، سمندری، تاندلیانوالہ

آپ کی خدمت کے لیے 24 گھنٹے سروس